دیوان غفاریہ

شاعری

حضرت محمد عبد الغفار رح

(المعروف پیر مٹھا)

از

دیدۂ دل

روضہ مبارک حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ

دیوانِ غفاریہ

منظوم کلام مبارک

صاحب الفضل والفضیلۃ' صاحب الجمال والکمال خواجۂ

خواجگان حضرت خواجہ

محمد عبدالغفّار فضلی

مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(المعروف پیر مٹھا)

صاحبزادہ محمد دیدۂ دل غفاری

نواسۂ حضور پیر مٹھا رحؒ

سجادہ نشین درگاہ غریب آباد شریف' لاڑکانہ

Cell:0300-3411774 – E-mail:deedahdil@gmail.com

نام کتاب	:	دیوانِ غفاریہ
منظوم کلام	:	قطبِ عالم حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ
مرتب و ناشر	:	صاحبزادہ محمد دیدہ دل غفاری
معاون	:	پیر کرم اللہ الاھی
اشاعت اول	:	نومبر 2011ء
تعداد	:	پانچ ہزار
کمپوزنگ	:	عبدالرحیم نظامانی طاہری سوئڈین یورپ
پرنٹر	:	پی کاک پرنٹرز، کراچی 0300-2152634
ناشر	:	ادارہ قلبی خدمات، 0300-3411774
ہدیہ	:	

ملنے کے پتے:

درگاہ رحمت پور شریف لاڑکانہ سندھ

درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو سندھ

درگاہ غریب آباد شریف لاڑکانہ سندھ

درگاہ حسین آباد شریف قمبر سندھ

درگاہ فضل آباد شریف ماتلی

درگاہ مسکین پور شریف شہداد کوٹ

دربار پیر مٹھا بچیکی، لاہور، پنجاب

دربار حبیبیہ سٹاواں کوٹ ادو، پنجاب

درگاہ نور پور شریف، گمبٹ، سندھ

انتساب

یہ ناچیز اپنی اس کاوش کو ایک ایسی عظیم ہستی سے منسوب کر رہا ہے جنہوں نے صاحب دیوان قبلہ نانا جان کی پر شفقت آغوش میں پرورش پائی اور اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ حضرت پیر مٹھا ؒ کے سنگ بسر کیا۔ وہ ہستی حضرت قبلہ پیر مٹھا ؒ کی سب سے چھوٹی ناز و نعم میں پلنے والی لخت جگر لاڈلی صاحبزادی میری امی جان المعروف "اماں بی بی" ہیں۔ ان کی سیرت وصورت کے لئے بس اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ میں نے ان کو بسیرت وبصورت ہو بہو حضرت پیر مٹھا ؒ پایا ہے۔

وہ ان فیوض وبرکات، انوار و تجلیات، اعلیٰ تعلیمات کی امین ہیں جو ان کو اپنے بابا حضورؒ سے ورثہ میں ملیں۔

جن کی صحبت کاملہ کی فیوض وبرکات سے بیشمار گمراہ، غافلہ، فاسقہ، خواتین، ذاکرہ، عابدہ، صالحہ ہو گئیں ہیں۔

وہ میرے جیسے بے آب وگیاہ تپتے ہوئے صحرا میں چلنے والے مسافر کے لئے شجر سایہ دار ہیں نہ صرف میرے لئے بلکہ پورے جماعت غفاریہ کے لئے ابر رحمت باراں کا درجہ رکھتی ہیں۔

تمام قارئین کو آپ کی صحت عافیت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

فہرست

صاحبِ جمال وکمال حضرت سائیں عبدالغفار دامت برکاتہم
المعروف پیر مٹھا ثانی

شاعری ایک الہامی صنف ہے، جس میں شاعر اپنی دل کی آواز اوروں تک پہنچا تا ہے۔ان کی دو قسم ہے ،ایک ہوتی ہے خوامخواہ، فرسودہ جسکو قرآن پاک میں غاوٗن کہا گیا ہے، اور دوسری ہے الہامی جو خالق حقیقی مالک کائنات کا حمد اور محبوب رب کائنات آنحضورﷺ کی شان میں مولود یا نعتیہ انداز میں تعریف کی جائے۔

حمد میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی گئی ہے چونکہ قرآن پاک میں کہا گیا ہے کہ

والذین اٰمنوا اشد حباللہ

مومن کامل اس محبت کا اظہار حمد میں کرتا ہے عجز وانکساری کے ساتھ، جیسے حضرت پیر مٹھا سائیں قدس سرہ اپنے حمدیہ اشعار میں باری تعالیٰ کے حضور یوں گویا ہوئے

لاریب توں ساڈا خدا تیڈے سوا بیا کون ہے

اور نعت رسول مقبولﷺ کی تعریف وتوصیف میں یوں بتایا گیا ہے

تحت العرش کنز مفاتیحھا السنة الشعراء

یہ وہ عرشی پیغام ہے جو حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے لیکر حضرت رومی، جامی، نظامی، سعدی، مخدوم مروندی، خواجہ غلام فرید، شاہ بھٹائی اور حضرت پیر پیران قیوم الزماں مرشدی وجدی محمد عبدالغفار رحمہم اللہ علیہم اجمعین تک دیتے آئے ہیں اور عشاق قیامت تک یہ عشق کا پیغام عوام الناس تک پہنچاتے رہیں گے۔

مگر دور حاضر میں حضرت پیر مٹھا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کا کلام صاحب سلوک اور عام انسان میں ایسا تو مقبول ومحبوب ہے جو سندھ پنجاب، بلوچستان اس کا ہر آدمی اس کو پڑھتا اور لطف لیتا رہتا ہے آپ کے کلام میں وہ سوز، گداز، محبت اور الفت سموئی ہوئی ہے جو اب بھی سننے والے پر کیفیت طاری کر دیتی ہے۔

آپ کے کلام میں عشق مصطفیٰ، محبت پیر، پند ونصائح اور اعتقادی مسائل پر آپ نہ ایسا تو لاجواب کہا ہے جس کا مثال مشکل ہے

آپ ﷺ کی محبت میں آپ نے یوں فرمایا

جیکر چاہیں احد کوں ملناں احمد نام پکیندی رہ
جتھاں جو ڈیکھیں نام محمد چم چم اکھیاں تے لیندی رہ

اور بارگاہ رسالت میں یوں بھی التجا کی

اے ظل عطا کان حیا وعدو پجا تونڑیں جھٹ گھڑی
فخرلقا، چہرہ ڈکھا کڈیں پھیرا پا تونڑیں جھٹ گھڑی

سلوک اور شان مرشد کریم پہ کہنا تو آپ سے سیکھے

نا چھوڑ فضل دا درڑی
ہیں درتی توں ونج مرڑی

بہرحال من کل الوجوہ حضرت پیر مٹھا کا کلام بے مثال اور دلچسپ ہے، آپ کا کلام پڑھ کر ہی قاری اندازہ کر سکتا ہے۔

مجھے یہاں صرف چند الفاظ لکھنے تھے ورنہ آپ کے کلام کی تعریف میں الگ سے کتاب لکھنے کی ضرورت ہے۔

برادرِ محترم محمد دیدہ دل آپ کے کلام کو جمع، مرتب اور اشاعت کے لیے کمر ہمت باندھی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اسی خدمت کے طفیل دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور ہر پڑھنے والے کو آپ کے کلام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

[illegible]

30.10.2011

حضرت قبلہ سیدی و مرشدی محبوب سجن سائیں دامت برکاتہم

اس جہان رنگ وبو میں ایک سے ایک بڑھ کر شخصیات آتی رہی ہیں اور آتی رہیں گی، ہر ایک نے ہر دور میں محفل سجائی ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ کرۂ ارض پر سجائی گئی محفل میں اپنے، اپنے وقت پر کسی نہ کسی کو مرکزیت اور محبوبیت کا درجہ ملا ہے اور خلق خدا بے اختیار ان کی طرف کھنچتی چلی گئی ہے، البتہ ان کے اندر یہ کشش الگ الگ طرح کی ہے، کسی پر اس کے حسن کی وجہ سے لوگ وارفتہ ہوئے تو کسی کے سیرت کے گرویدہ ہوئے، کسی کے علم نے لوگوں کو متاثر کیا تو کسی کے اخلاق نے، کسی کے زور خطابت کی وجہ سے لوگ دیوانہ وار ان کی محفل میں جا پہنچے تو کسی کے انداز بیاں اور حسن ذوق نے اثر دکھایا۔ اس کائنات کی سجی سجائی محفل کے یہ پھول مختلف رنگ و بو لئے اپنی اپنی خوشبو سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے رہے لیکن خلاق اعظم نے کچھ ایسی ہستیاں بھی تخلیق فرمائیں جو گل نہیں گلدستہ تھیں اور ہیں۔ جنہیں نوازنے والے نے خوب نوازا اور بڑی فیاضی سے نوازا۔ ظاہر کا حسن، باطنی کمالات، حسن ذوق، حسن خیال بیک وقت کئی خوبیوں سے نواز دیئے گئے۔ میری نظر میں انہی جامع الکمالات ہستیوں میں سے ایک عظیم الشان شخصیت میرے پیر کے پیر، پیر روشن ضمیر، مجسمہ جمال وکمال، شاعر بے مثال، اپنے زمانے کے بہت بڑے مصلح، شریعت وطریقت کے بحر بیکراں حضرت خواجہ محمد عبدالغفار فضلی نقشبندی قدس سرہ بھی ایک ہیں۔ بیک وقت فطرت نے انہیں ظاہری حسن، باطنی کمالات، حسن ذوق، حسن خیال، نفاست، پاکیزگی جیسی خوبیوں سے نوازا تھا۔ جو ایک دفعہ انکا ہوا پھر زندگی بھر کسی اور کی طرف دیکھنے کے قابل ہی نہیں رہا۔

حضرت خواجہ پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ تحصیل شجاع آباد نزد جلال کوٹ پیر والا گاؤں میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد مولانا یار محمد رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ بعد ازاں مزید تعلیم کے لیے اوچ شریف میں مولانا امام دین صاحب کے ہاں تشریف لے گئے جو حضرت خواجہ پیر فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد تھے۔ کچھ کتابیں آپ نے اپنے بڑے بھائی مولانا محمد اشرف صاحب کے پاس پڑھیں۔ باقی تعلیم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ مولانا محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ حضرت خواجہ پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اس فقیر کا آبائی طریقہ قادری تھا۔ یہ عاجز شروع میں حضرت حافظ فتح محمد صاحب جلال پور پیر والا کا دست بیعت ہوا تھا۔ آپ عالم باعمل اور واعظ پر اثر تھے۔ آپ سخی، متوکل اور بے ریا انسان تھے۔ آپ کی وفات کے بعد بہت پریشانی ہوئی اور اس نعمت کے حصول کے لیے کافی کوشش کی۔ پنجاب کے اندر کافی گادیاں تھیں اور ظاہر میں تو

بڑا رعب تاب اور دبدبہ تھا لیکن جس بات کو میں ڈھونڈ رہا تھا کہ ایسا پیر ملے جس کے پاس شریعت وطریقت دونوں موجود ہوں وہ تلاش بسیار کے باوجود کہیں حاصل نہیں ہوئی۔

حضور پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دعا کے لیے عرض کی تھی آپ نے فرمایا تھا کہ میں تمہارے لیے وہ دعا مانگوں گا جس کا تجھے خود پتا چل جائے گا۔ یہ اس دعا کا اثر ہے کہ جس نے مجھے ولی کامل حضرت خواجہ پیر فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں پہنچایا۔

سندھ میں تبلیغ دین کی خاطر تشریف لانے کا واقعہ آپ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ میرے پیر ومرشد محبوب الٰہی خواجہ فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کا تبلیغی مشن پورے ملک میں پھیلا ہوا تھا اور اپنے خلفاء کو اپنی صوابدید پر ان کے خیالات اور صلاحیتوں کے مطابق مختلف علاقوں میں بھیجا کرتے تھے۔ فرمایا کہ ایک مرتبہ میں اور مولانا عبدالمالک صاحب آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ دوران گفتگو مولانا عبدالمالک صاحب نے کہا میرا دل چاہتا ہے کہ کاش حضور پیر قریشی مجھے تبلیغ کے لیے ہندوستان بھیجیں کیونکہ ہندوستان میں اور علاقوں کے بنسبت اہل علم زیادہ ہیں۔ وہاں کے لوگ اس نعمت (روحانیت) کی قدر کریں گے۔ جس پر میں نے بھی انہیں بتایا کہ مولانا صاحب میری یہ تمنا ہے کہ حضور مجھے سندھ میں تبلیغ کا حکم فرمائیں تو بہت ہی اچھا ہو کیونکہ سندھی لوگ اللہ والوں کے بڑے عاشق ہیں۔

آپ جب سندھ میں تشریف فرما ہوئے تو اس وقت سندھ میں مسلمانوں کے دینی حالات عموماً ابتری کا شکار تھے۔ شہروں کے دنیادار، جدید تعلیم یافتہ اور بڑے لوگ شریعت مطہرہ کی پابندی کرنا اپنی کسر شان سمجھتے تھے۔ آپ اپنے بڑے خلیفۂ دست راست حضرت خواجہ سوہنا سائیں نوراللہ مرقدہٗ کے مشورے اور بے حد اصرار پر سندھ میں تشریف فرما ہوئے حقیقت یہ ہے کہ ہم سندھ والوں کے لیے حضور پیر مٹھا نوراللہ مرقدہ کی آمد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت تھی جو کہ حضرت سوہنا سائیں نوراللہ مرقدہ کے صدقے نصیب ہوئی۔ حضرت سوہنا سائیں نوراللہ مرقدہٗ نے جماعت کے ساتھ مل کر کچے کے علاقے میں ''دین پور'' نامی بستی کی بنیاد رکھی اور اس طرح سندھ میں ایک روحانی درسگاہ بلکہ تربیت گاہ کا قیام عمل میں آ گیا۔ اسی کے ساتھ ہی بڑے ہی زور شور کے ساتھ تبلیغ کے کام کو وسعت دی گئی۔ جماعت میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی چلی گئی۔ لوگ جوق در جوق طریقہ عالیہ میں داخل ہونے لگے۔ سندھ کے کونے کونے میں آپ کا پیغام پہنچ گیا۔ باہر سے آنے والی جماعت کی سہولت کو مدنظر

رکھتے ہوئے لاڑکانہ کے قریب ''رحمت پور شریف'' کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کے لئے حصول زمین کی مد میں اخراجات وغیرہ بالخصوص حضرت سہنا سائیںؒ نے ادا فرمائے، حضور پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کو سندھ کی دھرتی اتنی پسند آئی کہ آپ نے اس سے جدا ہونا گوارا نہ کیا اور آپ ارشاد فرماتے تھے کہ سندھ میں ہماری میخیں لگ گئی ہیں۔

حضور پیر مٹھا نور اللہ مرقدہ کو اللہ نے ایسا حسن وجمال عطا کیا تھا جس کو الفاظ بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ آپ کے چہرہ انور، مہتاب منور کو الفاظ کا روپ دینے سے اس عاجز کی زبان اور قلم کو طاقت نہیں اور شاید ہی کسی کو اتنی ہمت ہو کہ لفظوں کے روپ میں اُس چودھویں کے چاند کو بیان کر سکے۔ آپ کا چہرہ انور جس نے بھی دیکھا ہوگا، بشرطیکہ منافق نہ ہو، یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا کہ ایسا نورانی چہرہ آج تک نظر سے نہیں گذرا۔

میانہ قد، صاف رنگ، سفید گھنی ڈاڑھی، متناسب جسم، ناک نقشہ پرکشش بلکہ سراپا پرکشش جس نے یا جنہوں نے آپ کی زندگی میں ایک جھلک دیکھی وہ کہتے ہیں کہ ایسا سراپا آپ کے بعد کبھی بھی نہیں دیکھا۔

مہتاب ہے یا نور کی خوابیدہ پری ہے　　　الماس کی مورت ہے مندر میں دھری ہے

گفتگو ایسی شیریں اور خطیب اس پائے کے کہ کبھی کبھی گھنٹوں خطاب بھی کیا لیکن نہ سامعین کا جی بھرتا نہ خطابت کی علمیت، زور بیاں اور روانی میں فرق آتا اور تاثیر کا کیا کہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے؟

کروں گا موم اک دن پتھروں کو　　　اگر تاثیر ہے میری زباں میں

شاعر نے پتھروں کو موم کیا یا نہیں خدا جانے، لیکن اس خطیب کی اثر انگیزی ایسی کہ سامعین کی زندگی میں انقلاب برپا ہو جاتا۔ گویا سحر کر دیتے ایسا ساحر جس کا اثر تازیست قائم رہتا۔

عالم تھے، عارف تھے، اپنے زمانے کے بے مثل صوفی اور حقیقی صوفی جن کی صفائے قلب، صفائی عمل، صفائے نظر کو ہر انصاف کی نظر رکھنے والے نے دل سے تسلیم کیا۔ اگر یہ کہوں تو مبالغہ یا ناانصافی نہ ہوگی کہ آپ کی زندگی پر صوفی اور تصوف کا رنگ غالب رہا۔ سلف کے صوفیاء کی طرح اپنے خیالات وواردات کو اشکال میں پیش کرنا بھی خوب جانتے تھے۔ فی الوقت آپ کی شاعرانہ ذوق اور آپ کے دیوان کے متعلق چند معروضات پیش کرنا مقصود ہیں۔ آپ کے شعری مجموعے سے ہر شخص اپنے، اپنے ذوق اور مزاج کے مطابق لطف اٹھاتا ہے۔ اہل طریقت معرفت کے موتی چنتے ہیں تو اہل ذوق ان کے کلام سے محبت وعقیدت کی مٹھاس چکھتے ہیں اور شعراء اور ادیب ان کی شاعری کی نزاکتوں اور باریکیوں کو دیکھ کر سر دھنتے ہیں۔

آپ کے کلام میں کئی خوبیاں ہیں ادیب اور ناقدین حضرات توجہ مبذول کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ خود بھی محظوظ ہوں گے اور صاحب کلام کی قادر الکلامی کی معترف بھی۔ خصوصا یہ خوبیاں تو آپ کے کلام میں نمایاں ہیں جو صاحبان فن بیک نظر محسوس کر سکتے ہیں

1۔ بحثیت ایک شاعر آپ کے تخیل کی بلند پروازی۔

2۔ مکرم کی فصاحت و بلاغت

3۔ آپ کے تبحر علمی اور علوم معرفت کی جھلک آپ کی شاعری میں۔

4۔ ذخیرہ الفاظ کی فروانی اور زبان کی لطافت وصحت۔

5۔ شعری خوبیوں اور فنی مہارت کے ساتھ، ساتھ مضمون آفرینی۔

یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ شاعر کی سوچ نظریات وعقائد، اس کا علم وشعور اس کی شاعری پر اثر انداز ہوتا ہے اور ماحول بھی اپنا اثر دکھاتا ہے، کیا ہی اچھا ہوتا کہ کوئی ادیب، شاعر اور ماہر فن دیوان کا تجزیہ پیش کرتا اور وہ دیوان میں بطور تبصرہ شامل ہوتا۔ میں اپنی معروضات میں قارئین کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا کہ حضرت کی شاعری میں جہاں بہت سے اصناف سخن شامل ہیں وہیں تین نمایاں اور منفرد سی ہیں اور ان میں موجود انفرادیت سے کچھ پردہ اٹھانے کی جسارت کرر ہا ہوں

1۔ حمدیہ شاعری 2۔ نعتیہ شاعری 3۔ پیرو مرشد کی منقبت

حمدیہ کلام پڑھتے قاری کو یقین ہو جاتا ہے کہ یہ کلام کسی عالم ربانی اور عارف باللہ کا کلام ہے جس کے قلب وذہن پر عظمت خداوندی چھائی ہوئی ہے۔ کہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ صاحب کلام مقام مشاہدہ پر فائز ہے۔

اور جب آپ نعتیہ کلام پیش کرتے ہیں تو اس میں جہاں پاکیزہ رنگ، پاکیزہ خیال، بلند مضامین اور فکر کی رعنائیاں ہر ہر مصرعہ سے جھلکتی ہیں وہیں پڑھنے والے کا قلب وذہن خوبِ خوباں، فخر آدمیان، علیہ التحیہ والثناء صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق ومحبت سے سرشار ہوتا ہے وہیں یہ بھی کہنے پر مجبور ہوتا ہے کہ ایسا کلام اسی کی زبان سے نکل سکتا ہے جس کی ہر سانس عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مستغرق ہے اور اسی سے سرشار بھی ہے

جے توں چاہیں احد کوں ملنا احمد نام پکائیندے رہ

جتھاں جو ویکھیں نام محمد چم چم اکھیں لئیندی رہ

اس طرح کے کئی اشعار آپ کی نظر سے گذریں گے پڑھتے پڑھتے آپ پر وجد کی سی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔
نعت سرور کائنات ﷺ پیش کرتے کرتے آپ ﷺ کی آل، اصحاب، ازواج اور اہل بیت بھی شامل غزل ونعت فرمادیتے ہیں، جس سے آپ کے نظریئے کا علم ہوتا ہے کہ آپ کی نزدیک یہ سب چاند ستارے بھی اسی سورج سے روشنی پانے والے ہیں ان کی تعریف بھی حقیقت میں اسی سورج (سرور کائنات ﷺ کی مدح سرائی ہے۔
نعت کا مقام، مقام ادب ہے

ادب گاہیست زیرآسماں نورعرش نازک تر　　　　که نفس گم کرده میں جنید و بایزید ایں جا

اسی لیئے ہر جگہ ہر ادب کوملحوظ رکھا ہے اور نعتیہ کلام کی یہی سب سے بڑی خوبی ہونی چاہیے۔
اور کلام کا ایک بڑا حصہ وہ ہے جو از اول تا آخر وارفتگی کے عالم میں کہا گیا ہے، وہاں کلام اور شعر کی ہر مصرعہ سے سوز وگداز، حسن ودلنوازی، بے خودی اور جذب وشوق جھلکتا ہے یہ وہ حصہ ہے جو آپ نے اپنے پیرومرشد شیخ العرب والعجم، مجدد دوراں حضرت خواجہ فضل علی قریشی (قدس سرہ العزیز) کی شان، آپ کے فیضان، آپ سے دوری کے درد اور آپ کے وصل کی شیرینی اور مٹھاس کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مکمل جذب واستغراق ہے اور یہ کہنے اور لکھنے کی چیز نہیں محسوس کرنے کا مقام ہے۔
ایسے کلام کو پڑھتے ہوئے اہل دل، اہل نسبت ضرور محظوظ ہوں گے نہ صرف محظوظ بلکہ فیضیاب بھی ہوں گے۔
پھر وہ حصہ ہے جس میں سے حضرت جامی کی احرار نامہ، شیخ باہوؒ کے دوھے، حضرت بلھے شاہؒ کے اشعار اور خواجہ غلام فرید علیہم الرحمہ کے کافیوں کا عکس جھلکتا محسوس ہوتا ہے۔
آخر میں کچھ الفاظ جامع اور مرتب جناب صاحبزادہ محمد دیدہ دل (دامت برکاتہ) سجادہ نشین درگاہ غریب آباد شریف لاڑکانہ کے متعلق سپرد قلم کرنا ضروری ہیں۔
صاحبزادہ کی حسن صورت اور حسن سیرت دیکھنے والوں کو حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کی یاد دلا دیتی ہے ۔آپ کے حسن ذوق ونگاہ انتخاب میں آپ کے نانا جان کی جھلکیاں محسوس ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی بلند تخیل وصاحب ذوق ہیں اور شاعری سے بھی شغف رکھتے ہیں۔ آپ کی شاعری کے اندر بھی سوز وگداز محسوس ہوتا ہے اور دردمند دل نظر آتا ہے۔ آپ نے بڑی کوششیں اور کاوشیں فرما کر اپنے نانا جان کے مجموعہ کلام کو محفوظ کیا ہے اور اس

کوایک دیوان کی صورت میں عوام لناس کے سامنے پیش کرر ہے ہیں۔آپ کے کلام کا کچھ حصہ ایک مرتبہ پہلے بھی شایع ہو چکا ہے لیکن نامکمل، غیر مرتب اور صحت وتصحیح سے عاری۔ جناب صاحبزادہ صاحب کی بے پناہ کاوش اور ذوق سلیم کے بغیر اس کا مکمل حسن ترتیب سے مزین ہوکر اور صحت وطباعت کی خوبیوں سے آراستہ ہوکے اہل نظر و اہل نسبت کے ہاتھوں تک پہنچنا بہت ہی مشکل تھا۔لیکن چونکہ آپ حضرت پیر مٹھارحمۃ اللہ علیہ کے نواسے ہیں اور سب سے اہم بات کہ حضور پیر مٹھا کے کلام کا بہت سارا حصہ حضرت کی وفات کے بعد حضرت کی صاحبزادی صاحبہ دامت برکاتہا وعمّت فیوضہا بالصحۃ والعافیۃ (جوکہ صاحبزادہ دیدہ دل صاحب کی والدہ ماجدہ ہیں) کے پاس محفوظ تھا تو یہ کام صاحبزادہ محمد دیدہ دل صاحب ہی کر سکتے تھے۔اس طرح اس کلام کو تحریری صورت میں عوام الناس کے سامنے لانے میں صاحبزادہ محمد دیدہ دل صاحب کے ساتھ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مخدومہ محترمہ کا بھی بہت بڑا کردار ہے۔اور چونکہ حضور پیر مٹھارحمۃ اللہ علیہ کی زیادہ تر شاعری سرائیکی زبان میں ہے تو اس کی املا اور درستگی بھی کوئی صاحب ذوق ہی کرا سکتا ہے اور اس کام کے لیے مخدومہ محترمہ سے بڑھ کر اور کون ہوسکتا ہے جنہوں نے اپنے پیارے بابا جان کے زیر سایہ پرورش پائی اور حضور پیر مٹھارحمۃ اللہ علیہ کے اعلیٰ ذوق تک رسائی حاصل کی اور اس کلام کو نہ صرف اپنے کانوں سے سنا بلکہ اس میں موجود حکمت کے موتیوں تک بھی رسائی حاصل کی اور اس پر فیض کلام سے حظ وافر حاصل کیا۔الحمدللہ اس دیوان کی تصحیح و درستگی صاحب زادہ محمد دیدہ دل صاحب، ان کی والدہ ماجدہ مخدومہ محترمہ اور صاحبزادہ محمد دیدہ دل کی نانی جان کے ہاتھوں تکمیل تک پہنچی۔حقیقت میں ان پر قرض بھی تھا، بقول فیض احمد فیض

خاک رہ جاناں پر کچھ خوں تھا گروِ اپنا   اس فصل میں ممکن ہے یہ اتر جائے

قرض اترے نہ اترے ایک حق ادائیگی ضرور ہو جائے گی۔

خدا مرتب وجامع کی کاوش کو قبولیت کا شرف بخشے اور صاحب کلام کی طرح اس مجموعہ کلام کو بھی مقبولیت عطا فرمائے اور اہل ذوق کو تسکین اور اہل نسبت کو روحانی سکون میسر کرے۔آمین

محمد خالد نجمی

درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو

۹ ذوالحج ۱۴۳۲ھ

سید السادات حضرت سائیں غلام حسین شاہ دامت برکاتہم

(خلیفہ حضور پیر مٹھا)
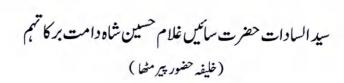
مولای صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبك خیر الخلق كلهم

کتاب "دیوانِ غفاریہ" کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا جو حضرت قبلہ عالم پیر مٹھا کے منظوم کلام پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل ثبوت ہے۔ کتاب توحید باری تعالیٰ اور نعت رسول مقبول ﷺ پر مشتمل ایمان افروز روح پرور پُر کیف ہر مومن عوام وخاص کیلئے ایک انمول تحفہ ہے۔ کتاب کی بار بار زیارت و مطالعہ کرنے سے ایک نیا ذوق کیف و سرور روحانی حاصل ہوتا ہے۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب محبوب ﷺ کے طفیلے اس عظیم تصنیف لطیف کو مقبول خاص وعام بنائے اور اس کتاب کی جمع و ترتیب و اشاعت پر صاحبزادہ دیدۂ دل کو شاد و آباد رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

ملازمِ حسن نگاہِ کرم محتاج
پیر غلام حسین شاہ
غفاری نقشبندی

درگاہ حسین آباد شریف، قمبر

حضرت سائیں محمد رفیق احمد شاہ فضلی دامت برکاتہم
(نواسہء پیر فضل علی قریشی)

وحدہ والصلواۃ والسلام علي من لا نبي بعد وعلي آله اصحابه الذین فواعهد امابعد حمد صلواۃ کے بعد یہ کمترین جملہ ناظرین کرام کي خدمت میں عرض رسا ھے کہ سید اکاملین عمدۃ الصالحین زبدۃ الواصلین حضرت مولانا محمد عبد الغفار صاحب المعروف پیر مٹھا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کي نبیرہ اور جانشین اور انکے خانوادے کے چشم وچراغ محبی ومخلصی حضرت صاحبزادہ مولانا محمد دیدہ دل صاحب نے زیر نظر کتاب دیوان غفاریہ کی کتاب کی تصیح کرنے اور اس پر تاثرات قلمبند کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ یہ ناچیز اگرچہ اس کام کا اہل محتمل نہیں تھا مگر حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی عزت وعظمت اور قدرت ومنزلت اور وقعت ومحبت جو میری دل میں ہے اسکے پیش نظر تعمیل حکم پر مجبور ہوگیا مشہور ہے ان المحب لمن یحب مطیع اس لیے مختصر عرض ہے کہ حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والاصفات کسی قسم کی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔

انکے علمی و عملی کمالات او دینی و سماجی و ادبی خدمات انکی جلالت شان پر شاہد عدل ہیں اس لیے حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مانند ہے۔ ویسے تو ہر انسان کو اللہ تعالی اپنی صفات کا مظہر بنایا ہے جیسے حدیث شریف میں ہے خلق اللہ آدم علیٰ صورتہ اور ساتھ ساتھ حکم بھی تخلقوا با خلاق اللہ۔ مگر اولیا اللہ، اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر اتم ہوتے ہیں جیسے صفات باری تعالیٰ لامتناہی ہیں ایسے ہی اولیاء کاملیں کے کمالات بھی بے حد و بے عدد ہوتے ہیں جنہیں ضبط تحریر میں لانا ناممکن ہے صرف حصول برکت کیلیئے چند سطور لکھنے کی جسارت کررہاہوں۔

چونکہ آپ عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز تھے اس لیئے آپ نے حضور علیہ السلام کی شان میں بہت نعتیں لکھی ہیں جن سے کمال محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ آپکے ہاں کثرت سے نعت خوانی ہوتی تھی آپ قادر الکلام تھے اور برجستہ اشعار فرماتے تھے آپکا کلام الہامی تھا اس لیئے آپکا کلام تکلف یا گہری سوچ کا نتیجہ نہیں

ہے۔ آپ پر ہر وقت رقت طاری رہتی تھی اور سوز و گداز عشق و مستی میں پر کیف رہتے۔ اس لیئے آپکے کلام میں بھی عشق محبت و ادب کا رنگ غالب ہے یہی وجہ ہے کہ دیوان غفاری کو پڑھنے اور اس سے متاثر اور محظوظ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا دل میں محبت کا جوش ولولہ اور تلاطم اور ہیجان پیدا ہوتا ہے، یہی وہ باطنی کیفیات ہیں جسے نسبت باطنی کہا جاتا ہے۔ جو حضور علیہ السلام سے سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی چلی آرہی ہیں۔

پھر حضرت پیر مٹھار حمۃ اللہ علیہ کے کلام میں روانی اور تسلسل اور کافیہ بندی اور سجعبندی بھی کمال کی ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ کلام میں کوئی اغلاق اور ابہام بھی نہیں ہے۔ اپنے ماضی الضمیر کو آسان لفظوں میں سمجھانا، حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کا ہی خاصہ ہے۔ آپکا کلام حمد باری تعالیٰ اور نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مناقب اہلبیت اطہار و اصلاح معاشرہ اور عام مسلمانوں کو نصیحت اور اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ محمد فضل علی شاہ صاحب قریشی ہاشمی مسکین پوری رحمۃ اللہ علیہ کی مدح سرائی پر مشتمل ہے۔ اور ساتھ ساتھ کلام میں عجز و انکساری تواضع۔ مسکنت ادب ھے ظرافت کا اظہار بھی خوب کیا ہے اور عشق و مستی سوز گداز اور جذب کی کیفیات بھی آپکے کلام سے چھلکتی ہیں۔ اور آپکا کلام اس سے لبریز ہے۔

فیاض عارف طبیب احسن عجیب عامل قرآن تھے،
غفارِ عاشق امین سالک خطیب کامل بیان تھے۔

میں اپنے محسن و مشفق حضرت صاحبزادہ محمد دیدہ دل صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس خاکسار کو دیوان غفاریہ پر نظر ثانی کرنے کی سعادت بخشی, اس ناچیز نے باالاستیعاب اس دیوان مبارکہ کا مطالعہ کیا اور اس سے برکت حاصل کی۔ اس دیوان مبارک کے مطالعہ کی برکت سے اپنی اصلاح کی طرف قدرے میلان پیدا ہوا۔ اور اللہ والوں سے محبت میں اضافہ ہوا ہے۔ صاحبزادہ محمد دیدہ دل صاحب نے دیوان غفاری کی جمیع و ترتیب تالیف طباعت و اشاعت کرا کر امت مسلمہ پر عظیم احسان فرمایا ہے۔ اور حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کے ایک جانشین ہونے کے ناطے آپکا اخلاقی فرض بھی بنتا تھا کہ وہ اپنے نانا جان حضرت پیر مٹھا کی

اس گراں نمایہ روحانی اثاثہ اور ورثہ کو لوگوں میں تقسیم کراتے۔

ماشاءاللہ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف سیرت وصورت کے لحاظ سے اپنے جد امجد حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کے مشابہ مماثل ہیں۔ آپکے کریمانہ اخلاق -تواضع - انکساری مہمان نوازی اور ہر ایک اسے خندہ پیشانی سے پیش آنا اور غریبوں کی مدد کرنا اور ہر ایک کی مشکل میں کام آنا یہ آپکا وطیرہ ہے۔ او خمیر میں شامل ہے۔ آپکی بی نفسی اور سادگی نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ نہد شاخ پر میوہ سر زمین۔ ماشاءاللہ آپ اپنے کابرین کی نقش قدم پر چلتے ہوئے۔ سلسلہ عالیہ کی ترویج واشاعت اور تبلیغ دین میں بھی کوشان ہیں آپکے مرکزی درگاہ غریب آباد شریف میں روزانہ ختمات مراقبات اور درس وتدریس کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ خاکسار یہاں پر اکثر حاضر ہو کر باطنی کیف وسرور حاصل کرتا رہتا ہے۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کا جسم مبارک اگرچہ رگاہ رحمت پور شریف میں ہے۔ مگر آپکی روح مبارک یہاں پر موجود ہے۔ حضرت صاحبزادہ اور صاحب موصوف کیلئے یہ بہت بڑااعزاز ہے کہ آپ اپنی والدہ ماجدہ کی زیر نگرانی وسرپرستی میں کام رہے ہیں۔ یقیناً مخدومہ والدہ صاحبہ کی تربیت اور پر تاثیر دعائیں شامل حال ہوں گی۔ اور رنگ لاتی رہیں گی مخدومہ والدہ صاحبہ جو حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی ہونے کی شرف رکھنے کے ساتھ ساتھ اس وقت کی رابعہ بصریہ ہیں۔ اس وقت مختلف جسمانی عوارضات کے باوجود بڑی ہمت واستقلال سے مستورات میں شب وروز تبلیغ دین کی انتھک محنت فرمارہی ہیں اور تبلیغ دین کا جذبہ رکھتی ہیں۔ اور خواتین کا ایک جم غفیر ان سے مستفیض ہو رہا ہے۔ دلی دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ مخدومہ صاحبہ کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم ودائم رکھے۔ اور انکو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو روز افزوں ترقی درجات ومقامات نصیب فرمائے۔ اور حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کے تمام خانوادے اور متعلقین ومتوسلین کے حق میں یہ دعائیں قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین

بجاہ سید المرسلین علیہ وآلہ الرف من التحیات والتسلیم

خاکپائے درویشان محمد رفیق فضلی عفی عنہ

حضرت علامہ عبدالرحمٰن غفاری بخشی طاہری

خلیفہ پیر مٹھا

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ سیدی ومرشدی حضور پیر مٹھا سائیں رحمۃ اللہ علیہ وقت کے مجدد تھے اور شاعری میں سعدی زمانہ تھے۔ آپ کے فیض بابرکت سے ہزارہا قلوب مزین ومصفا ہوئے، جس طرح آپ کے دور میں آپ کا کوئی پیر ثانی نہ تھا اسی طرح آپ کے کلام (چاہے وہ مکتوب، ملفوظ یا اشعار کی صورت میں کیوں نہ ہو) کا کوئی نظیر نہیں۔

آپ کی شاعری کوئی مصنوعی شاعری نہ تھی بلکہ سراپا حقیقت وعشق پر مبنی تھی۔ آپ کی لکھی ہوئی حمد باری تعالیٰ، نعتوں اور منقبتوں سے یہ بات مترشح ہے کہ آپ کو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ اور اپنے شیخ کامل کے ساتھ محبت کاملہ اور فنائیت تامہ حاصل تھی۔ آپ کی لکھی ہوئی شاعری میں یہ اثر ہے کہ جب آپ کے غلام آپ کی لکھی ہوئی حمد باری تعالیٰ یا نعت ومنقبت کو پڑھتے ہیں تو سامعین پر جذب ورقت کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔

یہ عاجز خراج تحسین پیش کرتا ہے حضرت قبلہ سائیں صاحب زادہ محمد دیدہ دل صاحب دامت برکاتہ کو جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیتوں کے باوجود بڑی محبت ومحنت کے ساتھ حضور پیر مٹھا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی حمد، نعتوں اور منقبتوں کو جمع کر کے ایک کتاب کی صورت دی اور اس کا نام ''دیوان غفاریہ'' رکھا۔

یقیناً یہ ''دیوان غفاریہ'' ہم فقراء اور غلاموں کے لیے ایک بہت بڑے خزانے اور غیر معمولی سوغات سے کم نہیں۔

اللہ تعالیٰ سائیں صاحب زادہ کی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

فقیر عبدالرحمٰن غفاری بخشی طاہری

09-11-2011

حضرت سائیں محمد سردار احمد نقشبندی مجددی غفاری

خلیفہ پیر مٹھا

الحمدلله منشی الخلق من عدم. ثمالصلوة علی المختار فی القدم. مولا ی سلی و سلم دائما عبدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم.

اما بعد! فقیر محمد سردار احمد نقشبندی مجددی غفاری عرض گزار ہے کی عاجز نے کچھ عرصہ حضور قبلہ عالم، نائب سید المرسلین حضرت خواجہ محمد عبد الغفار فضلی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں گزارے۔ میرے علم و مشاہدے کے مطابق حضور قبلہ عالم پیر مٹھا سائیں نے امت محمدیہ میں تزکیہ و اصلاح نفوس، تصفیہ اذہان وقلوب کا انقلابی فکر پیدا فرما کر علماء کرام کو ظاہری علوم کی ساتھ ساتھ باطنی علوم کا روشناس بنایا اور صوفیاء کرام کے دلوں میں ذکر و فکر، مراقبہ۔ مشاغل تصوف کے ساتھ ساتھ علوم دینیہ کی طلب و تڑپ پیدا کیی اور عوام الناس کو حقیقی زندگی سے روشناس کرا کے صراط مستقیم پر گامزن فرمایا۔ یہ حقیقت ہے کہ تقرو تحریر نظم کی صورت یا نثر کی صورت۔ سامعین و قارئین کے قلوب و اذہان کو اسی قدر متاثر کرسکتی ہے جس قدر اس میں مقرو محرر کے قلبی جذبات و احساسات کا دخل ہوگا۔ پیش نظر کتاب (دیوانِ غفاریہ) کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا، جو کہ حضور قبلہ عالم حضور پیر مٹھا رحمتہ اللہ علیہ کے منظوم کلام پر مشتمل ہے۔ مطالعہ وسماعت سے نیا ذوق، سرورع کیف حاصل ہوا۔ اللہ عزوجل سے اس عاجز کی استدعا ہے کہ اللہ عزوجل اپنے حبیب لبیب کے طفیل اس کتاب کو مقبول خاص و عام بنائے۔ اور اس کتاب کے جامع و ناشر و مرتب جناب صاحبزادہ والاشان نواسہ حضور قبلہ عالم حضرت پیر مٹھا رحمتہ اللہ علیہ حضرت علامہ سائیں دیدہ دل زیدہ مجدہ کو شاد و آباد فرمائے۔ آمین! بجاه نبی الکریم سیدالمرسلین.

لاشی الفقیر محمد سردار احمد نقشبندی مجددی غفاری

رحمت پور شریف متصل نہر یل، بچیکی، تحصیل وضلع ننکانہ صاحب

پنجاب، پاکستان

حضرت سائیں پیر کرم اللہ الاہی دامت برکاتہم

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علیٰ اشرف المرسلین، وبعد:

وہ سندھ کا اک سنہرا دور تھا۔ ادھر حضرت قبلہ مشوری صاحب کے قال اللہ و قال الرسول کے تدریسی انوار چمک رہے تھے تو ادھر سے حضرت حافظ امام بخش رحمتہ اللہ علیہ خاموش نگاہوں سے لوگوں کی تقدیریں بدل رہے تھے۔ ادھر حضرت حاجی دلمراد لوڑھو شریف میں بیٹھ کر اپنی دعاؤں، نگاھوں اور حکمتوں سے مخلوق کی حاجت بر آریاں کر رہے تھے۔ توپاٹ شریف، سونو جتوئی، گڑھی یاسین، ٹنڈو میں علم و عمل کے چراغ چمک رہے تھے جن کی روشنیاں گھر گھر کو منور بنا رہی تھی۔ اس دوران شمال کی طرف سے آفتابِ ولایت ماھتابِ رشد وہدایت، سندھ کے افق پر چمکے اور ایسے چمکے کہ سندھ کے افق پر چھاگئے۔

وہ پیرِ طریقت، قطبِ عالم حضرت خواجہ محمد عبدالغفار عرف پیر مٹھارحمت اللہ علیہ کی نورانی شخصیت تھی۔ جو نہ صرف عاشقِ خدا اور صوفی باصفا تھے، بلکہ جید عالمِ دین، مفسر، محدث اور فقیہ بھی تھے۔ آپ رحمت الاہی کے بادل بن کر سندھ کی سرزمین پر برسے، اور ایسے برسے کہ دلوں کی ویران اور بنجر زمینیں آباد ھو گئیں۔

آپ نے نہ صرف روحانی اور وجدانی تقریروں سے مخلوق کی رہبری ورہنمائی فرمائی لیکن آپ نے قلم وقرطاس کے ذریعے بھی پیامِ حق کو عام کیا۔ آپ بہترین نثر نویس اور بے مثال شاعر بھی تھے۔ جس کا زندہ ثبوت یہ کتاب دیوانِ غفاریہ آج آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

میں حضرت صاحبزادہ خواجہ محمد دیدھ دل کا شکر گذار ھوں جنھوں نے محض کرم کر کے دیوان مبارک کی ایڈیٹنگ اور سیٹنگ کی خدمت کا اس ناچیز کو موقعہء خدمت عطا فرمایا اور ساتھ ہی حکم فرمایا ہے کہ حضرت پیر مٹھارحمت اللہ علیہ کی شخصیت اور ان کے کلام کے بارے میں کچھ لکھوں، یہ ان کی ذرہ نوازی ہے ورنہ کہاں یہ کمترین عاجز اور کہاں حضرت پیر مٹھا سائیں کی نورانی شخصیت۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔

حضرت پیر مٹھا کی شخصیت حیرت انگیز خوبیوں کا مجموعہ تھی۔ میرے والدِ کریم جنھوں نے انیس برس حضرت کی خدمت میں گذارے تھے وہ فرماتے تھے کہ آپ حسنِ صورت اور حسنِ سیرت کا مرقع تھے

جب دنیادار آئے تو عقلی انداز میں، اھلِ دل اور اھلِ معرفت آئے تو انتہائی دلآویز جذباتی انداز میں ان کی ذھنی خلفشار کا علاج کیا۔ آپ زمانہ کے نقاد تھے۔ زمانہ کے رگ پر ان کا ہاتھ تھا۔ لوگوں کے ضمیر اور مافی الضمیر سے پل میں واقف ہو جانے کی خداداد صلاحیت کے مالک تھے۔

آپ نے کسی جگہ کو اپنا وطن نہیں بنایا۔ جہاں ضرورت محسوس کی جہالت کا اندھیرا دیکھا وہیں پر پڑاؤ کیا۔ مخلوق جوق درجوق آنے لگی، فیض پانے لگی پھر وہاں سے بوریا بستر باندھا کسی اور مقام کو منتخب کیا۔ جوں جوں چلتے گئے شریکِ راہ بڑھتے گئے قافلہء عشاق بڑھتا گیا اور عشق و محبت کی ایسی حُدی پڑھتے گئے کہ لوگ پیر مٹھا کی اس میٹھی آواز میں مسرور اور مجذوب ہوتے گئے۔ آخر میں رحمتپور لاڑکانہ کو رحمتوں سے نوازا اور اب بھی نواز رھے ہیں۔ آپ نے نہ کبھی دوستوں سے فریب کیا نہ دشمنوں سے انتقام لیا۔ نہ کسی سے ذاتی عناد رکھا۔ نہ کسی سے دشمنی رکھی نہ کسی کو دشمن بننے کا موقعہ دیا۔ باقی جو حاسد تھے اور فی سبیل اللہ کے دشمن در پےء آزار تھے ان کو بھی محبتوں سے قریب کرنے کی کوشش کرتے رہے۔

ان ساری تبلیغی مساعی کے باوجود قرطاس و قلم کو بالاءِ طاق نہیں رکھا۔ اپنے ذھنِ رسا سے علمی و روحانی جوھر پارے سپردِ قلم کرتے رہے۔ جو کچھ لکھا حق اور حقیقت لکھا۔ جب من میں آیا قلم ہاتھ میں لیا اور کاغذ پر معنٰی کے موتی بکھیرتے گئے۔ جن کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

حضرت پیر مٹھا سائیں رحمت اللہ علیہ کے مبارک کلام کو دیکھتے ہیں تو آپ کے کلام میں سوز و گداز نظر آتا ہے جو دلوں کو گرمانے والا ہے۔ آپ کا ہر شعر مفلسوں کی محفل کا چراغ ہے۔ عقائدِ اہلسنت کو دلنشین انداز میں بیان فرماتے ہیں، تصوف کی باریکیوں کو حسین انداز میں شعروں میں بیان فرماتے ہیں۔ آپ کا کلام روح کو تڑپانے قلب کو گرمانے والا ہے۔ عشاق کی دلوں کا ایندھن ہے۔ جس میں صوفیانہ رنگ ہے۔ عارفانہ ڈھنگ ہے اور عاشقانہ ترنگ ہے۔ توحید الاھی میں آپ وحدۃ الشھود کے قائل ہیں۔ فرماتے ہیں:

چھڈ مسئلے علم مسائل، سٹ جتاں عقل دلائل

سٹ نحوی فعل تے فاعل، سٹ کوڑے جھگڑے جھیڑے

آپ قطبِ عالم حضرت پیر قریشی رحمت اللہ علیہ کے جس مدرسہء محبت سے فارغ ہو کر نکلے اس میں

آپ کو عشق و محبت کے اسباق پڑھائے گئے، جن کو آپ پوری عمر گنگناتے رہے۔ اس لئے آپ کے کلام میں سوز و ساز رومی بھی ہے اور پیچ و تاب رازی بھی ہے۔

آپ عربی، فارسی، اردو اور سرائیکی کے نغز گو شاعر اور سخنور تھے۔ آپ کا کلام حمد، نعت، مناجات، دوہڑے، نصیحت پر مشتمل ہے جس میں قرآن و حدیث کے ارشادات حسین انداز میں بیان فرماتے ہیں۔ تصوف کے اسرار و معارف عام فہم انداز میں بیان فرماتے۔ جس میں سلاست بھی ہے، غلبہ ء حال بھی ہے، وارداتِ غیبی اور انور لاریبی کا ایک تسلسل بھی ہے۔

قلم و قرطاس کے سفر میں بہت سخندانوں اور دانشوروں کو پیچھے چھوڑ گئے، جب ان کے اشعار کو پڑھو تو حافظ شیرازی اور سعدی کے کلام کی گرہیں کھلنے لگتیں، رازی اور رومی کے راز فشاء ہونے لگتے ہیں۔ بیدل، سچل، بلھے شاہ اور باھو کے رنگ نظر آتے ہیں۔ بابا جان فرماتے تھے کہ آپ کو عربی فارسی، اردو، پنجابی، سرائیکی کے لاتعداد شعر، مثنویاں قصیدے مسدس، مخمس، قطعے، نعتیں، غزلیں یاد تھیں۔ جب شعر پڑھتے ہیں تو دلائل و براھیں والا نظر آتا ہے۔ روئے شعر جب عشقِ الاھی کی طرف ہوتا ہے تو فنا و بقا کے اسرار بیان فرماتے اور بات جب عشقِ رسول کی ہوتی تو آپ کے ہر حرف ہر لفظ اور ہر جملہ سے محبتِ رسول ٹپکتا نظر آتا ہے۔

آپ لسان الوقت تھے۔ زمانہ کے حالات کی نبض پر ہاتھ تھا جو کچھ بیان فرمایا اس میں بے پناہ تاثیر ہے۔ کچھ اشعار کو تو ایسا قبولِ عام نصیب ہوا کہ عوام و خواص، علماء خطباء، مشائخ و اکابرینِ سلسلہ ان کو پڑھتے ہیں جس طرح آپ کا ایک شعر ہے۔

ہِک نہ ڈوہ ہزاراں پلے پر توں بخشیں ہارا،
میں جیہاں کوئی بدتر نہ نظرے پھریم توڑے جگ سارا۔

آپ کا نثر بڑا دلربا ہے ملاحظہ فرمائیں:

پیارے دوستو افسوس ہے عقل جُہلا دا۔ جو منکرن قاطع البرہان دے، سوہݨے نبیؑ دے فرمان دے۔ ضد کوں پلیوںے، تے ایمان کوں ڈتونے۔ سوہݨے نبیؑ دے حکم دا انکار

کیتونے۔ اللہ سائیں بچاوے آنجھی جہالت کنوں، تے آنجھیں ضلالت کنوں، تے آخرت دی خجالت کنوں۔

قطبِ عالم حضرت پیر مٹھا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے اس کلام کے جامع، مرتب و ناشر، انیس اہلسنت، مخدومِ غفاری جماعت حضرت خواجہ محمد دیدہ دل زید مجدہ ہیں۔ جو قطبِ عالم کی سب سے چھوٹی اور چہیتی بیٹی عابدہ، زاھدہ، عالمہ، عاقلہ، صابرہ، شاکرہ، مُعلّمہ، مُدَرِّسہ اماں بی بی کے لختِ جگر ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا نام حضرت مولانا غلام فرید تھا، جو قطبِ عالم کے قریبی رشتہ دار تھے۔

آپ نے اپنے نانا جان قطبِ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو جمع کیا ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ آپ نے بڑی محنت و عرق ریزی سے آپ کا کلام سندھ پنجاب سے جمع کیا ہے اور پھر اسے ترتیب دی ہے۔ کتاب لکھنا اور اس کی ترتیب دینا کتنا کٹھن کام ہے یہ تو وہ جانتا ہے جو اس راہ کا راہی ہے۔ حضرت سائیں دیدہ دل مد ظلہ نے یہ کلام یکجا کر کے اور زیورِ طبع سے آراستہ کروا کر جماعتِ غفاریہ پر احسانِ عظیم کیا ہے۔ اس پر پوری جماعت آپ کی ممنون و مشکور ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔

اللہ کریم ہم سب کو اس ولی کامل کے پر فیض کلام سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

فقیر کرم اللہ

خادم دربار فضل آباد شریف ماتلی سندھ

بدھ ۲۵ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

حضرت سائیں حضور بخش دامت بر کا تہم

فقیر حقیر ابن الصدیق محمد حضور بخش صدیقی مجددی ثبت اللہ بنو ھدایتک عرض کرتا ہے کہ پیر طریقت رہبر شریعت نواسہ پیر مٹھا حضرت قبلہ محمد دیدہ دل غفاری مدظلہ العالی کا جماعت غفاریہ پر بڑا احسان عظیم ہے کہ آپ نے اپنے قبلہ نانا سائیں جان قدس سرہ کے تمام اشعار جمع کر کے کتاب بنام "دیوانِ غفاریہ" نشر فرمایا الحمد للہ۔

فقیر کو علم، عمل، فہم اور قوت نہیں کہ اس کتاب کا تعارف کرائے یا ایسی شخصیت کا شان بیان کرے یہ تو ان شہزادوں کی شفقت ہے کہ کسی حقیر خادم کو در پر بلا کر عزت کا تاج سر پر رکھ دیتے ہیں۔

فقیر ایک بار سالانہ عرس پیر مٹھا قدس سرہ میں درگاہ غریب آباد حاضر ہو کر صاحبزادہ محمد طٰہٰ صاحب سے عرض کیا کہ حضرت کو اطلاع دیں اور عرض کریں کہ کسی چیز کی ضرورت اور کسی کام کیلئے حکم فرمائے گا۔ صاحبزادہ پیغام پہنچا کر تھوڑی دیر بعد باہر آکر فرمانے لگا حضرت (ابو) فرمارہے ہیں کہ ہمیں آپ کے سوا کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے، یہ ہے آپ کا اندازِ محبت۔

فقیر کتاب کے متعلق اتنا کہنا چاہے گا اور بس "دیوانِ غفاریہ" دیوانِ مٹھا پیر روشن دل دریں دارو کشف دیدہ دل۔

فقیر مؤلف کے متعلق اتنا کہنا چاہے گا اور بس "نواسہء پیر مٹھا" قدس سرہ۔ مٹھا پیر کے گل لالہ کے سر سبز وخوش ذائقہ چمکتے ہوئے جمیل وخوبصورت پھول۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں:

ندانی کہ سعدی مکاں ازچہ یافت نہ ہاموں نوشت نہ دریا شگافت

بخردی بخورد از بزرگاں قضا خدا دادہ اندش بزرگی صفا

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ قدس میں دعا ہے کہ حضرت مؤلف مدظلہ العالی کو صحت کامل اور عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین اور اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبولیت کی شرف سے مشرف فرمائے آمین ثم آمین۔

فقیر ابن الصدیق محمد حضور بخش غفاری
صدیقی نقشبندی

حضرت سائیں محمد معصوم حبیبی بخشی طاہری مجددی نقشبندی

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ امابعد:

الحمدللہ ثمہ الحمد اللہ جتنا اللہ کا شکر ادا کریں کم ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہم گنہگاروں کو ایسے کامل اکمل اللہ والوں کی نسبت عطا فرمائی۔ جنہوں نے ہم کو ذکر اللہ اور محبت رسول اللہ کا نور بخشا۔ حضور قبلہ عالم غوث الزماں محبوب رب العالمین حضرت خواجہ خواجگان محمد عبدالغفارؒ المعروف پیر مٹھا سائیں جن کی زیارت اس گنہگار کو بچپن میں کئی بار نصیب ہوئی۔ اور حضور قبلہ عالمؒ نے ذکر قلبی بھی عطا فرمایا۔ کیونکہ اس عاجز کے محترم والدم و مرشدم قبلہ حضور خواجہ حبیب الرحمٰنؒ حضور قبلہ پیر مٹھا سائیںؒ کے خلیفہ تھے۔ حضرت جب اپنے شیخ کی بارگاہ میں جاتے تھے تو اپنے اہل خانہ کو حضور قبلہ عالم کی خدمت میں لے جاتے تھے۔

سبحان اللہ! حضور قبلہ پیر مٹھا سائیںؒ کی زیارت سے خدا یاد آتا تھا۔ حضور کی صورت مبارک ہی جادو اثر تھی۔ بیان میٹھا اور پر اثر ہوتا تھا۔ حضور کی شاعری جس کے ہر لفظ میں نور اور مسحور کن اثر تھا مردہ دل غافل لوگ آپ کا کلام سن کر زندہ دل ہو جاتے تھے۔ عاشقوں کے عشق میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ جس مجلس میں حضور کا کلام پڑھا جاتا ہے تو لوگوں پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ حضور کے اس سرائیکی کلام میں ایسی کرامات ہیں کہ ہر زبان کا بندہ اس کو سمجھ جاتا ہے۔ اور جھومنے لگتا ہے۔ خواہ سندھی ہو، بلوچی ہو، پختون ہو مستفیض ہوتے ہیں۔

اس عاجز کے والد محترم قبلہ خواجہ حبیب الرحمٰنؒ نے حضور کی کافیاں اور نعتیں وغیرہ قلمی لکھی ہوئی تھیں۔ جن کو پڑھنے سے بڑا لطف آتا ہے۔

پیر میڈے جھیاں پیر نہ کوئی نہ جمسی نہ جایا
سکن ولی جیندے ڈیکھن کیتے پکھڑے اساڈے آیا۔

حضرت پیر مٹھا سائیںؒ نے اپنے شیخ کی عقیدت میں بے پناہ منقبتیں تحریر فرمائیں۔ ان کو پڑھ کر
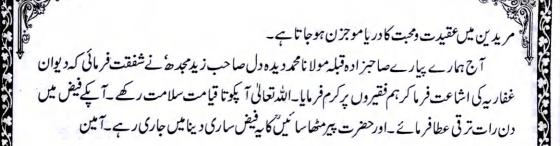
مریدین میں عقیدت و محبت کا دریا موجزن ہو جاتا ہے۔

آج ہمارے پیارے صاحبزادہ قبلہ مولانا محمد دیدہ دل صاحب زید مجدہٗ نے شفقت فرمائی کہ دیوان غفاریہ کی اشاعت فرما کر ہم فقیروں پر کرم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپکو تا قیامت سلامت رکھے۔ آپکے فیض میں دن رات ترقی عطا فرمائے۔ اور حضرت پیر مٹھا سائیںؒ کا یہ فیض ساری دینا میں جاری رہے۔ آمین

لاشئی فقیر محمد معصوم حبیبی بخشی طاہری مجددی نقشبندی

سکنہ دربار حبیبیہ معصومیہ سنانواں،

تحصیل کوٹ ادو، ضلع مظفر گڑھ، پنجاب

علامہ سائیں جمیل احمد نوری نورپوری

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے،
ہر گل میں ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور ہے۔

پیر پیراں قیوم زماں، پیر طریقت، رہبر شریعت، قطب الارشاد حضرت خواجہ محمد عبد الغفار رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ نقشبندی کے ایک روشن چمکتے ہوئے چراغ بن کر سندھ میں تشریف فرما ہوئے، اس وقت سندھ کے شرعی اخلاقی اور معاشرتی حالات ابتر تھے۔ رب کائنات نے تمام شرعی اخلاقی اور سماجی صفتوں سے آراستہ کامل اکمل ولی اللہ بھیجا، جنہوں نے اپنی نورانی نگاہ کرم سے وہ ابتر حالات بہت بہتر بنادئے۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی، بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

آپ نے سلسلہ نقشبندی کی وہ خدمت انجام دی جو جنگل و بیابان میں پاپیادہ گئے، آپ کی محنت سے آپ کے مریدین کی تعداد چودہ لاکھ تک جاپہنچی۔ آپ کے تعلیمات کا بنیاد زہد و تقویٰ اور جذبہ ایمان پر تھا۔
ان اکرمکم اللہ عنداللہ تقویٰ (تحقیق اللہ تعالیٰ کے پاس مزید عزت والے متقی وپرہیز گار ہیں) آپ نے حضور نبی پاک ﷺ کے دین متین کی خاطر بڑا اجہد کیا۔

بر توکل کن مہ لرزہ پاؤ دست رزق تو بر تو از تو عاشق تراست

(ہاتھ پیر مت چلاؤ کہ یہ رزق تم پر عاشق ہو جائے گا) آپ یہ اشعار ہمیشہ پڑھتے تھے۔
آپ کمال شفقت فرماکر درگاہ نور پور شریف تشریف لائے اور ہفتہ بھر قیام فرمایا اور دربار کا نام بھی آپ نے ہی تجویز کیا تھا، اب بھی یہاں پر آپ کا بتایا ہوا سلسلہ قدم بہ قدم چل رہا ہے۔
محترم جناب سائیں محمد دیدۂ دل نے حضور قبلہ عالم قطب الارشاد، قیوم زماں، پیر مٹھاؒ کے منظوم کلام کے لئے جو خدمت انجام دی ہے، وہ ہر مسلمان بلخصوص اہل دل عقیدت مند کے لئے راہ ہدایت ہے۔ آپ کے لئے ہماری طرف سے ہمیشہ تعاون جاری رہے گا۔

لاشئ جمیل احمد غفاری نوری رسولی وحضوری
آستانہ عالیہ نورپور شریف، گمبٹ، سندھ

علامہ استاد حبیب الرحمٰن گبول صاحب

حامدا ومصلیا ومسلما امابعد

اسلامی دنیا میں مثنوی مولائے روم کو فارسی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر کہا جاتا ہے، اور اس میں کوئی شک بھی نہیں کہ مولانا رومی نے اچھوتے اور عام فہم انداز میں قرآن مجید کی ترجمانی کی ہے۔

اسی طرح گذشتہ صدی کے وسط میں سلسلہ عالیہ نقشبند کے مشہور ومعروف پیر طریقت خواجہ خواجگان قطب دوران حضرت محمد عبدالغفار المعروف پیر مٹھا کی شخصیت آپ کے پرتاثیر مواعظ حسنہ نیز آپ کا پرسوز متاثر کن منظوم کلام بھی قرآن وسنت کا ترجمان اور تفسیر وتشریح معلوم ہوتا ہے، آپ نے اپنی مادری سرائیکی بولی کے علاوہ عربی وفارسی زبان میں بھی شاعری کی ہے۔

گو حضرت پیر مٹھا قدس سرہ کی شہرت شعر وشاعری سے زیادہ فیوض وبرکات کے حوالے سے ہے۔ لیکن آپ کے پرمغز منظوم کلام پڑھنے سننے سے یہ حقیقت بھی عالم آشکار ہوجاتی ہے کہ آپ شعر وسخن میں بھی یگانۂ روزگار تھے اور شعر وشاعری کے تمام معروف اصناف میں آپ کا معیاری منظوم کلام موجود ہے۔ حمد، نعت، منقبت، مرثیہ، قصیدہ، کافی، غزل، قطعہ، رباعی ان تمام اصناف میں آپ نے خامہ فرسائی فرمائی ہے۔

آپ کے کلام میں تصوف وروحانیت، عشق، محبت وصال وفراق سوز گداز تڑپ، تواضع وانکساری، بے باکی وحق گوئی کے عمدہ اوصاف نمایاں ہیں۔

اپنے اشعار میں بھی مسلک حق اہل السنۃ والجماعت کی خوب ترجمانی کی ہے

اقتباسات: مشت از نمونۂ خردار کے طور پر چند اشعار کے اقتباسات ملاحظہ ہوں

حمد باری تعالیٰ

الحمد لمن خص له الفضل کمالا	والشکر لمن عم له اللطف نواله
بر ورؤف ورحیم وعظیم	حنان ومنان ذوالعز جلال
وهاب خبیر وقدیم وکریم	قدخلق علی الارض بحارا وجبالا
لاضد ولاند ولا کفو لربی	لاجسم ولاروح ولاشبه مثالا

سرائیکی زبان میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عاجزانہ یوں مخاطب ہیں

عرب داوالی منہ ڈکھلا ونج
وچ پنجاب دے پھیرا پاونج

اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اپنی عقیدت ومحبت کا یوں اظہار فرمایا

اگر میں ہوں بڑا عاصی تے پنجتن ہن میرے شافی
ہے دل میں شوق ہرلحظہ وہ باراں امام کافی ہیں

اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ پیر فضل علی قریشی مسکین پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے آپ کو فنائیت کی حد تک محبت تھی ان کی تعریف میں یوں رقم طراز ہیں

ہاں میں گدا ایں دردا خواجہ فضل علی دا
باندا غلام بردا خواجہ فضل علی دا

نصیحت

دنیا فنادی دار ہے ہر کوئی چلن ہار ہے
ونجناں ضروری پار ہے دریا پیا کڑ کے کہر

قبلہ صاحبزادہ محمد دیدہ دل صاحب مدظلہ لائق صد تحسین ہیں حضرت پیر مٹھا قدس سرہ کے روحانی وجسمانی وراثت کے وارث نواسے اور عکس جمیل صاحبزادہ مولانا محمد دیدہ دل صاحب جن کی مساعی جمیلہ سے آپ کے منظوم کلام کا مجموعہ ''دیوان غفاریہ'' کے نام سے شایع ہورہا ہے جماعت غفاریہ پر عظیم احسان ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ خیر خلقہ سیدنا محمد والہ واصحابہ وسلم

رقمہ: فقیر حبیب الرحمٰن گبول طاہری غفاری
درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو
عیدالاضحیٰ 1432 ہجری

دیدۂ دل سے

جب ایک ماں اپنے چھوٹے سے بچے کو جھولے میں جھولاتی ہے اور اپنی شفقت محبت والی زبان میں جو لوری سناتی ہے اس لوری میں ایسی تاثیر ہوتی ہے کہ وہ لوری اس بچے کو لاشعور میں ہمیشہ کے لئے نقش ہو جاتی ہے اور اس کی شخصیت کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جب ایسی لوری، آواز، گونج کسی عظیم المرتبت ہستی کی ہو جس میں الٰہی سوز و گداز ہو اور محبت کا سمندر موجزن ہو تو ایسی آواز، لوری عمر بھر کے لئے اپنی گرفت میں لے لے تو حیرانی والی بات نہیں یہ نعمت عظمیٰ بہت کم لوگوں نصیب ہوتی ہے۔ میں ایسا وہ خوش نصیب شخص ہوں جو میرے جیسے نالائق آدمی پر یہ نعمت خداوندے بدرجہ اتم نصیب ہوئی ہے۔

وہ لوری، وہ تڑپ، وہ سوز و گداز جو بحر بیکراں کے بطن سے میرے ماں کی صورت میں مجھے نصیب ہوئی۔ جب میں نے آنکھ کھولی تو باپ کا سایہ سر سے اٹھ چکا تھا۔ البتہ ماں کے مدرسے سے جو اسباق و الفاظ میں نے سنے وہ لاشعور میں ہمیشہ کے لئے چسپاں ہو گئے وہ تھے پیر مٹھا، پیر مٹھا، پیر مٹھا۔

میرا عشق آپ سے تب سے ہے جب سے عشق کا پتہ بھی نہ تھا۔ بقول آپ کے:

مَتھے چھتڑے تے سرچوٹیاں - میں لائی ہم پیت سَن چھوٹیاں

میرے لئے آپ کے یہ اشعار سرمایہ حیات ہیں، میں ان الفاظوں کے سحر میں آج تک مبتلا ہوں، جیسے یہ آپ نے صرف میرے لئے کہے تھے، اردو میں اس قطع کی معنی یہ ہے 'ابھی میرے سر کے بال چھوٹے چھوٹے سے تھے اور چھوٹی چھوٹی چوٹیاں تھیں، میں نے تب سے آپ سے پیت لگائے ہوئی ہے۔

میں نے کبھی آپ کو بظاہر نہیں دیکھا مگر آپ نے خود ہی اپنا جلوہ اس طرح کروایا جو آپ نے

میرا نام یہ رکھا 'دیدۂ دل یعنی دل کی آنکھ' تو میں آپ کو اس طرح دیکھا۔ اور آج تک میرے غریب خانے پر آپ کے تذکرہ کے بغیر کوئی بات مکمل نہیں ہوتی، میں اپنے نانا جان، جان جاں جیسا تو نہیں بن سکتا کیونکہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بی نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

البتہ ان کا ادنیٰ سا غلام ابن غلام ہونے پر نازاں ہوں۔ مجھے اپنے بابا جانی پر فخر ہے کہ 'حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ' نے میرے والد گرامی کو اپنی غلامی کے لئے چن لیا تھا، اور بابا جان نے بھی بس اپنی جان تک نثار کر دی، پھر بھی کہتے گئے کہ:

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

نانا حضورؒ کی شخصیت پر تبصرہ، تذکرہ، تعریف، توصیف تو آپ کے عشاق محبین ہی کر سکتے ہیں جنہوں نے آپ کو دیکھا اور صحبت کی، ویسے تو آپ کی شخصیت پر کئی کتابیں تحریر ہو چکی ہیں میں صرف یہاں "دیوانِ غفاریہ" پر اظہار بیان کروں گا۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا وہ میٹھی میٹھی پیر مٹھے کی میٹھی پر سوز، پر کیف آواز جو دیدۂ دل کو چھوتی تھیں، عاشقوں کو مزید بیقرار کر دیتی تھیں، کیونکہ آپ نے اپنے محبوب حقیقی کے عشق میں سکوں و قرار نہیں مانگا تھا۔

دیدہ گریاں سینہ بریان بے قراری اضطراب
عشق اپنے میں عطا کر دائما کے واسطے

آپ خود ایسے محبوب و معشوق تھے جو آپ سے بڑھ کر کوئی عاشق صادق مبتلاء مرض محبت نہ تھا۔ لہٰذا میں جب ایسے پر سوز پر درد الفاظ سنتا تھا اشعار کی صورت میں تو مجھے اندازہ تھا کہ ہمارے پاس اتنا

بڑا خزانہ ہے اور ہم بے قدری کر رہیں ہیں تو میرے دل میں خیال آیا کہ اس خزانہ خداوندی کو عام کیا جائے۔ اپنی نو عمری لا ابالی پن میں وقت گذرنے کا احساس ہی نہ ہوا اور بڑا عرصہ گزر گیا، جب احساس ہوا مزید تاخیر، تساہل پسندی، عاشقانِ غفاریہ پر گراں گزر رہی ہے، تو پھر دل کی آواز کو لبیک کہہ کر اس فرض منصبی کو جلد از جلد منظر عام پر لانے کے لئے کام شروع کر دیا۔ بہت پہلے میں اپنے محبوب سجن سائیں کی درباد پر اعتکاف میں بیٹھا تھا تو وہاں یہ خیال آیا، کچھ فراغت ہے اس کام کا آغاز کیا جائے، حضرت سجن سائیں سے یہ تذکرہ ہوا تو آپ نے بہت تاکید فرمائی اور بہت ہمت دلائی اور دعا فرمائی تو وہاں سے اس کار خیر کا آغاز کر دیا۔ حضرت قبلہ نانا جان کے ہاتھ مبارک سے لکھی ہوئی اشعار کی کتاب ہمارے پاس تھی، اس کو دوبارہ نقل کرنا شروع کر دیا، اس وقت وہ کام مکمل نہ ہو سکا کیونکہ جو حضرت صاحبؒ کی کتاب تھی وہ بہت زبون تھی اور اس سے نقل کی ہوئی 'کتاب جو حضرت خواجہ حبیب الرحمٰن جو حضرت قبلہ کے خلیفہ تھے' ان کے الفاظ سمجھ میں کم آرہے تھے اس طرح اس دوران ایک بڑا تعطل آگیا۔

پھر دوبارہ اس پر کام اس طرح شروع ہوا کہ فقیر ذوالفقار جونیجو نے اسرار کیا کہ آپ حضرت صاحب کا کلام مجھے دیں میں کمپوز کراتا ہوں، اس نے دل و جان سے محنت کی چونکہ وہ صاحب زبان نہ تھے جو کچھ لکھوا کر لائے تو اس میں بہت غلطیاں تھیں، جو درستگی میں آنے کے لئے دگنی محنت کرنا پڑتی، لہٰذا پھر کچھ تعطل ہوا۔ مگر اس دوران کافی تراکیب سوچتے رہے جو آگے چل کر بہت مفید ثابت ہوئیں۔

ایک دن فقیر عبدالرحیم نظامانی دربار غریب آباد آئے تو حضرت پیر مٹھاؒ کے اشعار پر تذکرہ ہوا تو اس نے خواہش کا اظہار کیا کہ میرے خدمات حاظر ہیں، آپ چند اشعار عنایت کریں میں کوشش کرتا ہوں تو چند دنوں میں وہ تھوڑا سا کام کر کے لائے جو ہمیں پہلے والے کام سے قدرے بہتر محسوس ہوا، میں نے حضرت صاحب کا بقیہ سارا مواد اس کو دے دیا، اس طرح اس پر باقاعدہ سے دوبارہ کام کا آغاز ہو گیا۔ اب جو کام وہ تھوڑا سا کر کے لے آتے تو ہم تصحیح کے لئے امی حضور سے رجوع کرتے کیونکہ آپ کو

حضرت صاحب کا بیشتر کلام بزبان یاد تھا، اس طرح جو حضرت صاحب کے کلام کی کتاب ہمارے پاس تھی وہ چند مہینوں میں کمپوز ہو گئی، پھر کچھ اور کاپیاں جس میں ایک میرے والد گرامی حضرت غلام فریدؒ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی، ایک اور کاپی جو حضرت قبلہ کے خطبات پر مشتمل تھی، پھر کچھ زبوں حال شکستہ تراشے، پرچے جو بھی حضرت صاحب کے ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے جو محفوظ تھے، اس سے بھی کچھ مواد ملا، یوں حضرت صاحب کا اکثر کلام مبارک تحریر ہو گیا، اور بقایا کے لئے سندھ و پنجاب کے فقرا کی طرف رجوع کیا گیا، ایک آدھ نعت و کافی وہاں سے بھی موصول ہو گئی۔ چونکہ آپ کا کلام کا زیادہ تر حصہ سرائیکی زبان میں ہے اس لئے حضرت قبلہ سیدی و مرشدی فضل علی قریشیؒ کے نواسے اور سجادہ نشین حضرت سائیں رفیق احمد شاہ صاحب کو عرض کیا آپ نے کمال مہربانی فرمائی اور فوراً قبول کیا اور کچھ ہی دنوں میں غریب خانے پر تشریف لائے اور اس مسودے پر تصحیح کا کام شروع کر دیا، یہ کام توقع سے زیادہ دشوار تھا، دن رات کر کے کئی دنوں تک یہ کام ہوتا رہا، کیونکہ کئی کتابوں سے دیکھ دیکھ کر تصحیح کرنی ہوتی تھی، بہر حال اب تصحیح کا کام تقریباً مکمل ہو گیا تھا، اس عرصہ دوران فقیر نظامانی کا تبادلہ ہو گیا۔ (نظامانی فقیر کا اس مبارک کام کی برکت سے ترقی ہو گئی وہ کالیج میں لیکچرر ہو گئے، اور پھر مزید ترقی ہوئی تو وہ اسکالرشپ کے لئے سوئڈن چلے گئے) فقیر نظامانی کے جانے کی وجہ سے پھر تھوڑا سا وقفہ آ گیا۔

حضرت کرم اللہ الاہی غفاری، حضرت قبلہ پیر مٹھاؒ کی سوانح حیات کے سلسلے میں دربار غریب آباد پر تشریف لائے تو حضرت صاحب کے کلام پر گفتگو ہوئی تو آپ نے اپنی خدمات پیش کیں جو ہم نے فوراً قبول کر لیں اور جو مواد ہم نے ان کو دیا تھا وہ عربی رسم الخط میں تھا۔ اس کو تبدیل کر کے اردو رسم الخط میں کرنا تھا کیونکہ اردو رسم الخط سرائیکی سے ملتی جلتی ہے اور فقیر نظامانی نے ایک سرائیکی ویب سائیٹ سے سرائیکی فونٹ دریافت کیا تھا وہ بھی سائیں کرم اللہ کو دیے گئے اور بقیہ کچھ اشعار بھی کمپوز کرنے تھے، یہ سب کچھ آپ نے جلد ہی کر کے بھیج دیا۔ اب بہت حد تک اس کتاب پر کام ہو گیا

تھا پھر سے پوری کتاب والد ماجدہ کے سامنے مزید تصحیح کرائی گئی اور دوبارہ حضرت سائیں رفیق احمد شاہ نے پروف ریڈنگ کر دی، اس دوران سائیں کرم اللہ الاہی، حضرت قبلہؒ کے سوانح کے سلسلے میں ہماری توسل سے پنجاب حضرت صاحب کے رشتہ داروں کے پاس گئے تو وہاں سے بھی چند اشعار وغیرہ مل گئے تو وہ بھی ہم نے شامل کر لئے۔ اب یہ مکمل شدہ نسخہ فقیر اسماعیل کرمی سے دوبارہ کمپوز کرایا۔

ایک بات عرض کرتا چلوں کہ امی جان کو نانا حضورؒ کا کلام بزبان تو یاد تھا مگر آپ انہی کی آواز، لے، ترنم کے ساتھ پڑھتی ہیں تو ایک سماں بندھ جاتا ہے، اس طرح سُن سُن کے مجھے بھی کچھ یاد سا ہو گیا تھا، اب جو یہ دیوان غفاریہ کے بار بار مطالع سے یہ ناچیز گویہ حافظ دیوانِ غفاریہ ہو گیا ہے۔ الحمدللہ۔ میں سمجھتا تھا یہ کام بہت آسان ہے کلام جمع کرنا، تصحیح کرنی اور ترتیب واشاعت بس، اب جب کے دیوانِ غفاریہ پایہ تکمیل تک پہنچ گیا ہے، تو دیکھتا ہوں اور سوچتا ہوں تو مجھے یقین ہی نہیں آتا کہ واقعی یہ خدمات جو مجھے نصیب ہوئیں، یہ میں نے کس طرح مکمل کر دی ہیں۔ مسلسل قریباً رات بھر ایک مہینے سے کام ہو رہا ہے اور جس ادارہ سے یہ کتاب چھپوا رہے ہیں ان دوستوں کو بھی رات بھر جگائے رکھا، اور خود بھی بار بار کتاب پر نظر رکھی تاکہ کوئی غلطی نہ رہ جائے، قریباً سات مرتبہ خود میں نے تصحیح کی کیونکہ سرائیکی رسم الخط کی وجہ سے کمپوز کرنے پر کچھ نہ کچھ کمی بیشی ہو جاتی تھی، اس لئے ایک ایک لفظ پڑھ کر درست کرنا ہوتا تھا، جو میرے جیسے تساہل پسند شخص سے ممکن ہی نہ تھا یہ سب 'نا ناحضورؒ' کی عنایات کا تسلسل ہے، اور اللہ کرے کہ اس سلسلہ میں کبھی تعطل نہ آئے۔

یہ ناچیز آخر میں ان احباب و شخصیات کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہے جنہوں نے اس عظیم کام میں معاونت فرمائی، ان میں سر فہرست سیدی و مرشدی محبوب سجن سائیں مدظلہ عالی ہیں آپ نے بار بار اس بندۂ ناکارہ کو ہمت دلائی اور دوران ترتیب و تصحیح میں رہنمائی کی، مزید اعلیٰ تجاویز سے نوزا اور آخر میں ایک انمول بے مثال الفاظات سے کتاب کی زینت بڑھائی، تادم تحریر وطباعت رابطہ میں رہے۔

حضرت قبلہ رفیق احمد شاہ صاحب دیوانِ غفاریہ کہ تصحیح کے سلسلہ میں کئی بار دربار غریب آباد تشریف لائے، بڑی محنت سے بہ احسن وخوبی اس کام کو انجام دیا، اور اپنی تاثرات سے بھی نوازا۔

میرے سر تاج عزیزم قبلہ سائیں عبد الغفار ثانی کا میں مشکور ہوں آپ سے کئی مرطبہ کتاب پر رہنمائی لی۔ آپ نے چند ایک نسخے نایاب عطا فرمائے اور اپنے تاثرات بھی قلم بند کئے۔ میں پوری جماعت غفاریہ کو درخواست کرتا ہوں کہ بارگاہ ایزدی میں آپ ان کے لئے دعاگو رہیں، اللہ انہیں صحت سلامتی عافیت عظمت اور درجات کی بلندی میں اضافہ فرمائے۔ آمین۔

میں حضرت سردار سید سادات سائیں غلام حسین شاہ بادشاہ کا نہایت مشکور ہوں آپ ہمیشہ مجھ پر مہربان رہے، ہر مشکل وقت میں آپ نے ساتھ دیا آپ حضرت پیر مٹھاؒ کے عاشق صادق ہیں، آپ حضرت صاحب کا کلام اکثر دربار پر پُر سوز انداز میں پڑھواتے رہتے ہیں۔

میں ممنوں ہوں سائیں کرم اللہ الاہی کا جنہوں نے دیوانِ غفاریہ پر بنیادی معاونت فرمائی، اور چند نسخے نایاب عطا کئے، ہم انہیں ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔

اور مشکور ہوں برادرم سائیں حضور بخش کا جنہوں نے آخر میں اشاعت کے سلسلہ میں بہت تعاون فرمایا، اور آپ نے ایک محبت نامہ بھی ارسال کیا کیونکہ وہ ہم سے بہت محبت کرتے ہیں۔

میں قارئین سے عرض گذار ہوں اگر کہیں کمی بیشی نظر آئے تو لازماً مطلع فرمائیں اور ہمیشہ اس فقیر کو اپنی دعائوں میں یاد رکھیں۔

ناچیز دیدۂ دل غفاری طاہری

سوانح حیات حضرت پیر مٹھا سائین

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علیٰ اشرف الانبیاءِ والمرسلین،
وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین وبعد:

پیرِ طریقت، آفتابِ ولایت، قطبِ عالم غوث زمان سیدی ومرشدی حضرت خواجہ محمد عبد الغفار عرف پیر مٹھا رحمت اللہ علیہ کی نورانی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔ آپ عالم، عابد وزاھد، متقی تھے۔ آپ نہ صرف عاشقِ خدا اور صوفی باصفا تھے بلکہ جید عالمِ دین، مفسر، محدث اور فقیہ بھی تھے۔
آپ علمبردارِ عشقِ رسول تھے۔ قافلہ عُشاق کے سالار تھے۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے تاجدار تھے۔ ظاھری وباطنی علوم کے مجمع البحار تھے۔ اپنی نورانی نگاہوں سے لاکھوں دلوں کو ذکر الٰہی سے سرشار کیا۔ لاکھوں انسانوں کی زندگیوں کو بدل کر رکھ دیا۔ سندھ کی فضا اللہ اللہ کی ضربوں سے گونج اٹھی۔

خانوادہ پیر مٹھا سائیں رحمت اللہ علیہ

قطبِ عالم حضرت پیر مٹھا سائیں رحمت اللہ علیہ کا تعلق برصغیر کے معزز و محترم گھرانے چنڑ قبیلہ سے تھا۔ آپ کا نسب سولہ واسطوں سے قطب الاولیاء حضرت مخدوم عماد الدین عرف چنن پیر یا چنڑ پیر رحمت اللہ علیہ کے بھائی محمد اویس رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے، جن کی مزار صوبہ پنجاب کے شہر بھاولپور کے جنوب مشرق میں چالیس کلومیٹر کے فاصلہ پر ریگستانی علائقہ میں ریت کے ایک ٹیلے پر واقع ہے۔ آپ پنجاب کے بھٹائی تھے کیونکہ آپ کا مزار ایک بھٹ پر واقع ہے۔ آپ بڑے پایہ کے ولی اللہ تھے۔
حضرت مخدوم چنڑ پیر کے خانوادہ میں سے کچھ افراد بستی لنگر میں آکر قیام پذیر ہوئے جو ضلع ملتان کے تحصیل جلالپور پیروالا کے قریب واقع ہے۔ ماضی میں یہ علائقہ دو دریاؤں چناب اور ستلج کے درمیان ہونے کی

وجہ سے دھلی اور ایران کی آبی گذر گاہ تھی۔ یہ علائقہ اپنی تہذیب تمدن کے اعتبار سے بڑی قدیم اور سلجھی ہوئی تہذیبوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس علائقہ کو سرائیکی وسیب بھی کہتے ہیں۔ یہاں کے لوگ طبعاً سخی فیاض مہمان نواز ہیں ان کی زبان سرائیکی ہے۔ یہاں کی زمینیں بڑی سرسبز وشاداب ہیں۔

ابو العلماء حضرت مولانا یار محمد رحمۃ اللہ علیہ

علم و معرفت فقر و درویشی حضرت چنن پیر رحمۃ اللہ علیہ کے اس خاندان کا علمی ورثہ تھا۔ آپ کی پندرھویں پشت میں ایک خوشنصیب فرد پیدا ہوا جس کا نام یار محمد تھا۔ رب قدیر نے ان کو علمی و روحانی دولت سے مزین فرمایا تھا۔ آپ کتب کثیرہ کے مصنف اور مولف بھی تھے۔ معراج نامہ، رسالہ نصیحت، چھل حدیث، قصص الانبیاء وغیرہ ان کی قلمی کاوش تھی۔

حضرت مولانا یار محمد رحمۃ اللہ علیہ کی شادی اپنے ہی خاندان کی ایک عابدہ زاہدہ بی بی من بھانونی سے ہوئی جن کے بطن مبارک سے انہیں چار فرزند پیدا ہوئے۔ 1۔ مولانا محمد اشرف 2۔ مولانا عبد الرحمٰن 3۔ مولانا حضرت پیر عبد الغفار پیر مٹھا سائیں 4۔ مولانا عبد الستار چاروں بھائی عالم و فاضل تھے۔

ولادت باسعادت

حضرت قبلہ محمد عبد الغفار رحمۃ اللہ علیہ آج سے کوئی ایک سو بیس سال قبل لنگر شرف میں ولادت ہوئی آپ کے پہلے استاذ آپ کے والد گرامی حضرت مولانا یار محمد رحمۃ اللہ علیہ تھے جو بڑے پایہ کے عالم تھے۔ بڑے خوشخو اور خوشخط وخوش مزاج تھے۔ کچھ عرصہ بڑے بھائی مولانا اشرف کے زیرِ تعلیم رہے۔

دورۂ حدیث آپ نے شیخ الاسلام مفتیء ہند علامہ عاقل محمد رحمت اللہ علیہ (ولادت ۱۸۱۳ وفات ۱۹۲۳) کے پاس مکمل کیا، جن کا سلسلہ نسب اکیسویں پشت میں حضرت غوث بہاو الحق ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے، جو عرب کے مشہور عالم حضرت شیخ احمد زینی دھلان کے شاگرد تھے۔ علامہ دھلان حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمت اللہ علیہ اور خواجہ محمد حسن جان سرہندی رحمت اللہ علیہ وغیرہ کے بھی استاذ تھے۔ اس نسبت سے اعلیٰ حضرت اور حضرت پیر مٹھا سائیں ایک ہی استاذ کے فیضِ علم سے بہرور ہوئے۔ کیونکہ آپ علامہ دھلان کے شاگرد کے شاگرد تھے۔

علم طریقت کا حصول

حضرت پیر مٹھا سائیں رحمتہ اللہ علیہ ظاہری علوم سے فراغت کے بعد حضرت حافظ فتح محمد قادری رحمت اللہ علیہ (ولادت ۱۸۳۵ وفات ۱۹۱۷ع) کے صحبتوں میں جایا کرتے تھے جو آپ کے خاندان کے پیرو مرشد تھے۔ حضرت حافظ صاحب مستجاب دعوت، عالم باعمل متقی متوکل بزرگ تھے۔

حضرت پیر مٹھا سائیں رحمتہ اللہ علیہ ابھی علم سلوک میں تشنہء تکمیل تھے کہ حافظ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا۔ پھر آپ روحانیت کے متلاشی ہی تھے کہ مولانا الٰہی بخش بیٹ کیچ والے کی زبانی حضرت پیر فضل علی قریشی رحمتہ اللہ علیہ (ولادت ۱۲۷۰ھ وفات ۱۳۵۴ھ) کی تعریف سُنی اور ان کے روحانی تصرفات کے چرچے سنے، جو اُن دنوں سیکڑوں گاؤں میں قیام پذیر تھے۔ روحانی کشش آپ کو کشاں کشاں حضرت قریشی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں لائی۔ جوں ہی آکر ذکر قلبی حاصل کیا تو دل میں ذکر الٰہی جاری ہو گیا۔ رگ وپے میں اللہ اللہ کی آوازیں آنے لگیں محض قلبی ذکر کرنے سے سلطان الاذکار بھی جاری ہو گیا۔ آپ کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ آنکھوں کی نیند اڑ گئی اور ایک عشق و مستی کی کیفیت ہر وقت طاری ہونے لگیں۔ اس طرح تین سال تک مسلسل یہی کیفیات عشق و محبت جاری رہیں۔

آپ کو اپنے پیر مرشد سے والہانہ محبت تھی۔ اکثر اوقات آپ کی صحبتوں میں رہتے تھے۔ دیس وپردیس آپ کے رفیق و یار غار رہتے اور اکتساب فیوضاتِ روحانی کرتے رہتے تا آنکہ حضرت قریشی کریم نے آپ کو خلعت خلافت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت قریشی کے خلفاء تو بہت تھے مگر جو مقام پیر مٹھا سائیں کو ملا وہ کسی کو نہیں مل سکا۔ آپ نے اپنی موروثی زمین زرعی ایراضی اپنے مرشد کو ھبہ کر دی۔ اپنی بیٹی اپنے پیر کے حبالہء نکاح میں دے دی۔ ہر وقت خدمت گذار رہتے۔ قریشی کریم کے لنگر خانہ اور مہمانوں کی خدمت میں ھمہ تن گوش مصروف رہتے۔

آپ نے ایک جگہ سکونت اختیار نہیں کی۔ جہاں جہالت کا اندھیرا دیکھا وہاں مسکن بنالیا۔ پورا علائقہ آپ کے روحانی فیوضات سے مستفید ہوا۔ تبلیغی مقاصد مکمل ہوئے تو پھر کسی اور مقام کا انتخاب فرمایا۔ اس طرح آپ نے سندھ، پنجاب اور بلوچستان میں سترا (۱۷) جگھوں پر قیام فرمایا۔

گو خلافت و اجازت کے بعد تبلیغ کے سلسلہ میں آپ بکثرت سندھ میں تشریف لاتے تھے، لیکن عاشق آباد نامی مستقل مرکز پنجاب ہی میں بنایا تھا، جہاں حضرت قریشی بھی تشریف فرما ہوئے تھے۔ اس دوران سندھ کے بہت سارے فقراء جن میں حضرت سیدی و مرشدی سوہنا سائیں قدس سرہٗ سر فہرست تھے، سندھ اور پنجاب کے تبلیغی سفر میں ساتھ ہوتے اور مرکز عاشق آباد شریف کی تعمیر میں عملی طور پر شامل رہے۔

لیکن ان کے دل کی خواہش یہی تھی کہ کسی صورت حضرت پیر مٹھا سندھ میں مستقل قیام فرمائیں چنانچہ جب آپ خلیفہ ارشد حضرت سوہنا سائیں قدس سرہ کی دعوت پر چند مرتبہ دریائے سندھ کے مغربی کنارے مقیم مسکین فقراء کے یہاں تشریف فرما ہوئے، جو مختلف بستیوں سے نقل مکانی کر کے محض ذکر و فکر اور شریعت پر عمل کرنے کی خاطر چھوٹی سی بستی بنا کر رہ رہے تھے۔ فقراء کی محبت، شریعت مطہرہ پر عمل و استقامت دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئے اور ان کی گذارش پر خود بھی پنجاب سے نقل مکانی کر کے وہاں آکر آباد ہوئے اور اس بستی کا نام دین پور تجویز کیا گیا۔

رحمت پور شریف کا قیام:

اُنڑ پور قیام کے بعد جیسے ہی آپ دین پور جانے کے لیے رادھن اسٹیشن پر پہنچے، دریائی سیلاب کی وجہ سے دین پور جانے کا راستہ بند ہو چکا تھا۔ کچھ دن رادھن اسٹیشن پر قیام فرمانے کے بعد لاڑکانہ کے فقراء کی دعوت پر لاڑکانہ تشریف لے گئے۔ جتنے دن لاڑکانہ میں قیام فرمایا، دور و نزدیک کے فقراء مسلسل آتے رہے، تبلیغ دین کا کام بھی خوب ہوا۔ مقامی فقراء نے موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مستقل طور پر لاڑکانہ میں رہنے کی خواہش کی کہ یہ بڑا شہر ہے۔ آمد و رفت کی تمام سہولتیں موجود ہیں، اس لیے دینپور سے بڑھ کر یہاں دین کا کام ہو سکتا ہے۔ ان کی یہ تجویز چونکہ للّٰہیت پر مبنی تھی اور آپ کی زندگی ویسے بھی دین کی اشاعت و خدمت کے لیے وقف تھی، آپ نے حامی بھر لی اور اس طرح درگاہ رحمت پور شریف کا قیام عمل میں آیا۔

درگاہ رحمت پور شریف کے قیام کے دوران آپ نے شریعت و طریقت کی ترویج و اشاعت کے لیے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ اندرون ملک کے علاوہ بنگال اور ایران تک آپ کا پیغام پہنچا۔ لاکھوں کی تعداد میں دین سے دور، نفس و شیطان کے پھندوں میں جکڑے ہوئے افراد کی اصلاح ہوئی۔ نہ معلوم کتنے چور،

ڈاکو، شرابی تائب ہو کر متقی و پرہیز گار بنے۔ نیز آپ کے خلفاء کرام جن کی تعداد ۱۴۰ بتائی جاتی ہے، سندھ، پنجاب، سرحد و بلوچستان میں تبلیغی خدمات انجام دیتے رہے اور ہر جگہ غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوتی رہی۔ آپ کو امتِ محمدیہ کی اصلاح کا اس قدر فکر دامن گیر رہتا تھا کہ مسلسل کئی کئی گھنٹے خطاب کرنا آپ کے معمولات میں شامل تھا۔

اکثر و بیشتر روزانہ نمازِ فجر کے بعد ذکر اللہ کا حلقہ مراقبہ کرانے کے بعد جیسے ہی وعظ شروع فرماتے، گیارہ بجے تک مسلسل خطاب جاری رہتا تھا۔ اس دوران یکے بعد دیگرے سامعین ضروریات کے لیے اُٹھتے تھے لیکن آپ پر تبلیغی محویت کا یہ عالم ہوتا تھا کہ بعض اوقات ظہر کی نماز تک یہ سلسلہ جاری رہتا اور آپ نماز ظہر ادا فرما کر حویلی مبارک میں تشریف لے جاتے تھے۔ بعض اوقات فرماتے تھے کہ مجھے مجلسِ ذکر سے اٹھنے کے لیے صرف دو چیزیں مجبور کرتی ہیں (۱) نماز (۲) سامعین کی تھکاوٹ کا احساس۔ ظہر سے عصر تک گھر تشریف فرما رہنے کے بعد نماز عصر کے لیے مسجد تشریف لاتے اور نمازِ عصر کے بعد سے مغرب تک وعظ فرماتے تھے۔

عمر رسیدہ ہونے کے باوجود آپ کے ان معمولات میں نہ فقط یہ کہ فرق نہیں آیا بلکہ مزید اضافہ ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ بعض اوقات نمازِ عشاء کے وقت کھڑے کھڑے کئی گھنٹہ خطاب فرمایا۔ مرض الموت میں جامع مسجد رحمت پور شریف میں بروز جمعہ مسلسل چھ گھنٹے خطاب فرمایا۔ حالانکہ نقاہت اور کمزوری کا یہ عالم تھا کہ چلنے پھرنے کی سکت مطلقاً نہ تھی۔ نماز کے لئے پہیوں والی کرسی (وہیل چیئر) پر لائے گئے تھے۔ پھر بھی نمازِ باجماعت اور تبلیغ دین میں فرق آنے نہیں دیا۔

اوصافِ حمیدہ:

توکل، تقویٰ، صبر و شکر، خدمتِ خلق و دیگر اوصافِ حمیدہ آپ کے پاکیزہ خمیر میں شامل تھے۔ چنانچہ عام بازار کی بنی ہوئی چیزوں مثلاً مٹھائی، گُڑ، ہوٹل کے کھانے اور مارکیٹ کے گوشت سے مکمل پرہیز کرتے تھے۔ گو یہ چیزیں حلال ہیں لیکن عام طور پر ان میں ضروری پاکیزگی اور صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا، اس لیے یہ مشتبہ کے زمرہ میں آتی ہیں، جن سے بچنے کے لیے خود رسول اللہ ﷺ نے تاکید فرمائی ہے۔ آپ کے اس

تقویٰ کا جماعت پر بھی نمایاں اثر پایا جاتا تھا۔ خلفاء کرام سفر میں جاتے وقت ستو، میٹھی روٹی (جو کہ کئی دن تک استعمال کی جاسکتی ہے) اور نمک مرچ اپنے پاس رکھتے جسے بطور سالن استعمال کرتے تھے لیکن کھانے کا سوال کسی سے نہیں کرتے تھے۔

توکل: حضرت پیر مٹھا کمال درجہ کے متوکل تھے۔ فقراء کی آمد مسلسل رہتی تھی۔ سو، دو سو مسافر روزانہ ہوتے تھے، گیارہویں شریف کے جلسہ میں ہزاروں کی تعداد میں اہل ذکر ہوتے تھے۔ کوئی دو دن رہتا کوئی ایک ہفتہ، لیکن تمام مہمانوں کے لئے ایک ہی قسم کا لنگر ہوتا۔ کسی سے سوال کرنا تو کجا، خود جلسوں کے موقع پر عموماً یہ اعلان فرماتے تھے کہ آپ بکثرت تشریف لائیں، مل کر اللہ اللہ کریں، آپ بے فکر رہیں، قیامت تک آپ سے سوال نہیں کیا جائے گا۔ زکوٰۃ، صدقات، خیرات بھی اپنے پڑوس والوں اور رشتہ داروں کو دیں، دربار شریف پر جس قدر زیادہ جماعت آتی، آپ اسی قدر زیادہ خوش ہوتے تھے۔ کوئی کتنا ہی بڑا آدمی کیوں نہ ہوتا، آپ کے نزدیک اس کی حیثیت ایک سیدھے سادھے مسکین سے زیادہ نہیں ہوتی تھی، بلکہ غریبوں مسکینوں سے آپ کو اور زیادہ محبت ہوتی تھی۔ مستغنی اس قدر کہ لاڑکانہ کے بڑے بڑے رئیس دعا کے لئے حاضر ہوتے تو آپ صاف صاف الفاظ میں نماز، داڑھی، خوفِ خدا، غریبوں سے ہمدردی کی تلقین فرما کر دعا کرتے لیکن کبھی ان سے ایک پیسے کا بھی دنیاوی فائدہ حاصل نہیں کیا۔ آپ اپنے متعلقین و احباب کو توکل و استغنا کا امر کرتے اور کسی سے سوال، چندہ کرنے سے سختی سے منع فرماتے تھے۔ چنانچہ آپ کے ملفوظات (جو کہ مولانا مفتی عبدالرحمٰن صاحب نے جمع کئے) میں ہے کہ ایک مرتبہ دوران خطاب ارشاد فرمایا: مجھے مکانات بنانے اور عمدہ مکانات میں رہنے کی رغبت نہیں اور سوال کرنے سے سخت بیزار اور اس کا مخالف ہوں۔ گھر میں اہلخانہ کو قرآن مجید پر ہاتھ رکھوا کر عہد لیا کہ کسی سے سوال نہیں کریں گے۔ اگر کسی قسم کا کام ہو تو مجھے بتادیں، اگر مناسب ہوگا تو میں خود انتظام کردوں گا ورنہ نہیں۔ باقی خلفاء یا کسی اور فقیر کو درگاہ شریف کے کام کے سلسلے میں (بھی) نہ کہیں۔

اتباعِ سنت: بلاشبہ آپ سرتاپا سنتِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے عملی نمونہ تھے۔ اور یہی آپ کی سب سے بڑی کرامت تھی۔

درگاہ رحمت پور شریف میں تو آپ نے عملی طور پر نظامِ مصطفیٰ ﷺ نافذ کر رکھا تھا۔ لیکن بیرونِ درگاہ رہنے والے اہلِ ذکر فقراء بھی داڑھی، نماز باجماعت، مسواک، عمامہ کے پابند تھے اور خلافِ شرع رسم ورواج سے پرہیز کرتے اور اہلِ ذکر خواتین، شرعی پردہ کا اس قدر اہتمام کرتیں کہ بہت سے علماء بھی یہ دیکھ کر دنگ رہ جاتے۔ نیز یہ حقیقت اور بھی زیادہ اہم اور قابلِ قدر ہے کہ آپ کی جماعت میں آکر، خواتین و حضرات یکساں مستفید ہوئے، جب کہ مردوں کی اصلاح کے لیے تو الحمد للہ پہلے بھی بہت سے علماء اور پیروں نے اصلاحی کوششیں کی تھیں، لیکن خواتین کی اصلاح اور ان میں نیکی، تقویٰ کا شوق، شریعت مطہرہ کے عین مطابق شرعی پردہ کا اہتمام جو آپ کی جماعت میں پایا جاتا تھا اور آج تک پایا جاتا ہے، کم از کم آج تک کہیں اور نظر نہیں آیا۔ شریعت مطہرہ کی پابندی اور آپ کے خلوص وللّٰہیت کا عمدہ ثمر تھا کہ بڑے بڑے بااثر افراد کی مخالفت اور تمام تر توانائیاں صرف کرنے کے باوجود آپ کی خداداد مقبولیت میں ذرہ بھر کمی نہ ہوئی بلکہ اسمیں برابر اضافہ ہوتا رہا اور آج تک بالواسطہ آپ کے فیوض وبرکات اندرون وبیرون ملک پھیلتے ہی جارہے ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِک۔

انتقال پرملال

عمر مبارک کے آخری ایام میں آپ اکثر و بیشتر یہ قطعہ پڑھا کرتے تھے:

سر تے پھلاں دی کھاری، کوئی و نجڑ والا ہووے ہٹا میں ونجاں واری

آخری ایام میں جوں جسمانی عوارضات نے گھیرا تو آپ کا جوش تبلیغ بڑھتا گیا۔ مسلسل چار پانچ گھنٹے تبلیغ کرتے رہتے۔ بالآخر شعبان المعظم 1384 ھ رات کو ساڑھے گیارہ بجے لاکھوں عشاق کو داغ مفارقت دیکر اللہ سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

آپ کی دختر مخدومہ محترمہ کے بقول جو آخری الفاظ آپ کی زبان مبارک سے ادا ہوئے وہ یہ تھے:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا

قطعہ تاریخ

مولانا نورالدین "انور" فضل آبادی نے حروف ابجد میں یہ قطعہ لکھا ہے:

"فیاض ، عارف، طبیب ، احسن " عجیب عامل قرآن تھا- 1384ھ

"غفار ، عاشق ، امین ، سالک" خطیب کامل بیان تھا- 1964ھ

آپ کی نماز جنازہ آپ کے فرزند دلبند خواجہ محمد خلیل الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی اور آپ کا جسد عنبرین آپ کی مسجد غفاری کے جنوب بں دفنایا گیا۔ جہاں آپ کی مزار پرانوار دربار رحمت، پور لاڑکانہ میں آج بھی زیارت گاہ عوام و خاص ہے۔

اولاد

ایک بیٹا: خواجہ محمد خلیل الرحمٰن غفاری رحمۃ اللہ علیہ

تین بیٹیاں

- بیبی آسیہ (زوجہ خواجہ فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ)
- بیبی غلام بتول (زوجہ مولانا محمد سعید)
- بی بی آمنہ الکریم (والدہ محترمہ)

مختصر سوانح حیات صاحبزادہ خواجہ خلیل الرحمٰن غفاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے اکلوتے فرزند و دلبند تاج العلماءراس الفضلاءحامی سنت ماحی بدعت بقیۃ السلف حجتہ الخلف حضرت خواجہ محمد خلیل الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تقریبا1904 ع میں ہوئی۔ انہوں نے فیوضات غفاریہ کو خوب پھیلایا۔ آپ دیانتدار اور تقویٰ میں مقتدائے وقت تھے۔ احکام شرعی کی پابندی کرنے والے ، زہد ، ورع، صبر و شکر جیسے اوصاف حمیدہ سے موصوف تھے۔کتب بینی اور مطالعہ کا بےحد ذوق رکھتے تھے۔ ظاہر ی علوم اور معنوی علوم کے ماہر ، متقی و پرہیزگار تھے۔جب علمی نقاط بیان کرتے تو دلوں کو گرما دیتے ۔ روح خفتہ کو بیدار کردیتے تھے۔ جب بولتے تو آپ کے منہ سے موتی جھڑکتے تھے۔آپ کا ہر لفظ معنی خیز اور فیض سے لبریز تھا۔

آج بھی آپ کی رکارڈ کردہ کیسٹوں میں علمی نقاط سن کر علماء بھی محو حیرت رہ جاتے ہیں۔ آپ الولد سر لابیہ کے مظہر اتم تھے۔ آپ 21-10-1976 کو وصال فرمایا اور والد محترم کے پہلو میں جانب مشرق آرام فرما ہیں۔

آپ کا ایک ہی بیٹا صاحبزادہ پیر طریقت خواجہ مظہر جان جاناں تھے جن کی ولادت 1956 میں ہوئی، جنہیں پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ نے خود اپنی دستار پہنائی تھی۔ آپ سلیم الطبع، خاموش طبع، مستجاب الدعوات ولی کامل تھے۔ آپ کاوصال مبارک 13 رمضان المبارک1420 ھ کو ہوا۔

آپ کا بھی ایک ہی بیٹا بنام عبدالغفار المعروف پیر مٹھا ثانی ہیں۔

مختصر تعارف پیر مٹھا ثانی موجودہ سجادہ نشین درگاہ رحمت پور شریف لاڑکانہ

آپ کی ولادت 7 رجب 1395 ھ میں ہوئی اور اپنے والد محترم مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ کے دارابقا کے راہی ہونے کے بعد آپ مسند مرشد پر جلوہ گر ہوئے۔ آپ عالم باعمل، صوفی باصفا، عاشق مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ہیں۔ پرانے فقرا جنہوں نے قطب عالم پیر مٹھا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تھا وہ کہتے ہیں کہ پیر مٹھا ثانی مدظلہ عالیہ قطب عالم پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کے شبیہ ہیں۔ آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔

پیر مٹھا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کرام

قطب عالم پیر مٹھا سائیں نے اپنے فیوضات صحبت سے علما، صلحا، واصلین کاملیں کی ایک جماعت تیار کی اپنی نورانی نگاہوں سے ان کے قلوب و باطن کو مصفا و مجلا اور وشن کرکے خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا۔ آپ کے خلفاءایک سو سے زائد تھے۔ طوالت کے خوف سے ہر ایک خلیفہ کا ذکر کرنے سے معذور ہیں۔ مشہور و معروف یہ ہیں۔

1۔فیاض عالم حضرت پیر سہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ

قطب عالم پیر مٹھا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے اعظم و اکبر خلیفہ صاحب کمالات و کرامات

حضرت خواجہ اللہ بخش عرف سہنا سائیں روح اللہ روحہ و نور ضریحہ (ولادت 1910 ع ـ وصال 1983) آپ کے والد ماجد کا نام محمد مٹھل ولد خلیفہ اوبھایو تھا۔ جیسے آپ کا لقب سہنا سائیں ہے ویسے ہی آپ صورت و سیرت میں حسین و جمیل تھے۔ آپ کی صحبت میں جو شخص بیٹھتا اس کے دل کی دنیا ہی بدل جاتی۔ آپ قطب عالم پیر مٹھاکے فیوضات و برکات کے امین تھے۔فیوض غفاری کو عرب و عجم میں پھیلایا۔ خلافت و اجازت ملنے کے بعد آپ نے پوری زندگی سلسلہ عالیہ ترویج شریعت و طریقت کی تعلیم کے لئے وقف کردی۔ آپ کی صحبت بابرکت سے لاکھوں انسان راہ راست پر آگئے۔ اندرون ملک اور بیرون ممالک میں سے بڑی تعداد میں لوگ نیک و صالح اور دیندار بنتے رہےاور لاشئ کو بھی حضرت صاحب سے بیعت کا شرف حاصل ہوا۔آپ 6 ربیع الاول 1404 ھ کو اس فانی دنیا سے رحلت فرما کر مالک حقیقی کے قرب حقیقی میں پہنچے۔ آپ کا مزار پر انوار دربار اللہ آباد شریف کنڈیارو ضلع نوشہروفیروز سندھ میں مرجع عوام و خاص ہے۔

آپ کے جانشین آپ کے نور نظر، لخت جگر، حضرت خواجہ **محمد** طاہر المعروف محبوب سجن سائیں ہیں جو کہ خود پیکر حسن وجمال ہیں اور صاحب فیض و کمال ہیں ۔ جن کی نورانی نگاہوں سے لاکھوں لوگ نیک و صالح اور دیندار بن رہے ہیں۔ بڑی تعداد میں ان کے خلفاء کرام اندرون ملک و بیرون ملک تبلیغ دین میں مصروف ہیں اور لاشئ کو بھی آپ نے خرقہ خلافت کی دولت سے نوازا ہے۔

2. حضرت سید غلام حسین شاہ بخاری زید مجدہ:

آپ حضرت پیر مٹھا سائیں کے منظورِ نظر خلیفہ ہیں۔ ضلع قمبر شہداد کوٹ کے شہر قمبر میں آپ کا آستانہ عالیہ حسین آباد شریف مرجع خلائق ہے' جہاں شاہانِ وقت سے لیکر عوام و خواص اکتسابِ فیض کر رہے ہیں۔بڑی مخلوق آپ سے مستفیض ہو رہی ہے۔ جمعہ شریف کے دن آپ کی دربار پر میلے کا سماں ہوتا ہے۔آپ مستجاب الدعوات ہیں۔آپ آلِ نبی اولادِ علی ہیں۔ اللہ کریم آپ کو شاد آباد رکھے۔

3۔ حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت پیر مٹھا سائیں کے اکرم خلیفہ تھے۔ ظاہری علوم کے ماہر اور باطنی علوم کے خوگر تھے۔ جامع اخلاق تھے۔ محنت و ریاضت کرنے والے، شب بیدار تھے۔ بڑی مخلوق آپ سے مستفیض ہوئی۔ 24ربیع الاول 1411 ھ کو اس دنیا سے کوچ فرمایا۔ آپ کا مزار ضلع بدین کے شہر ماتلی میں بنام فضل آباد شریف میں مرجع الخلائق ہے۔ اس وقت ان کے جانشین حضرت کرم اللہ الاہی غفاری سلسلہ عالیہ کو بہ خوبی سرانجام دے رہے ہیں۔

4۔ حضرت خلیفہ سردار احمد مدظلہ العالیہ

آپ نے 1957 میں حضرت پیر مٹھا سائیں سے بیعت کی اور تین سال کے بعد1960 میں آپ کو خرقہ خلافت عطا ہوا۔ اس وقت ضعیف العمر ہونے کے باوجود تبلیغ کا اتنا تو حرص اور جذبہ ہے کہ گھنٹوں تک تبلیغ کرکے امت محمدی کی فلاح کر رہے ہیں۔ اپنے مرشد سے بے حد عشق و محبت ہونے کی وجہ سے آپ نے اپنے تمام مراکز کا نام" دربار عالیہ رحمت پور شریف حضرت پیر مٹھا سائیں "رکھا ہے۔

5۔ حضرت خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت پیر مٹھا کے خلفاءمیں اکمل خلیفہ تھے۔ ظاہری علوم میں بڑی دسترس رکھتے تھے۔ باطنی علوم میں رب کریم نے انہیں بڑا مقام عطا کیا تھا۔بڑی مخلوق آپ سے مستفید ہوئی ۔آپ کے مزار مبارک ضلع خیر پور میرس گمبٹ کے قریب دربار عالیہ نور پور شریف میں ہے۔ ان کے بڑے صاحبزادے سائیں عبدالرسولؒ بھی رضاالاہی سے انتقال کرگئے۔ اب ان کے برادر محترم حضرت خواجہ حضور احمد دامت برکاتہم سلسلہ عالیہ کی خدمت کررہے ہیں۔

6۔ حضرت خواجہ غلام صدیق غفاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت پیر مٹھا کی صحبت میں بے مثال فنائیت کی حالت میں رہے۔ آپ صوفی باصفا صاحب کشف اور لدنی علم رکھنے والے تھے۔ آپ ہفتہ کی رات 16 ربیع الاول 1424 ھ کو اس

دنیا فانی سے آخرت بقا کی طرف ہجرت فرمائی۔ آپ کا مزار مبارک درگاہ مسکین پور شریف نزد مستوئی شاخ شہدادکوٹ تحصیل میروخان ضلع قمبر شہدادکوٹ میں ہے۔اس وقت آپ کے مسند پر آپ کے صاحبزادہ محمد حضور بخش مدظلہ العالیہ سجادہ نشین ہیں۔

پیر مٹھاسائیں رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری:

قطبِ عالم نے نہ صرف روحانی اور وجدانی تقریروں سے مخلوق کی رہبری ورہنمائی فرمائی لیکن آپ نے قلم و قرطاس کے ذریعے بھی پیامِ حق کو عام کیا۔ آپ بہترین نثر نویس اور بے مثال شاعر بھی تھے۔ جس کا زندہ ثبوت یہ کتاب "دیوانِ غفاری" آج آپ کے ہاتھوں میں ہے۔شاعری میں آپ نے اپنے ذھنِ رسا سے علمی وروحانی جوھر پارے سپردِ قلم کیے ہیں۔ جو کچھ لکھا حق اور حقیقت لکھا۔ جب من میں آیا قلم ہاتھ میں لیااور کاغذ پر معنی کے موتی بکھیرتے گئے جس کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

آپ عربی ،فارسی، اردو ، سرائیکی اور ھندی کے نغز گو شاعر اور سخنور تھے۔ آپ کا کلام حمد، نعت، مناجات، دوہڑے، نصیحت پر مشتمل ہے جس میں قرآن و حدیث کے ارشادات حسین انداز میں بیان فرماتے ہیں۔

قلم و قرطاس کے سفر میں بہت سخندانوں اور دانشوروں کو پیچھے چھوڑ دیا۔ جب آپ کے اشعار پڑھے جائیں تو حافظ شیرازی اور سعدی کے کلام کے گرہیں کھلنے لگتی ہیں، رازی اور رومی کے راز فشاء ہونے لگتے ہیں۔ آپ کو عربی فارسی، اردو، پنجابی اور سرائیکی کے لاتعداد شعر، مثنویاں قصیدے مسدس، مخمس، قطعے، نعتیں اور غزلیں یاد تھیں۔ جب اشعار پڑھے جاتیں ہیں تو دلائل وبراھیں والا نظر آتا ہے۔ روئے شعر جب عشقِ الٰہی کی طرف ہوتا ہے تو فنا و بقاکے اسرار بیان فرماتے اور بات جب عشقِ رسول کی ہوتی تو آپ کے ہر حرف، ہر لفظ اور ہر جملہ سے محبتِ رسول ٹپکتا نظر آتا۔ آپ کے مبارک کلام کو دیکھتے ہیں تو آپ کے کلام میں سوزو گداز نظر آتاہے جو دلوں کو گرمانے والا ہے۔

آپ کا کلام روح کو تڑپانے قلب کو گرمانے والا ہے۔ عُشاق کی دلوں کا ایندھن ہے۔ جس میں صوفیانہ رنگ ہے۔ عارفانہ ڈھنگ ہے اور عاشقانہ ترنگ ہے۔ توحید الاھی میں آپ وحدۃ الشھود کے قائل ہیں۔

فرماتے ہیں:

چھڈ مسئلے علم مسائل ، سٹ جتاں عقل دلائل
سٹ نحوی فعل تے فاعل ، سٹ کوڑے جھگڑے جھیڑے
ہِیں دل وچ نور عیانے ، ایہا دل مکتب قرآنے
ہِیں دل وچ جملہ جہانے ، پر ہووِن بخت بھلیرے

آپ کے کلام میں سوز و ساز رومی بھی ہے اور پیچ و تاب رازی بھی ہے۔
عشقِ حبیب کا اظہار ان الفاظ میں کر رہے ہیں:

نبی سائیںؐ دے قدماں توں جند جان گھولاں
ایں سوہنڑے محمدؐ توں ہر آن گھولاں
محمدؐ منور دے زیبائے رُخ توں، مصر کیا ہے بل سارا کنعان گھولاں
اوندی خاک قدماں دی سرمہ بنڑاواں،میں کحل الجواہر تے مرجان گھولاں
ایہ پنجاب ہند سندھ تے ایہ ماڑ ساری، بلخ تے بخارا بدخشان گھولاں
عرب تے حبش شام بنگال پورپ، یمن ترک تاتار یونان گھولاں

آپ کا نثر بھی بڑا دلربا ہے ملاحظہ فرمائیں:
پیارے دوستو افسوس ہے عقل جُہلا دا۔ جو منکرن قاطع البرہان دے، سوہنڑے نبیؐ دے فرمان دے۔ ضد کوں پلیونے، تے ایمان کوں ڈتونے۔ سوہنڑے نبیؐ دے حکم دا انکار کیتونے۔ اللہ سائیں بچاوے انجھی جہالت کنوں، تے انجھیں ضلالت کنوں، تے آخرت دی خجالت کنوں۔

ادارہ۔

'قلبی' خدمات

حمد و نعت

تُوں نا سئیں ساڈی خدا، تیڈے سوا بیا کون ہے۔
لاریب تُوں ساڈا خدا، تیڈے سوا بیا کون ہے۔
برّ و بحر چوڈاں طبق، جنّ و بشر سارے ملک،
خالق توں ہیں جملہ خلق، تیڈے سوا بیا کون ہے۔
شمس و قمر حجر و شجر، انور نجوم آندے نظر،
ہر جا تے ہے تیڈا اَمر، تیڈے سوا بیا کون ہے۔
شاہیں کوں توں جوڑیں گدا، سَۓ تھے گداگر اغنیا،
توں بادشاہیں دا بادشاہ، تیڈے سوا بیا کون ہے۔
دھوم دھام جو دوران دی ، ہل چل ٹلک جہان دی،
ایہا وصف تیڈے شان دی ، تیڈے سوا بیا کون ہے۔
کئی جیت گئے کئی ہار گئے، کئی بڈدے بیڑے تار گئے،
کئی تاری توں لنگھ پار گئے، تیڈے سوا بیا کون ہے۔

احسان ہے تیڈی رسم، مخلوق تے فضل و کرم،
تیڈی ذات ہے اعلیٰ اتم، تیڈے سوا بیا کون ہے۔
فریاد رَس مسکین دا، غمخوار ہر غمگین دا،
مُونِس غریب حزین دا، تیڈے سوا بیا کون ہے۔
توں ہئیں خُداوند کِبریا، کہیں کوں نہ طاقت چُوں چِرا،
فانی جہاں تیکوں بقا، تیڈے سوا بیا کون ہے۔
شیطان توں بچاویں توں، نیکی دے کم کراویں توں،
جنّت دے وچ پہنچاویں توں، تیڈے سوا بیا کون ہے۔
وڈا اساں تے ہے کرم، بھیجیو نبی شافع اُمم،
گئے ٹل اساڈے سبھے غم، تیڈے سوا بیا کون ہے۔
توں ہک ہئیں ساڈا خدا، ہک ذات تیڈی کوں بقا،
سارا توں جاݨیں ماجرا، تیڈے سوا بیا کون ہے۔
فضلیؔ تے کر فیض و فضل، ہاں محض مُفلس بے عمل،
توں ہئیں خداوند عزّوجل، تیڈے سوا بیا کون ہے۔

حمد باری تعالٰی (۲)

صفت کراں رب واحد دی، ہے اکبر ذات توانا،
پیدا کیتس خلقت کوں، ہے ہر حکمت وچ دانا۔
جو کجھ خلقیں پیدا کیتس، راز کنوں نہیں خالی،
رزق پچاوے رنج ونجاوے، جو سخیاں دی چالی۔
جیکر فسق فجور کرتجن، معاف کرے چا ٹالا،
واہ واہ خالق مالک ساڈا جرم دے بخشݨ والا۔
خود مختار قدیم مبرّہ جیویں چاہیندا کردا،
صانع ذات مقدس بے چوں مالک کل امر دا۔
اوگن ہار نہ کار کہیں دے بھیڑے ہیں بدکاروں،
شور فساد فتور ہمیشہ رات ݙینہاں نہ ہاروں۔
گلہ غیبت چوری چاری کوڑ ہمیشہ ماروں،
توٹے سرگردان وتوں پر اگ نہ اصلوں واروں۔
ہے قائم قیوم صفت ہے قادر قدرت والا،
ہرجا حاضر ناظر عالم غیب حکیم حق تعالٰی۔
ہک ہک وال وبال ہزاراں، ہن بے انت شماراں،

پیٹ پلاتے ٹروں اوڑاہیں، رات ڈینھیں دیاں کاراں۔
ڈوہ حرام دغا ٹھگ بازی، کرگئی ہے ورتارا،
نیکی بدی دا فرق نہ کوئی، رہا نہ اصلوں چارا۔
ہے امید ہمیشہ دل وچ ہر کہیں کوں بخشے سی،
صدقہ ذات سوہنڑے دا سائیں ہر دے عیب کجے سی۔
ہے اندیش ہمیشہ دل وچ سختی قبر حشر دا،
شالہ مولا سلامت نیوم ایمان جمیع بشر دا۔
عبدالغفارؒ ڈیہاڑی در تے عرض ایہو سائیں کردا،
میں عاجز تے کرم تھیوے ہر عیب کنوں ڈے پردا۔

حمد باری تعالیٰ (۳)

صفت ثنا سبحان سچے دی قادر قوی توانہ
کون کرے دم زنی دخل وچ قدرت دے ہک دانہ
تھے خاموش مثل تصویراں کل عاقل فرزانہ
مشرق توں لا مغرب تیں الھیو وچھا دستر خانہ
عاشق دیکھ صفات تجلی جلن مثل پروانہ

مرغ پرندہ بے پر تھیوے چھوڑ ونجے آشیانہ
کُنبہ اتے کیفیت دے وچ جس مندک حیرانہ
"عبدالغفار" اتھے عارف تھیوݨ دانشمند دیوانہ

مناجات (۴)

اپنی عزت شان و شوکت کبریا کے واسطے،
بے مثل بے چون مولا عِزّ و جاہ کے واسطے۔
رحمتؐ لِلعالمیں وہ ہے شفیع المذنبیں،
لاج پرور روز محشر مصطفیٰ کے واسطے۔
ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ چار یار،
خاتمہ بالخیر کر اِنہیں حق نما کے واسطے۔
موت کا دن عید کا ہو بے توسط جان بحق،
قطب ارشاد و مربی با وفا کے واسطے۔
خاص کر بندوں سے اپنڑے اے پیارا پاک حق،
اس سگِ ناچیز کو اپنی رضا کے واسطے۔
التجاؤں التماسوں آرزویں ہیں ہزار

تو ہی ہوجا تو ہی بس ہے دائما کے واسطے

کر محیط اعظم محبت بحر قلزم میں غریق

ڈوب کر ہوجاؤں فانی پھر بقا کے واسطے

اِدھر اُدھر ٹھوکریں کھا در تیرے پر آ پڑا

در پڑے کو نا بھگا اپنی سخا کے واسطے

مور مسکین ہَوَسے دارد کہ در کعبہ رسد

بے نیازا کر مدد جو دو عطا کے واسطے

جان کندن جان گزا تشدید و تلخی سے بچا

بحر الطاف و کرم بے انتہا کے واسطے

گورکے پر زور ضغطے کے شکنجے سے امان

کر نظر نظرِ مہر پنجتن علا کے واسطے

روز محشر فزع اکبر پاک پرور کر معاف

حیدر کرار علی مشکل کشا کے واسطے

نور عینین بنی اثنا عشر عالی امام

دیده دل فاطمہ خیر النساء کے واسطے

شبر و شبیر وساجد باقر و جعفر جمیل

کاظمین الغیظ موسیٰ علی رضا کے واسطے
تقی نقی حسن عسکری موعود و مہدی ماہ رو
گلا لالہ گلزار بنوۃ مقتدا کے واسطے
روز محشر پُر خطر ہے عاصیوں کو کیا ضرر،
جبکہ ہیں وہ منتظر تیری نگاہ کے واسطے۔
ایسے مجرم کے جبھی تو معاف کر دیوے جرم،
کیا عجب ہے تیری ذاتِ کبریا کے واسطے۔
کون ہے کس کے آگے فریاد لے جاکے کروں،
کوئی نہیں آتا مدد کو، پُر خطا کے واسطے۔
سنتا ہوں ایسا تیرا آکر جو در کھٹکاتا ہے،
نہیں لوٹاتے ہاتھ خالی ہر گدا کے واسطے۔
جرم ہیں گر لاکھ پر رحمت تیری سے بہت کم،
کچھ نہ کیا میں نے عمل یوم الجزا کے واسطے۔
عاجز (حضرت) عبدالغفارؒ پہ یا الٰہی رحم کر،
خاص رحمت کی نظر اِس بے نوا کے واسطے۔

مناجات (۵)

خداوندا بجز تیڈے نہیں کوئی آسرا میکوں
نظر آندا نہیں کوئی سوا تیڈے پیا میکوں
ایہو خدمت دیوچ عرضے، نہ بئ کہیں غیر دی غرضے
فقط دل کوں ایہا مرضے، کیتا مضطر خطا میکوں
رحم تیڈے دی نہ حدے، نصیب اپڻاں بھوں بدے
سائل تیڈا نہ کوئی ردے، ایذابت توں بچا میکوں
نبی ﷺ میڈا عرب والا موہن مٹھڑاتے متوالہ
کرم ہرتے تھیوے شالہ زیارت چاکر میکوں
مُہابے سیدِ اعلیٰ طفیلے ذات خود والہ
تھیوے ساڈے اتے ٹالہ سونہاں اپڻا بڻا میکوں
اساں تے ہڻ تیڈے تھورے نکمیں تھی ماروں ٹورے
ایہے جُہروے اساں جُھورے چنگے کم کار لا میکوں
"حضرت عبدالغفار" درماندا، مداہیں تیڈیاں گاندا
تیڈا بندہ تیڈا باندا کرم دی کر نگاہ میکوں

مناجات(۶)

اے خداوند بذات کبریا کے واسطے
ہے شفیع المذنبین یوم الجزا کے واسطے
موت محشر قبر کی تنگی سے دیجئے نجات
سیدۃ النسوۃ جنۃ خیرالنساء کے واسطے
ہے رضامندی تیری مطلوب درہر دوسرا
لافتیٰ الا علی حسن العلی کے واسطے
رکھ مجھے در ہر دو عالم زیر سایہ عاطفت
سید الشداء شہید کربلا کے واسطے
حضرت سجاد زین العابدین کا واسطہ
باقر و جعفر امام الاتقیا کے واسطے
کشتی میری ڈوبتی کو پار کر دے یا خدا
موسیٰ کاظم امام علی رضا کے واسطے
حضرت سید محمد ہے تقی جس کا لقب
جود کرنا بود پر اس ذوالعطا کے واسطے
تاجدار ہر دو عالم حضرت علی النقی

عاقبت محمود کر اس رہنما کے واسطے

موت کی تلخی نہ دیکھوں گور میری کر منیر
احسن حسن عسکری شمس الھدیٰ کے واسطے

موت دے جب ذات تیری راضی اور خوشنود ہو
سیدِ موعود مھدی پیشوا کے واسطے

دیدہ گریاں سینہ بریان بے قراری اضطراب
عشق اپنے میں عطا کر دائما کے واسطے

تاقیامت عشق تیرے میں رہوں سینہ گداز
آل امجاد النبی بدر الدجیٰ کے واسطے

دین و دنیا کے سبھی اعداء میرے مقھور کر
حضرت فضلِ علی معدن حیا کے واسطے

کر عطا ایمان لیس بعدہ کفرٌ حدیث
ملتمس عبدالغفار اس التجا کے واسطے

از طفیلِ پیرِ من وَاز برکت پیراں کبار
خاتمہ باالخیر کر اپنی سخا کے واسطے

مناجات (۷)

اے خداوندا بذاتِ کبریا کے واسطے،
قرۃ العینین احمد مصطفیٰ کے واسطے۔

بے حساب و بے عقاب و بے عتاب بخش دے،
لخت جو کبد النبیؐ خیر النساءؓ کے واسطے۔

ہے رضامندی تیری مطلوب در ہر دوسرا،
لا فتیٰ الاّ علیؓ حَسن العلیٰ کے واسطے۔

رکھ مجھے در ہر دو عالم زیر سایۂ عاطفت،
سیدِ شہداء شہیدِ کربلاؓ کے واسطے۔

حضرتِ سجّاد زین العابدینؓ کا واسطہ،
باقرؓ و جعفرؓ امام الاتقیاء کے واسطے۔

کشتی میری ڈوبتی کو پار کردے یا خدا،
موسیٰ کاظمؓ اور امام علی رضاؓ کے واسطے۔

حضرتِ سید محمد ہے تقیؓ جس کا لقب،
جود کر نابود پر اس ذِی العطا کے واسطے۔

تاجدارِ ہر دو عالم حضرت علی النقیؓ،
عاقبت محمود کر اس راہنما کے واسطے۔
موت کی تلخی نہ دیکھوں گور میری کر منیر،
احسن حسن العسکریؓ شمس الھدیٰ کے واسطے۔
موت دے جب ذات تیری راضی و خوشنود ہو،
سیدِ موعود مہدیؑ پیشوا کے واسطے۔
دیدہ گریاں سینہ بریاں بیقراری اضطراب،
عشق اپنے میں عطا کر دائما کے واسطے۔
تا قیامت عشق تیرے میں ہو یہ جان گداز،
آل امجاد النبیؐ بدر الدّجیٰ کے واسطے۔
دین و دنیا کے سبھی اعداء میرے مقھور کر،
حضرت فضلِ علیؒ ظلّ ہما کے واسطے۔
مشکلیں آسان فرما دین و دنیا کی تمام،
عاجز محمد عبدالغفارؒ بے نوا کے واسطے۔

اے خدا وند بذات کبریا کے واسطے:(۸)

اے خدا وند بذات کبریا کے واسطے، قرۃ العین احمد مصطفیٰ کے واسطے
ابوبکر نورالبصر حضرت عمر والا قدر، جامع القرآن عثمان ذولحیا کے واسطے
حیدرِ کرار صفدر تاجدارِ عارفان، لافتے الاعلیٰ مشکلکشا کے واسطے
حضرت سجاد زین العابدین کے واسطے، باقر و جعفر امام الاولیاء کے واسطے
موسیٰ کاظم اعظم العظا جمیع سالکان، سادۃ السادات مولا علی رضا کے واسطے
دیدہ دل فاطمہ حضرت تقی حضرت نقی، حضرت حسن عسکری احسن علا کے واسطے
چوں شود موعود مھدی پیدا در آخر زماں لا فتیٰ الا علی حسن الیٰ کے واسطے
جان من قربان صدہا بار بُرد دوزادہ امام، آل اولاد دالنبی خیر الوریٰ کے واسطے
خیبر و بدر و احد خندق و حنین و ھم تبوک، شھداء کربلا اہل وغا کے واسطے
نفس امارہ کم نہیں فرعون سے ہامان سے، شداد سے نمرود سے حرص و ھوا کے واسطے
ہیں گناہ برتر مگر رحمت تیری سے بہت کم، کچھ نہ کیا میں نے عمل یوم الجزا کے واسطے
معاف کر دیجئے اب جملہ خطائیں یا کریم، جس طرح تیری رسم ہے ہر بے نوا کے واسطے
رحم فرما تو نہ آئینِ رحم کو بھول جا، بھولیں ہیں ہم تو نہ بھول اپنی سخا کے واسطے
دے محبت اپنی عبدالغفار کو یا کریم، صفت اپنی ذوالفضل اور ذوالعطا کے واسطے

دعا غفاری (۹)

یا رب سچاّ برکت میڈے پیر فضلؒ دے سائیں،
ہے در دا محتاج نہ کر توں دم جیواں جے تائیں۔
برکت میڈے پیر فضلؒ دے معاف کرو برائیاں،
رکھ امید عنایت دی میں در تیڈے تے آیاں۔
منزل دور دراز ڈِسیوے پلے سمل نہ کوئی،
تیڈے باجھوں پیارا رباّ کون کرے دل جوئی۔
پیر قریشیؒ غوث العالم تیکوں بھوں پیارا،
جیندی صورت سیرت اُتے ہے شیدا جگ سارا۔
لقب ڈِتو محبوبی دا توں خود محبوب دِلیں دا،
کیا تعریف کراں میں اوندی ظاہر پیا ڈِسیندا۔
نور قمر شرمندہ تھیوے رُخ روشن متوالا،
چمنستان ولایت دے وچ ہے مانند گل لالہ۔
سگ آستان سڈایُم در دا روز قدیم ازل دا،
گل وچ پاتم طوق غلامی خواجہ پیر فضلؒ دا۔
عشق عطا کر پیر دا میکوں تھی منصور پکاراں،

ہِن احسان تیڈے ہر ویلے ربا باہر کنوں شماراں۔
برکت پیر ضمیر منوّر فضلِ علی وڈ شاناں،
مصدر فیض انیس الغُربا کاشف راز حقاناں۔
ذکر دے وچ ڈے ذوق زیادہ شوق شدید تمامی،
مست رہاں مخمور محبت لیل و نہار مدامی۔
برکت پیر فضل علیؒ دے فضل کریں رب سائیں،
رحمت تیڈی نازل ہووے روز قیامت تائیں۔
میں عاجز بدکار گناہاں بخش میڈیاں تقصیراں،
اپنا عشق عطا کر میکوں برکت حضرت پیراں۔
ہِک نہ ڈوہ ہزاراں پلے پر توں بخشݨ ہارا،
میں جِیہاں کوئی بدتر نہ نظرے پھریم تونے جگ سارا۔
پیر فضلؒ دی سِک وچ سینے کر توں بحر معانی،
پاک منزہ عیب کنوں توں بیشک دِل دا جانی۔
عرض میڈا منظور کرو ہُݨ ڈیو نہ دِھکے دھوڑے،
ڈے توفیق ایہ بندہ عاجز تیڈا در نہ چھوڑے۔
منگدے ہاسے فضل خدا دا ڈِتا رب کبیر فضل،

دل دی آس پجائی مولا ڈتس ساکوں پیر فضلؒ۔
برکت نیکیں توں چا بخشیں ایں عاجز دے تائیں،
توں ہیں لائق فضل کرم دے تیڈیاں ہووَن رضائیں۔
برکت غوث العالم دے جئیں شجرہ لکھیا سارا،
یا رب سچا ڈوں جہانیں کریں میڈا چھٹکارا۔
کرو عبدالغفارؒ تے سائیں مہر کرم دی باراں،
دل توں تیڈے ذکر سوا ہی غیر دی یاد وساراں۔

مناجات (۱۰)

بخش گناہ ہر ویلے ربّا رحم کرم فرمائیں،
توں بن پاپی مجرم دیاں وت بخشے کون خطائیں۔
لوسی لوس مہیندا در تے کوکے سنج صباحیں،
پوچھٹ پئی لٹکاواں نانگی، اگے تیرے رب سائیں۔
کوس کراں پاپوچھڑ بوجی ٹونکاں پئی تڈاہیں،
رہاں دلیر گناہیں وچ نا نیکی کراں کڈاہیں۔
نفس اتے شیطان ڈوہیں ھن حاسد بریاں بلائیں،

ایہ کیڑا کمزور کرے کیا ربّا توں بچوائیں۔
توں بِن تکیہ کرݨ اَجایا کوڑیاں غیر دیاں چاہیں،
توں محبوب پیارا دلبر پرتیاں تیکوں پناہیں۔
توں سردار حسینیں دا ول سوہݨے ناز نگاہیں،
توں لاریب خداوند بے چوں ہر دم عام عطائیں۔
عشق عطا کر اپݨا دل کوں بے وہمے وِسرائیں،
ایہ پا مور مگس دا پَر نا پیریں وچ رگڑائیں۔
حُب تیڈی تھی غالب دل وچ کرے سرایت جاہیں،
درد جگر وچ بھڑکن بھانبھٹ بِرہ دیاں بلن بھاہیں۔
وسر ونجن سبھ چلتے چلیتے آساں سبھے پچائیں،
دنیا دا دوران سبھو ہے دھوڑ مٹی بُک چھائیں۔
ایں مجھول ملول دیاں یا ربا کریں قبول دعائیں،
توں رزّاق مہرباں مولیٰ ہِن مرغوب رضائیں۔
بے پرواہ نگارا نازک عیب نہ ڈیکھ بھلائیں،
ایہ سگ فام سیہ بدتر نا دشمن کنوں مرائیں۔
(حضرت) عبدالغفارؒ گداز رہے دل دردوں نکلن آہیں،

حمد و نعت و منقبت (۱۱)

خدا سائیں دے درجے ودھانوݨ توں صدقے
فلک بے ستُوں دے بݨانوݨ توں صدقے

او معبود مقصود موجود باقی
اوندے رزق ڈیوݨ ڈوانوݨ توں صدقے

منگیں باجھ ڈیوے مہربان مولا
اوں رازق دی روزی پچُانوݨ توں صدقے

محمدؐ ہے سرتاج اولادِ آدمؑ
اوندے درجے معراج پانوݨ توں صدقے

نہ ہوندا نبی سائیںؐ تاں کوئی شئے نہ ہوندی
ایں رحمت دے دریا وہانوݨ توں صدقے

مقام اُس دا اعلےٰ ہے اَسرا گواہی
تے قوسین کوں ونج سوہانوݨ توں صدقے

ابوبکرؓ فاروقؓ عثمانؓ و حیدرؓ
محمدؐ دے ممبر چھکانوݨ توں صدقے

فضلؒ پیر دے فیض نِت موج مارن
سدا ابر ساوݨ وسانوݨ توں صدقے
کمائی قریشیؒ جیہیں کہیں نہ کیتی
سُتے دین کوں آ جگانوݨ توں صدقے
پتنگ وانگیں جلجل پے عاشق مچلدے
پتھر دل دے اندر ہلانوݨ توں صدقے
موہن مِٹھڑا مارُو چیلا رسیلا
تیڈے جوش جذبے کرانوݨ توں صدقے
ڈیکھو پار اُروار چودھار یارو
ایندے فیض گھر گھر پوچانوݨ توں صدقے
جیکر آوے میں گھر قدم آ دھراوے
تھیساں اجڑئے ویڑھے وسانوݨ توں صدقے
میں ہک ہک قدم توں ایہ جِندڑی گھلیساں
ایں سوہݨے دی تشریف لانوݨ توں صدقے
مِٹھی دلربا چال خلقت کوں موہے

ایندے جگ موساوݨ رجھاوݨ توں صدقے

دُر افشان تھیون بیان ہر سخن وچ
شکر شیر تقریر الاوݨ توں صدقے

تھئے مست مدہوش مفتون پل وچ
ایں تاثیر انگشت لاوݨ توں صدقے

تھیاں بھاگ بھریاں سُہاگݨ سِیالیں
ایندے جگ موساوݨ رجھاوݨ توں صدقے

تھیم روز ازل دی میں دلبر دی گولی
ہِیں سِک وچ سجݨ دے سِکاوݨ توں صدقے

میں لِکھ لِکھ تے دردیں دے دفتر بݨائے
تیڈے عشق سُولی چڑھاوݨ توں صدقے

بس کر توں (حضرت) عبدالغفارؒ نہ ایہ تحریر مکسی
مصُوّرِ صنم دے بݨاوݨ توں صدقے

معرفتِ الاھی (۱۲)

لائے دلبر دل وچ دیرے
تیڈے ڈیکھݨ دے وچ پھیرے

ایہا دل محراب مصلیٰ ایہا دل ہے طور تجلیٰ
ایہا دل ہے عرش معلیٰ ہن دلبر اصلوں نیڑے
چھڈ مسئلے علم مسائل سٹ جتاں عقل دلائل
سٹ نحوی فعل تے فاعل سٹ کوڑے جھگڑے جھیڑے
ہِیں دل وچ نور عیانے ایہا دل مکتب قرآنے
ہِیں دل وچ جملہ جہانے پر ہوون بخت بھلیرے
بِن خالق دے بیا کوڑے سب خاک مٹی لَپ دھوڑے
ایہا دنیا سَپ سنگچوڑے رہے ہر دم یار پریرے
تھی کملی دل سِیانی حق باجھوں غیر نہ جانئیں
بیا ہَئی سب کوڑ کہانی بس ہِک دی سِک ایہا ڈھیرے
دل (حضرت) عبدالغفارؒ سلیمے ڈِتی پیر فضلؒ تعلیمے
ایہا رہبر دی تفہیمے ہُݨ ہر دم دید بصیرے

التجا (۱۳)

واد گرا ے داورا اپنی رضا کے واسطے
والے کونین احمد مصطفیٰ کے واسطے

بے حساب و بے عتاب و بے عقاب وبخش دے
لخت جو کبدالنبی خیر النساء کے واسطے

حیدر و حسنین زین العابدین کا واسطا
باقر و جعفر و امام الاتقیا کے واسطے

موسیٰ کاظمی علی رضا حضرت تقی حضرت نقی
عسکری موعود مھدی پیشوا کے واسطے

موت دے جب ذات تیری راضی اور خوشنود ہو
حضرت فضلِ علی ظل ھما کے واسطے

ہے رضا مرغوب دل مطلوب خاطر یا کریم
منتظر عبدالغفار ہے دائما کے واسطے

مولود شریف (۱)

حسن جیندے تے خالق شیدا گھر عبداللہ جایا،
تار زلف دی ڈوں جگ قیمت جگ وچ پھیرا پایا۔
لات منات تے عزّی دی اج رونق رنگ وٹایا،
رُل ابلیس مکاناں ڈیون ہک بے کوں پرچایا۔
چھٹن ستارے چوئیں تھی کر فلک کنوں تڑھوایا،
نفس شیطان لعین گیا بھج کالے روہ سدھایا۔
جھولی بیبی آمنہؓ توں خود عرش وی گھول گھمایا،
لُعبا حور پنگھوڑے دے وچ ڈے لولی کوں جھلوایا۔
چن دے نال کریندا گالھیں سوہنڑا بخت سوایا،
دائی حلیمہؓ دی واہ قسمت کر بسم اللہ چایا۔
سر لَولاک کلنگی پاکر طٰہٰ چھتر جھلایا،
زُلفیں دی رب قسم چاوے لَعَمرُک فرمایا۔
روح اللہ دا روح فدا چڑھ چوتھے فلک سدھایا،
امت داخل تھیونڑ کیتے فلک تے دیرہ لایا۔

اج تئیں کہیں پیغمبر نہ ایہو جیہاں رتبہ پایا،
پا نعلین مبارک سوہنْے عرش تے قدم دھرایا۔
سنگریزیں مُٹھ کافر دے وچ کلمے دا شور مچایا،
شق قمر دا نال اِشارت معجزہ ایہ ڈِکھلایا۔
درخت وی جیندی ڈِیوَن گواہی پتھر پہاڑ الایا،
انگشتاں توں تھئے چشمے جاری لشکر کوں پِلوایا۔
ضامن پئے کر ہَرنْی کوں چا قید کنوں چھُڑوایا،
کاسہ کھیر دا ہووے ساری مجلس کوں پِلوایا۔
ڈوں فرزند مُوئے جابرؓ دے موئیں کوں پھیر جِوایا،
جیَں گلیاں وچ ٹُردا ماہی عطر کوں چھڑکایا۔
کِنگرہ کوشک کسریٰ دا تے کفر دا کوٹ ڈھایا،
کسر صلیب دی کرکے سوہنْے گِرجیں کوں گِروایا۔
ڈِسو اگے کوئی لج پرور وت اجھاں رہبر آیا،
بدکاریں دا چا تے بارا ڈِند شہید کرایا۔
پتھر بَدھے پیٹ دے اُتے فاقہ سخت نبھایا،
جَویں دی روٹی اَنْچھانْی دا سوہنْے قُوت بنْایا۔

ڈھلک ڈھلک تے ٹردا سوہنا بھوئیں نہ پوندا سایا،
آئے سکھڑے نس گئے ڈکھڑے رب ماڑ تے بینہہ وسایا۔
صورت ڈیکھ تے سوہنے دی چَن چوڈہیں دا شرمایا،
اکھاں وچ ما زَاغ دا کجَلہ سوہنے خوب چھکایا۔
آتشکدہ دی سو بَرساں دی آتش کوں وِسمایا،
بُتیں کوں وچ بتکدہ دے سوہنے آن گِرایا۔
ابوبکرؓ سر صدقے کیتا نام صدیقؓ رکھایا،
عمرؓ جھگڑا منافق دا سُن کیویں مار مکُایا۔
قبر دے وچ ہئے کافر کنبن رستم کوں کنبوایا،
ڈیکھ عدالت عادل دی شینہہ بکری نال چَرایا۔
عثمانؓ غنی دی ڈیکھ سخاوت حاتم وی مکلایا،
حیدرؓ صفدر مَرحب دا وت کیویں مغز اُڈایا۔
(حضرت) عبدالغفارؒ پیا سگ وانگیں در تے تھی سدھرایا،
بھال نظر فی الحال پیارا مولیٰ تیکوں وَدھایا۔

مولود شریف (٢)

حبیبِ کبریا آیا مبارک ہو مبارک ہو
محمّد مصطفیٰ آیا مبارک ہو مبارک ہو

جیڑھا دردیں دا داروں ہے گنہگاریں دا داروں ہے
شفیع روزِ جزا آیا مبارک ہو مبارک ہو

صاحب جن و بشر دا ہے حشر دا ہے قبر دا ہے
زہے مُشکل کُشا آیا مبارک ہو مبارک ہو

جیندے احسان ہِن لکھاں نہیں توفیق کیا لِکھاں
نبیؐ خیر الوریٰ آیا مبارک ہو مبارک ہو

خُدا جیندا مدح خوانے گواہی ڈیندا قرآنے
اساڈا پیشوا آیا مبارک ہو مبارک ہو

جیندے باعث جہاں پیدا زمین و آسماں پیدا
اُمت دا رہنما آیا مبارک ہو مبارک ہو

نبیؐ دا بوبکرؓ یارے تھیا ہمراہ وچ غارے
ایہ مخلص دلربا آیا مبارک ہو مبارک ہو

ڈوجھا حضرت عمرؓ عالی کفر دی بیخ جڑھ گالی
عجب خوشتر لقا آیا مبارک ہو مبارک ہو
ترئیجھا عثمانؓ ذیشانے نبیؐ دا محرم دل جانے
گوہر وحدت سخا آیا مبارک ہو مبارک ہو
تے چوتھا یار حیدرؓ ہے ایہ برتر نیک محضر ہے
علیؑ المرتضیٰؓ آیا مبارک ہو مبارک ہو
احقر عبدالغفارؒ اُتے غلامِ نابکار اُتے
عجب ظلِّ ھُما آیا مبارک ہو مبارک ہو

مولود شریف (۳)

جَیں امت کوں دامن لایا ہے اج گھر عبداللہؓ دے جایا ہے
جبرائیل پنگھوڑے جھلایا ہے جیندا سارے جہان تے سایا ہے
جیندے تابع جہان تے چوڈاں طبق جیندا بجلی وانگ لسکار جھلک
جیندے ناز نواز دی ٹور دھمک اج برقعہ مونہہ توں اٹھایا ہے
جَیں ڈند شہید کرایا ہا کر جنگ تے دین ودھایا ہا

جَیں امت کوں دین سکھایا ہا اوہیں جگ وچ پھیرا پایا ہے
جیڑھا امی لقب تے خیر البشر کیتس نال اشارت شق القمر
جیندے شان دے وچ الفقر فخر اوہیں عرش اُتے قدم پایا ہے
جبرائیل جیندا دربان رہا ہر آن اُتوں قربان رہا
جیکوں امید ارمان رہا اج چہرہ پاک ڈکھایا ہے
اج صُوبہ عرب مختار آیا اج سوہݨاں دا سردار آیا
اج عاصیاں دا غمخوار آیا جَیں امت کوں بخشایا ہے
جیندے نور توں پیدا جہان تھیا جیندے باعث زمین آسمان تھیا
جیندے اُتے نازل قرآن تھیا لامکان اُتے پَوں پایا ہے
اج ہُدہُد باغِ اِرم دا آیا اج صاحب لطف کرم دا آیا
اج صاحب شان شرم دا آیا جَیں مار کفر کوں ونجایا ہے
عبدالغفارؔ توں کر شکرانہ نور جمال تے تھی پروانہ
ذات خدا ڈیکھوں ہے خصمانہ اج شہنشاہ پوں پایا ہے

مولود شریف (۴)

ساڈا سوہنڑا نبیؐ ذیشان آیا
جیندے شان دے وچ قرآن آیا

محبوب ربّ العالمیں سوہنڑا نبی پیدا تھیا
قسم خدا دی خود خدا خالق جہاں شَیدا تھیا
بیشک دوستِ خدا رحمان آیا

نورِ حق منظورِ حق مقبول ایزد ذوالجَلال
ساکنِ ارض و سما ایندے سبھے ہِن پائمال
ساری ثقلین دا سلطان آیا

ایہ خدا دا، خدا ہے ایندا، ہے عجب ایہو اتحاد
بعد اللہ دی ذات دے نہ کوئی مثل ایندا وچ آحاد
ایہو جانِ جہاں جانان آیا

ایندا ہمسر ہا نہ کوئی ہے نہ ہوسی بالضرور
جیَن ڈٹھا اینکوں اوں ڈٹھا خود خدا کوں بے قصور
ایویں وچ حدیث قرآن آیا

نَین نرگس رشک آہو ہِن مکحل نازنیں
زلف واللیّل سجیٰ یاسین رُخ یاسمیں
چہارم چرخ تے سجِھ حیران آیا

تصویر کش نقاش چیں حیران ہِن ارژنگ سب
انگ ہک ہک ڈھنگ ڈیکھ تے دنگ عقل شقرنگ سب
ساریں دَردیں دا دَرمان آیا

آدم کنوں لا تا بعیسیٰ جو پیغمبر جو نبی
کہیں کوں نہیں طاقت جو دعویٰ کرسگے او ہمسری
مشعل نورِ خدا لَمعان آیا

ایہ ہے یکتا و یگانہ دُرِّ بے ہمتا یتیم
اوج عزت شرف وچ اصلوں مثل ایندا عدیم
ایندے صفتیں تے

ترے سو سٹھ بُت رکھیا ہانے کعبہ وچ معبود جوڑ
رحمت للعالمین آیا ڈیتونِس بھَن بھروڑ
حقّ تے باطل دا فرقان آیا

نہیں تیری تعریف ممکن یا نبیؐ نا ینبغی
خاتمُ المرسلین شفیعُ المذنبین لاَ رَیبَ فِیہِ
سَیِّدِ وُلدِ آدم مہربان آیا
عرض ہے (حضرت) عبدالغفارؒ دا سَیّدِی یا سَنَدِی
باجھ تیڈے کوئی میڈا ملجا نہیں مُستندی
شافِع یومِ حشر میزان آیا

مولود شریف (۵)

عرش توں لہہ فرش تے قُدسی سبھے آنوݨ لگے،
حضرتِ خیرُ البَشرَ تشریف جاں لانوݨ لگے۔
ڈوں جہانیں دا جڈاں جوہر تھِیا جگ وچ عیاں،
مکّے وچ کافر تھے مکے پکے غم کھانوݨ لگے۔
وچ پلوڑیں جھولی سُتا بیبی آمنہؓ سائیںؐ دے،
اُمتی گویان حضرت لب کوں مسکانوݨ لگے۔
ڈند مبارک کافراں وچ جنگ اُحد کیتا شہید،

چَا ہتھیں تے ڈِند اُمّت سوہنڑا بخشانوݨ لگیے۔
کڑک اسلامی دی وَنج پئی دھڑک سینے کافراں،
بوجہل کوں مکّے والے مِل کے پَرچانوݨ لگیے۔
مشرکاں تے کافراں رَل مِل تے کیتا مشورہ،
کلمہ پڑھ تے جِند بچا ہک بے کوں سمجھانوݨ لگیے۔
بُرجِ نبوت دے وِچوں جڈاں آفتاب ہویا طلوع،
ڈرکے مشرک مرگ توں گَل لاکے مکُلانوݨ لگیے۔
صورت شمسُ الضحیٰ بدرُ الدّجیٰ نُورُ الھدیٰ،
زُلف وَاللّیلِ سَجیٰ سو پیچ ول پانوݨ لگیے۔
عشوہ گر نازک بدن ہے سیمبر سِیمین تن،
ڈِندیں وِچوں کِھلندیں ویلے نور بَرسانوݨ لگیے۔
عاجِز (حضرت) عبدالغِفارؒ ہے ملتمس دیدار دا،
دیر ہے کیا جبکہ رحمت جوش فرمانوݨ لگیے۔

نعت شریف (٦)

بعد ثنا تحمید خداوند لکھ درود صلوتاں
پاک حبیب خداوندا تے تحفے تے برکاتاں
صدقے میں قربان تھیواں واہ امت دے رکھوالے
سئے سئے درد آزار مصیبت ہک پل وچ چا ٹالے
ہے لجپال قدیمین سید واہ رتبہ سلطانی
کل مرسل محتاج ایہ در دے ملک کرن دربانی
صاحب شان شرافت شوقت حشمت عظمت والے
تھی گلزار بہار ونجݨ جے چہرا پاک ڈکھالے
صورت ڈیکھ تے تاب نہ آنڑ انس ملک آسمانی
شمس قمر ڈوہیں شرماں وںڑ شب روز پھرن حیرانی
گل رخسارتے فرخ فال مبارک نقش نگارے
سرور صنوبر گلشن زیبائش گلزارے
ڈیکھ مُبین مُبین منور واہ زینت رخسارا
نازک ناز بھریا محبوب خدا دا مونہہ پارا
ڈینہ قیامت حق حساب دے ویلے ہر کوئی روسی

کالے مُونہہ گنہگاراں دے نال شفاعت ڈھوسی
ماء پیو بھین تے بھائی ہک بےَ کوں سُنجڑیسِن
تھی ان سُونہیں توں ڑیں جنڑویسن کنڈ ڈیسن
ہرکوئی کھَپ سڻ توں ڑیں اُتھاں ہتھیں کچھ نہ آسی
اگے عرش منور سرور کارن امت جاکے
منگن بخشش کریسے سجدہ گل وچ پلڑو پاکے
کل پیغمبر نفس و نفسی پیش خداوند پکُریسن
امتی امتی ہک صاحب لولاک لمافریسڻ
"عبدالغفار" غلام قدیمیں ہے بردا تیڈے در دا
میں ناکار کمینے دا تھی ضامن روز حشر دا

نعت شریف (۷)

اول نال گلاب دے دھوواں میں دہن ۔ پچھے سہرے گانواں سرور شاہِ زمن
سر لَولاک لَما سہرے پانون سبھے ۔ سہرے وَما اَرسَلناک دے گانون سبھے
صبغۃ اللہ دی میندڑی لانون سبھے ۔ اللہ رنگ چا لایا مِلیا یار سجن
ستیاں خواب دے وچ صورت آکے ڈکھا ۔ سُنجڑے صحن دے وَچ پاوٴں آکے دھرا

چہرہ بدرُ الدّجی اُتوں برُقعہ لہا باندی صدقے تھیوے وَسرئے عیش وَاَمن

نازک نازیں بھریا وَسیں وَچ رگ رگ ساڑاں ہار سنگار کوں لانواں میں اگ

میں تاں گھول گھتاں خلقت ساری تے جگ ریساں کون کرے سوہنٹا سیمیں بدَن

مُٹھڑی درداں دی لائق جفا دی نہ میں توں لکھپال سخی تیڈے ڈا دی نہ میں

ہاں میں کوجھی کملی کہیں ادا دی نہ میں گھولاں نام تیڈے توں سارا ایہ دھن

نَوشہَ دولھا سید سہریں والا جیویں نُوشہ چاک منجھیں دا رکھوالا جیویں

ست متوالا ماہی ہر دم شالا جیویں آ وڑ ویڑھے میڈے کر آباد صحَن

بیوس بیکس غریب عبدالغفارؒ تیڈا بدتر احقر تے اوگنڑ ہار تیڈا

ہاں غلام قدیم سگ دربار تیڈا دلبر ماڑیں بھریا مِٹھڑا ماہی مدن

نعت شریف (۸)

جیکر چاہیں اَحد کوں مِلنٹا احمدؐ نام پکیندی رَہ
جتھاں جو ڈیکھیں نامِ محمدؐ چُم چُم اکھیاں تے لیندی رَہ

اُٹھندے بہندے صفت ثنا کر اہیں عربی تی صلے علیٰ پڑھ
فَاتَّبِعُونِی سر کوں جھکا کر یُحْبِب ورد پکیندی رَہ

اَنا بَشَر دا شور نہ مچا توں وچ یُوحیٰ دے دید لِکا توں
آ بھیڑا انصاف جو پا توں پر کجھ سوچ سچیندی رَہ

بنا محمدؐ رب کوں گولݨ محض ہے اپݨے آپ کوں رولݨ
بنا سبھیݨ کھیر وِلوڑݨ مفت نہ مغز کھپیندی رَہ

(حضرت) عبدالغفارؒ دا لجپال محمدؐ ہر ہک دا غمٹال محمدؐ
قبر حشر وچ نال محمدؐ توں نہ خوف کریندی رَہ

نعت شریف (در پنج زبان) (۹)

ز عصیاں رُوَ سیاہ کردم اَغِثنی یا رسول اللہ
ہے تکیہ آپؐ کا ہردم اَغِثنی یا رسول اللہ
توئی شافی توئی کافی کرو میری خطا معافی
ز کردہ خود پشیمانم اَغِثنی یا رسول اللہ
کوئی کہتا ہے بدخویم تجھے معلوم کیا گویم

رہائی دہ ز آزارم اَغِثنی یا رسول اللہ
عذَابُ السّقَرِ مُوصَدَۃٌ فَاِنّ النّارَ مُوقَدَۃٌ
فَاِنّکَ لاَ تذَر فردًا اَغِثنی یا رسول اللہ
جہاں سارے دے وِچ جانی نہیں کوئی تیرا ثانی
توئی افضل توئی اکرم اَغِثنی یا رسول اللہ
عن الاوجائی یعصمنی، فلیس من وَرَئک لی
بسے امید ہا دارم، اغثنی یا رسول اللہ
سنو کھاجہ موری جاری، میں پاپن ہوں دُکھاں ماری
خدا را بس بزاہ گارم، اغثنی یا رسول اللہ
لکھاں ڈکھڑے کُھٹّڑ دے نہیں، زخم اُلڑے چُھٹّڑ دے نہیں
ڈکھا یک بار دیدارم اَغِثنی یا رسول اللہ
ذرا روئے دکھا جانا، جنازے میں تو آجانا
قبر میں توں رکھیں پرتم اَغِثنی یا رسول اللہ
(حضرت) عبدالغفارؒ گریانم بفرقت سینہ بریانم
وَنجایو مونجھ تے ہر غم اَغِثنی یا رسول اللہ

نعت شریف (۱۰)

توں تاج ماڑیں عرش تے راج ماڑیں
توں ہر نبی توں چنگا معراج ماڑیں

تیکوں بیبی آمنہؓ چایا تیکوں دائی حلیمہ چایا
تیڈا سارے جگ تے سایا توں تاج ماڑیں

توں عرب عجم دا سائیں تیڈیاں ہِن صفتاں ہَر جائیں
تیڈیاں پڑھدے مَلک مداحیں توں تاج ماڑیں

تیڈے حوراں سہرے گانون نِت پریاں گھول گھمانون
کل مَلک وی صدقے جاون توں تاج ماڑیں

تیڈے چارے یار پیارے توں چَن تے او ہِن تارے
ہِن نور اکھیں دے سارے توں تاج ماڑیں

ہِن روضے وِچ ڈوں رَلے صدّیقؓ عمرؓ سائیں بھلے
سر برَسن نور تجلّے توں تاج ماڑیں

ہے ابوبکر سائیںؓ اعلی من موہن تے متوالا
او بلبل توں گُل لالہ توں تاج ماڑیں

کراں کیا تعریف عمرؓ دی عثمانؓ علیؓ حیدر دی
ہِم تانگھ اِنھاندے در دی توں تاج ماڻیں

جے در توں خالی وَلّاں ونج کئیں در پلو جَھلاں
میں گھناں مول نہ ٹلاں توں تاج ماڻیں

تیڈا بُوہا چھوڑ نہ ویساں تیڈے در تے ایہ جِند ڈیساں
تیڈا داغ قبر وچ نیساں توں تاج ماڻیں

ایہو عبدالغفارؒ دا عرضے میکوں لاغر کیتا غَرضے
تھیوے دفع تمامی مرضے توں تاج ماڻیں

نعت شریف (۱۱)

رُخ تیرے پر مبتلا ہوں یا محمدؐ الغیاث!
جان دل سے مَیں فِدا ہوں یا محمدؐ الغیاث!

عشق تیرے در بدر مجھ کو پِھرایا کر فقیر،
در تیرے کا مَیں گدا ہوں یا محمدؐ الغیاث!

رحم فرما یا نبیؐ مجھ پر خدا کے واسطے،
عاجزم بے نوا ہوں یا محمدؐ الغیاث!

حرمتِ بوبکر صدیقؓ حرمتِ حضرت عمرؓ،
طالب دیدار کا ہوں یا محمدؐ الغیاث!
حرمتِ عثمانؓ حیدرؓ بخش میرے سبھ قصور،
بے خبر ہوں پُر خطا ہوں یا محمدؐ الغیاث!
عشق تیرے بھیجے میری طرف سُولاں کی سوغات،
مانگتا مَیں یہ دُعا ہوں یا محمدؐ الغیاث!
پُر خطا (حضرت) عبدالغفارؒ پہ رحم فرما یا نبی!
در تیرے پر مَیں پڑا ہوں یا محمدؐ الغیاث!

نعت شریف (هندی) (۱۲)

ہوئے اہل جہاں کے دیکھ فدا تیری صورت سورج سے نجری
توریت زبور انجیل میں ہم تیری گیت قرآن میں لکھری
اَلحمد کہ بِسری کو جاد کیا مورا درسن سے جیا شاد کیا
گم سُوج سے بت آجاد کیا نت پِھکر اندوہ میں عمر گجری
موری پیا بناں کوئی گرج نہیں کوئی اور جبر وَث مرج نہیں

کیا ہر اِک پر یہ پھَرج نہیں　　که شکُر کریں ہر سانس گھڑی
دل ہکا دکھلا کر لوٹ گیا　　سبھ کھانا پینا چھوٹ گیا
تب عیش آرام بھی کھوٹ گیا　　موری تھی گِلت دو بے کھبری
لولاک لما تیری ہے تکریم　　بِالمُؤمِنِین رَؤُفٌ رَحِیم
کہا آپ خدا کی ذات عظیم　　ہیں شیدا تجھ پر جنّ و پری
یسٓ مزمّل تیرا بیاں　　وَلَسَوفَ یُعطِیکَ رَبُّکَ شاں
ہے اَوّل ما خَلَقَ اللہ عیاں　　آئے بیں بٹاکر تم بشری
کیا پیکر کھوب ہے تیری موہن　　کیسا گُنجہ دہن کیسے سیم ذقن
اے ہاشمی عربی ماہ مدن　　مَا زَاغَ بصَر واہ عشوہ گری
وَ اللیّلِ جُلف کُھمدار تیری　　شیرین شکر گُفتار تیری
کیسی دلکش ہے رفتار تیری　　اَلفقر کہا تم نے فخری
اب عاشق کے دکھ دور کرو　　سبھ پاپ جرم مگفور کرو
موری جاری سجن منجور کرو　　کرو گور پچبل موری نا موری
نِت (حضرت) عبدالغفارؒ کو شوق تیرا　　موری کھاطِر میں پڑا جوق تیرا
توری چاکر ہوں گل طوق تیرا　　کوئی کھوف نہیں یوم الحشری

نعت شریف (۱۳)

زلیخا ہک حُسن یوسف تے تھئی شیدا تے مستانہ
پر ایں یوسف عرب والے تے جگ سارا ہے دیوانہ
ایندا شائق کلیم اللہ صفیّ اللہ نجیّ اللہ
خلیل اللہ تے روح اللہ ایہ ہے جانانِ جانانہ
کیویں اصحاب ہن گالھے بدر خیبر اُحد والے
رہیے ثابت قدم نالے جیویں شمع تے پروانہ
سبھے ہَن ڈیکھ تے جیندے نہ ہِک پل ہن پرے تھیندے
لِکھاں درجے میں کیا ایندے ایہ کُل مُرسل توں وڈ شانہ
مہر دی جاں نظر بھالے ہزاراں درد غم ٹالے
وڈے صاحب شرم والے امت عاجز دا خصمانہ
عبدالغفارؔ سگ در دا اوں مدنی ماہ پیکر دا
اوں سرور لاج پرور دا ایندا دربار شاہانہ

نعت شریف (۱۴)

نور بھری دربار شالا ڈِکھاوے قسمت،
عربی دا دیدار جنیدیں کراوے قسمت۔

سُول ستاوے لمبیاں لاوے ہجر عربی دا بھا بھڑکاوے
روندیاں زار و زار روندی رہاوے قسمت
سونے دا سجھ اوں ڈیہاڑے اُبھرسی جڈاں میکوں ساوا روضہ نظرسی
مدینے دی بازار شالا پھراوے قسمت
بہاں میں روَضے دی ڈھلی چھاں تے خاک حرم دی رکھاں میں ہاں تے
آوِم دل کوں قرار وِچھڑی مِلاوے قسمت
کانگل کھنڈ دیاں چُوریاں ڈیساں جڈاں میں دیس سجݨ دے ویساں
تے ہند ڈِسے نج بار جلدی پجُاوے قسمت
روہ کنڈیالے پندھ اَڑانگے کیوں چا کیتے نی مِلݨ مہانگے
سوہݨا عربی یار نت نت سِکاوے قسمت
شہر مدینے دیاں کُوچے گلیاں باغ بہشتی عنَبر رَلیاں
مدینے دا گلزار شالا گھماوے قسمت

(حضرت) عبدالغفارؒ دی اِلتجائے کرو جے رحمت دی نیم نِگاہے
تھیواں جلد تیار ریاست چھڑاوَے قسمت

نعت شریف (۱۵)

ساڈا نبیؐ سوہنڑا نہ ایجھاں کوئی پیا ہووَے،
امت عاصی دے کیتے پیشوا مشکل کشا ہووَے۔
معراج تے پا تاج سر لَولاک دی احمدؐ،
جبرئیل میکائیل کیا صلّے علی ہووَے۔
قدسی قدمبوسی کیتے صف بن کے تھے حاضر،
مَلکوت کیا جَبرَوت اندر مَرحبا ہووَے۔
حوراں اَتے غِلمان وَچ فردوَس دے آکھِن،
محبوبِ ربّ العالمیں تشریف فرما ہووَے۔
نازک نزاکت ناز بے انداز وَچ مُٹھے،
رضوان وَی حیران تھی کے جاں فِدا ہووَے۔
مدنی محمدؐ مہ لقا محبوب دل مرغوب ہے،
ما زاغ دا اکھیں دے وَچ کجلہ بھریا ہووَے۔

کونَین دا والی جڈاں قوسین وچ پہونتا،
امت میڈی کوں بخش ڈے ایہا صدا ہووے۔
ہے التماس (حضرت) عبدالغفارؒ ایویں نہ سکاں نِت،
دِیمیں دے وچ دیرے ہوون دیدار عطا ہووے۔

نعت شریف (١٦)

ڈولا عربی دلربا رب دی قسم لگدئے مٹھا،
ہے سوہنا بیحد ماہ لقا رب دی قسم لگدئے مٹھا۔
عیسیٰؑ تے الیاسؑ دا باعث بقا ہے خبر کیا،
ورد ہے صلّ علیٰ رب دی قسم لگدئے مٹھا۔
سوہنئے مَدنی دے طفیلوں تھئی خطا آدمؑ دی معاف،
ایندا محابا ہے وڈا رب دی قسم لگدئے مٹھا۔
نار تھئی گلزار حضرت ابراہیمؑ خلیل تے،
پُشت وچ ایندا نور ہا رب دی قسم لگدئے مٹھا۔
نام احمدؐ دی سریع الاثر کیا تاثیر ہے،
دردمندیں دا دوا رب دی قسم لگدئے مٹھا۔

جیں بیماری دا خطر ہے ورد کر ایں نام کوں،
تھی ویسی جلدی شفا رب دی قسم لگدئے مٹھا۔
برکتوں نامِ محمدؐ بیڑا نوح طوفان وچ،
موج وچ تردا گیا رب دی قسم لگدئے مٹھا۔
کُل حسینیں دا سنگارے کُل رسولیں دا فخر،
کوئی نہیں ایجھاں پیا رب دی قسم لگدئے مٹھا۔
شکل دی تعریف سنُواںواں کہ خُلق عظیم دی،
یوسفِ مصری فِدا رب دی قسم لگدئے مٹھا۔
جیں ڈٹھا با صدق دل تھئی نار دوزخ دی حرام،
پیا میں کیا آکھاں بھلا رب دی قسم لگدئے مٹھا۔
عاجز (حضرت) عبدالغفارؒ ہزاراں قرب والے تھئے نبی،
اِتھ کے نہیں کہیں پے دی جا رب دی قسم لگدئے مٹھا۔

نعت شریف (۱۷)

تیڈی ڈیکھ شکل مہتاب موہَن کئیَ تھی مدوے مفتون پِھرن
سئےَ دانِشمند دیوانے تھی مخبوط عقل مجنون پِھرن
اے شاہ عرب چِسدار طرب اَطوار عجب جانان جہاں
تیڈی مقناطِیس نظر یکسر تونڑیں دُور ہوون مقرون پِھرن
تیڈی نرگس چشم تے دید مِہر کرے مفت خرید شہید جہاں
کئیَ ہمسر یوسف ماہ کِنعاں تھی شَیدا دل محزون پِھرن
تیڈی بات نَبات حیات دلیں پیا آب حیات تے مئےَ کوثر
امواجِ حُسن افواجِ حُسن ہر حملے کر شب خون پِھرن
جڈاں نُور ڈِٹھا کوہ طور اُتے ڈَٹھا حضرت موسیٰ بے خود تھی
تیڈا ڈیکھ تجلّی جھَلک جہاں سٹ دیس وطن بیرون پِھرن
ڈینہ رات ہے نعت تے مدحت خواں تھیا (حضرت) عبدالغفارؒ دا ورد زباں
اے شاہِ شَہاں تیرے شائِق فائِق حَد عَد توں افزون پِھرن

نعت شریف (۱۸)

اے ظِلِّ عطا کانِ حیا وعدہ پچُا توں جَھٹ گھڑی
فخرِ لقا چہرہ ڈِکھا کڈہیں پھیرا پا توں جَھٹ گھڑی
توں ذوالکرم صاحب شرم کرو دل نرم کڈہیں پاؤ قدم
رب دی قسم اوکھا ہے دَم مُوئی جِوا توں جَھٹ گھڑی
تیڈی طلب ہِم روز و شب اُمّی لقب کر کوئی سبب
محبوبِ رب ہاں خشک لَب کوثر پلا توں جَھٹ گھڑی
ساری خلق چوڈاں طبق آکھن مَلک اصلوں نہ شک
ہِم گال پک، کر کوئی جھلک بُرقعہ اُٹھا توں جَھٹ گھڑی
کُجھ ترس کر بھالو نظر لحظہ بھَر، نہ تاں ویساں مَر
توں نہ دیر کر آ گِھن خبر مونجھاں لہا توں جَھٹ گھڑی
دِلشاد کر، امداد کر آزاد کر کڈہیں یاد کر
گھارے دی کندھی آباد کرَ بہرِ خدا توں جَھٹ گھڑی
دردیں دا ہئیں دَرمان توں جانان توں، دل جان توں
ذیشان بَل ایمان توں رَنج ڈِے وِنجا توں جَھٹ گھڑی

کونین دا، دارین دا | والی توں ہئیں ثقلین دا
صدقہ حسنؓ حسینؓ دا | مونہہ نہ لکا توں تے جھٹ گھڑی

اوہے ٹول گئے سب اَول گئے | اوہے تول گئے اوہے بول گئے
ایویں رول مِٹھڑا ڈھول گئے | اَنگن سُہا توں تے جھٹ گھڑی

تیری باندیاں، غم کھاندیاں | ترساندیاں تڑپھاندیاں
نہ بھاندیاں، نہ ہی ٹھاندیاں | جلدی سڈا توں تے جھٹ گھڑی

(حضرت) عبدالغفارؒ بیکار دا | بیمار دا لاچار دا
تکیہ توں ہر بدکار دا | سکاں لہا توں تے جھٹ گھڑی

نعت شریف (۱۹)

ساکوں نبیؐ ساڈے جیہاں کوئی نہ نظر آوے
یکران تے چڑھ آن وچ معراج کر آوے

حوراں اکھیندیاں سوہرا سوہنا عرب والا
آووا اڑی ڈیکھن چلوں عالی وقر آوے

جڑ بن سنگر آیاں سبھے کر زیب تن زیور

آکھن ایویں شالہ ہمیشہ بخت ور آوے
لوٗلوٗ اتے مرجان دی آکھن شکل والیاں
مُسکرِ کرشمے ناز تے سِیمیں تن بر آوے
اَئی اُدنُ مِنِی دی نِدا قوسَین وچ پہونچا
گھن کر شفاعت دا اِذن رکھ تاج سر آوے
فرمایا ربّ اُمت تیڈی کوں بخش ڈیساں میں
دشمن تیڈا سڑسی سَقر جڈاں حشر آوے
ہئی رات اَٹھاراں سال دی بِستر وی گرم ہا
قوسین توں کونین دا سردار گھر آوے
وَاللّیل دیاں زُلفاں سجاکر دوش اَنوَر دے اُتے
کجل چھکا ما زَاغ دا نُور البَصَر آوے
حُسن و شمائل ڈیکھ تے روح الامیں ہر دم
حیران تے قُربان تھی کے کر سفر آوے
چَمیا جڈاں جانِ جہاں جلوہ نُما جاناں
لات و منَات عزّیٰ زمیں تے سر دے بھر آوے

لنگھدا جیڑھی گلی وِچوں ساڈا نبی سوہنا
ترے ڈینہہ اوں گلی دے وِچوں خوشبو عطر آوے
شیشی دے وچ عطر دی جا پاکر پگھر نیوِن
محبوب ربّ العالمیں کوں جیکر پگھر آوے
(حضرت) عبدالغفارؒ دے حال تے ہر دم نظر رحمت
خاکداں جتھے کنوں جاں روح بہر آوے

نعت شریف (۲۰)

دیدار دی درکار ہے دلدار گھر آوَے،
اوَ رات پُر برکات گویا شب قدر آوَے۔
نہیں مال عزت منزلت فردوَس دا طالب،
دیدار دے انوار دی شالا سحر آوَے۔
دوزخ برابر عاشقاں کوں جنّت الماوٰی،
جے یار دل افگار دا مونہہ نہ نظر آوَے۔
ہِیں زندگی دے بعد وَعدہ ہوگیا دیدار دا،
فردوَس دے میدان وَچ جَڈاں حشر آوَے۔
پر مست بادہ نوش وَحدت دیر نہیں سہندے،

پردہ اُٹھاؤ چا ذرا جو کُجھ صبر آوے۔
ڈے زاہداں کوں بخش اپڑیاں حوراں تے غلمان،
ساکوں تیڈے دیدار دی ہے غرض در آوے۔
دیدار نہ نمائی وَ جنّت را بیا آرائی،
نارِ سَقر توں عاشقاں کوں کیا خطر آوے۔
تیرے کرشمے ناز بے انداز وَ پیچیدہ،
تیرے سوا نابود تم کو کیا ضرر آوے۔
(حضرت) عبدالغفارؒ اِس بیہوشی اور خود کشی میں ہے،
جب اُٹھا پردہ تو خودی زیر وَ زبر آوے۔

نعت شریف (۲۱)

سبب کیہڑے کنوں دنیا تے آنوݨ کم محمدؐ دا،
مدت دی اُجڑی دھرتی کوں وسانوݨ کم محمدؐ دا۔

توں سݨ سیرت محمدؐ دی تے کیویں دنیا تے گذریندے،
سوالی جو کوئی آوے تے بھر بھر جھولیاں ڈیندے،
محض تسیاں تے بُکھیاں کوں رجانوݨ کم محمدؐ دا۔

ڈیکھو یارو ایویں جگ تے ایویں آکر ڈکھائی ہووے،
قمر ٹکڑے اشارے توں چا انگل ہک بھنوائی ہووے،
لتھا سورج علیؓ کیتے ولانوݨ کم محمدؐ دا۔

جیڑھا خود مالک الملک جیندے مونہہ دا قسم چاوے،
رضا محبوب تے راضی محمدؐ جیویں منواوے،
سفر کر لامکاں تے رب رتجھانوݨ کم محمدؐ دا۔

جڈاں محشر دا ڈینہہ تھیسی ساری خلقت حیران ہوسی،
نبی ہوسن تہ چپ تھیسن تڑپھدی ہر دی جان ہوسی،
اگوں رب دے نبی آکھن الانوݨ کم محمدؐ دا۔

ڈٹھا جلوہ صفاتی طور تے موسیٰ پیا ڈھندا،
محمدؐ لامکاں تے سامݨے اللہ دے بہندا،
اصل دیدار ربّی دا پکانوݨ کم محمدؐ دا۔

سوا نیزے تے آسی سورج سبھے ہوسن عرق وچ غرق،
خدا آسی جلالی وچ نہ اعلیٰ ادنیٰ وچ کئی فرق،

لواء الحمد دا جھنڈا اٹھانوݨ کم محمدؐ دا۔

عمل والے خدا دی رحمتاں کوں ڈیکھ خوش تھیسن،
ہتھکڑیاں پا کے بے عملے اپݨے کرمیں کوں ڈیکھ روسن،
آکھن سنڈے ہاسے جو ہے چھڑانوݨ کم محمدؐ دا۔

جے تئیں امت نبی سائیں دی نہ جنت وچ قدم ڈیسی،
نبی ہووے ولی ہووے محمدؐ سائیں کوں پکریسی،
تسیاں کوں (حضرت) عبدالغفارؒ کوثر پلانوݨ کم محمدؐ دا۔

نعت شریف (۲۲)

طیبہ دا دلدار دُلارا دل دی آس پجائی جیویں
وَاہ ابرِ کرامت کرم کیتی چا مہر دا مینہہ برسائی جیویں
بھاگ سُہاگ تے بخت وَالا بختاوَر پھیرا پائی جیویں
ہِیں بیوس بیکس امت دے سر رِم جِھم مینہ برسائی جیویں
وَاہ لج پروَر سروَر لجپالا کل تقصیر مٹائی جیویں
ہِیں اُجڑے انگݨ اگواڑ اجاڑ کوں رشک بہار بݨائی جیویں
تیڈی لال لباں دی لالی توں تھئی لعل دی آب سوائی جیویں

تیڈے دُرج دَہَن دُر دنداں توں دُر عدن کوں ہے زیبائی جیویں
پووے فلک لسک انوار جھلک جگ مُسک دے نال مسائی جیویں
مہتاب مُوہن متوالیں دی تیڈی صورت سُرت بُھلائی جیویں
حُسن یوسفؑ دا ڈیکھ زلیخا گل وَچ گاری پائی جیویں
تیڈا ڈیکھ حُسن خود حضرت یوسفؑ بیٹھا دل لُٹوائی جیویں
ایہ پِنْنا جِڈاں دا پِنْن سکھیا بیٹھا در تے پلڑو وِچھائی جیویں
خود کرن سخاوت سخیاں کوں ہے تئیں ایہا ریت سکھائی جیویں
ہے (حضرت) عبدالغفارؒ بیکار بیکس سٹ ساری آس پرائی جیویں
بن درشن دل دیوانی تھئی نہیں سہندی دل جدائی جیویں

نعت شریف (۲۳)

عجب ہے یار دا چہرہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ
ہے مرہم درد دِل واللہ جزاک اللہ جزاک اللہ
حسن ازلی دے ہِن شعلے ملک آنون بنّا ٹولے
تھیون صدقے اتے گھولے سبحان اللہ سبحان اللہ
اول ہا نور حق پیدا نہ ہن چوڈاں طبق پیدا
نہ لوح کرسی فلک پیدا نہ آدم ہا صفی اللہ

قدیمی ذات لجپالے ہزاراں درد غم ٹالے
کیویں اصحاب ہِن گالھے مجاہد فی سبیل اللہ

حکم اوندا منیندا ہے پیا ہر جا چھیندا ہے
نہ ایجھاں شان کھیندا ہے توڑیں موسیٰ کلیم اللہ

ملک جبرائیل باندا ہا کیویں قدماں تے ڈھاندا ہا
سدا گھن گھن تے آندا ہا آیت آیت کلام اللہ

اگے ہن شرک دے کھاڑے کفر بدعت دے دھاڑے
وہجونس دین دے لاڑے پڑھالیں لا الہ الا اللہ

خدا دی ذات دا ماہر ڈکھاوے معجزے ظاہر
سڈیندا بوجہل ساحر معاذ اللہ معاذ اللہ

فلک تے شق قمر تھیندا ڈکھاوے معجزہ ڈیہندا
تھیوے مردہ ولا جیندا آکھے قم باذن اللہ

رحم ایں تے نیارا ہے خدا کوں بہوں پیارا ہے
ایندا لمبا پسارا ہے عجب ذیشان بسم اللہ

(حضرت) عبدالغفارؒ مضطر تے کر رحمت میں بے پر تے
ونجاں میں ہئے کیں در تے رسول اللہ حبیب اللہ

نعت شریف (۲۴)

جو دم نکلے صلےّ علیٰ کہتے کہتے،
حبیبِ خدا کی ثنا کہتے کہتے۔

نکل جاوے پرواز کر روح میرا ، محمدؐ نبی مصطفیٰ کہتے کہتے
جب دوزخ کی پل پر گذر ہوگا میرا، گزر جاوں گی یا اِلٰہ کہتے کہتے
چلوں گی بناز و خرامانِ جنّت ، شہِ انبیاءؑ کی ثنا کہتے کہتے
اُٹھوں گی میں جب قبر سے روزِ محشر، مدد کر شہِ انبیاءؑ کہتے کہتے
حشر میں جب ہوویگا جی بت کا جھگڑا، آئیں گے نفسی نفسی نِدا کہتے کہتے
مگر ایک لولاک کا چھتر بر سر، آیا اُمتی کی صدا کہتے کہتے
ثناء خوان (حضرت) عبدالغفارؒ ہے نبیؐ کا، مرونگی شفیعُ الوَریٰ کہتے کہتے

نعت شریف (۲۵)

پہلے قاصد ڈِسا جلدی ایہ باندی یاد ہیَ یا نہ
ہجر دے دور تھیوݨ دی ایں دل مسرور تھیوݨ دی
نظر منظور تھیوݨ دی اُہا رت ساکھ ہیَ یا نہ

وتاں مَیں در بدر رُلدی گلی کوچے شہر رُلدی
بیاباں بحر بر رُلدی حقیقت پہنچ گئی یا نہ
کیتس گلی دا ککھ میکوں تے ناسیں تار کک میکوں
آئے غم درد نِت میکوں خبر دلبر کوں پئی یا نہ
صحن اُجڑے سہانوݨ دی ایں روندی دے رہانوݨ دی
تیکوں کوئی گالھ آنوݨ دی سجݨ سوہݨے سُٹی یا نہ
مَیں ہاں پنجاب وچ ماندی ڈکھاں توں پل نہیں واندی
نہ وت سیگیاں سنیاں بھاندی صبا عرضی پچُی یا نہ
میڈے طیبہ سڈانوݨ دی تے ہندوستان آنوݨ دی
تے میڈی لاج گل لانوݨ دی کوئی تجویز تھئی یا نہ
بلا تقصیر مارݨ دی اُتوں ہتھ اُلارݨ دی
تے دل توں چا وِسارݨ دی سجݨ عادت وٹی یا نہ
ایہ دل رنجور کرلاوے بجز دیدار تڑپھاوے
جو ہِک پل چین نا آوے ڈتس داروں دوائی یا نہ
(حضرت) عبدالغفارؒ عمر ساری رہا مہجور آزاری
ڈٹھی واہ یار تیڈی یاری اجݨ تھیسی رہائی یا نہ

نعت شریف (۲۶)

نہ ہوا مثل محمد کا کوئی پیدا بشر میں
کونین ثقلین و دارین و دہر میں

اے میرے پیارے محمد اوپر تیرے میں فدا ہوں
بیتاب ہوں بے خواب ہوں بے آب ہوں بر میں

صد ہزار عاشق مفتون ہیں دیدار صنم کے
پورب دکھن ماڑ سمرقند سکھر میں

جاپان خراساں یونان عرب میں
پنجاب سراہندیپ لاہور شہر میں

ہوا جلوہ فگن دیکھو ہر چیز میں ظاہر
گلشن و چمن میں و سمن شجر ثمر میں

گلزار و خس و غار کوہسار بیابان
کیا زیر و زبر تحت سنگ بحر میں

محبوب ہیں ایسے کہ خبر گیر میں عاشق
دلدار مدگار وغم خوار و خطر میں

بے شک "عبدالغفار" نکارا امت میں داخل
پھر کیا خوف گناہوں کا وہ ہیں شافی حشر میں

نعت شریف (۲۷)

حضرت میر محمد مرسل مونس تے صلواتاں
ہے مختار معلمِ عالمِ رب ڈاتے دیان ڈاتاں
شب معراج عروج مدارج داور کنوں سوغاتاں
شرح منور مدنی دی ھٹ مصحف دیاں آیاتاں
حسن حسین دے ہرجا چرچے چُلبُل چُلیاں تاتاں
ہے فی النار سعیر سقر جو مخل کر بکواتاں
عبدالغفار ہے ہر مذنب مونس وچ ظلماتاں

نعت شریف (۲۸)

نبی سائیںؐ دے قدماں توں جند جان گھولاں
ایں سوہنے محمدؐ توں ہر آن گھولاں
ایں قامت کرامت دل آویز اتوں ہزاراں سہی سرِو بستان گھولاں
ایہ مرغوب محبوب مطلوب ہر دا ایں جانانِ عالم توں خوبان گھولاں
محمدؐ منور دے زیبائے رُخ توں مصر کیا ہے بل سارا کنعان گھولاں

اوندی خاک قدماں دی سرمہ بناواں   میں کحل الجواہر تے مرجان گھولاں
فرادیس گلزار حُور و ملائک   فخر کل رسولاں توں رضوان گھولاں
اوں مرغوبِ رفتار عقلِ ربا توں   میں کوہی کبک دی خرامان گھولاں
خوشبو نبیؐ دی معُنبر بہشتی   گلاب و عطر مشک و ریحان گھولاں
اوں لب لعل شیریں شکر شہد اتوں   میں کوثر اتے آبِ حیوان گھولاں
ایں کجلے بھریئے نین نرگس نما توں   سیاہ چشم آھُوئے بیابان گھولاں
شفا ہے بیماریں دا دیدارِ حضرت   زمین و زمن عرشِ رحمان گھولاں
ایہ پنجاب ہند سندھ تے ایہ ماڑ ساری   بلخ تے بخارا بدخشان گھولاں
عرب تے حبش شام بنگال پورپ   یمن ترک تاتار یونان گھولاں
بجز تیڈے عبدالغفارؒ ہے پریشاں   ایہ سرمایہ سُر ساز سامان گھولاں

نعت شریف (٢٩)

آیا آیا نبی وڈ شانا حبیب ربانا   رب دے قرآن اتے گل مک گئی
کھلیا مکہ اندر میخانہ   رب دے قرآن اتے گل مک گئی
سوہنڑے اللہ دے گھر کوں وسایا   آکے پیغام حق دا سنڑایا

پہلے کعبہ ہا ویران، جڈاں آیا ہی جوان، ودھیا بیت اللہ دا شان
ایہو کعبہ ہا بتخانہ چاڈدا زمانہ

آیا ذیشان حق دا پیامی جیندا فرشتے کریندے سلامی
پیارا رب دا رسول، جیں کھولیا سکول، وَدھیا دین دا اصول
آیا صدیقؓ ہے پروانہ چاڈدا زمانہ

اتوں چن چن کے رب سائیں بھجیندا اتے جام بھرپور محمدؐ پلیندا
اتے صدیقؓ سچار، آیا سوہنا پہلے وار، چڑھیا عشق دا خمار
ڈِتا ساقی نے بھر پیمانا چاڈدا زمانہ

آیا آیا عمرؓ بن خطابے جس نے اللہ چا منگیا جنابے
کیتا رب نے پسند، ہوا قدر بلند، چڑھیے دین دے کمند
آیا ہو کے محمدؐ دا پانھا دشمنی بھانا چاڈدا زمانہ

امیر عثمانؓ سائیں دامادے کر بیعت رضوان تاں یادے
گدھی سائیں نے بیعت، عثمانؓ دی حجت، قرآن دی آیت
توں ضد سٹ وے مسلمانا میرے مہربانا چاڈدا زمانہ

ساڈا مولا علیؓ لافتیٰ ہے جس نے روضہ دے اندر سومائے

صدیقؓ تے عمرؓ ستے لاکے بستر، سائیں دے روضہ اندر

ذمہ حیدرؓ دے ہے دفنانا چانڈا زمانہ

شاہِ کربل گئے جو کربل دین ڈھنڈے کوں سید لیا جھل

علیؓ دے پسر، سوہنا صاحب قدر، تلے خنجر دے سر

ڈتا اللہ نوں چانذرانہ چانڈا زمانہ

ذرہ اللہ سائیں کنوں ڈر توں غیبت ہرگز کہیں دی نہ کر توں

ہن (حضرت) عبدالغفارؒ، سبھے اکھیں دے ٹھار، ساڈے ہن غمخوار

گلا کرن انھاں دی بے ایمانا چانڈا زمانہ

نعت شریف (٣٠)

ڈوں جگ وچ تیڈی روشنئی بختیں والا - مطیع تیڈی ساری خدئی بختیں والا

ہے بیشک عدیم المثل تیڈی صورت، مصوّر حقیقی بنٹی بختیں والا

کئی وادی مقدس تے کوہ طور گیا، تے قوسین وچ دیرا لئی بختیں والا

جو تبلیغ آکھیں نبی کہیں نہ کیتی، رسالت جیڑھی تیں چھکئی بختیں والا

خداوندِ عالم ثنا خوان تیڈا، صفت بیا نہ کرسگدا کئی بختیں والا

حُسن وچ توں برتر حسیناں دا افسر، رہن تیڈے در سر جھکئی بختیں والا
زَلیخاؓ کوں ہئی جیویں آشوب یوسفؑ، ایویں سارا جگ چا مُسئی بختیں والا
فدا صفتیں تیڈیں تے حضرت اُویسؓ، قَرن وچ کھڑے ڈِند کڈھئی بختیں والا
او صدیقؓ اکبر فقط شرط ڈیکھڻ، کھڑا دل اپڻا لٹئی بختیں والا
ہے (حضرت) عبدالغفارؒ ہک بسلک گدایاں، کھاوے در تیڈے کر گدئی بختیں والا

نعت شریف (۳۱)

عرب دا وَالی منہ ڈِکھلاوَنج — وَطن اساڈے پھیرا پاوَنج

امت رُل گئی توں بن ڈُل گئی — دنیا ڈیکھ تے خلقت بُھل گئی
دین کوں چھوڑ تے تھی بے مُل گئی — اُجڑی امت پھیر وَساوَنج
توں بِن سوہڻا کون سنبھالے — ڈیکھ ہڻ ڈاڈھا ابتر حالے
فسق فجوری ظلم کمالے — رُل گئیں کوں سائیں ہڻ راہ لاوَنج
جڑیا ہویا تیڈا دین وَنجیندن — حب دنیا وَچ سر پئے ڈیندن
ایمان اپڻا ہڻ کھوہیندن — مونہہ آفت وَچ آئے نے بچاوَنج
حقہ بھنگ تے بیڑی نوشِن — غفلت دے وَچ مست بے ہوشِن
اندر کفر اسلام دے پوشِن — بگڑی خلقت جوڑ بناوَنج
چوریاں کرڻ دا پیا وَرتارا — کوڑیں قسمیں تے کرن گذارا

راشی تھی گیا عملہ سارا ظلم دی بھا بل گئی وِسماوَنج
جُھمر تاڑی نغزہ لوڈی راتیں ڈینہاں کھیڈن کوڈی
دین اسلام دے سخت ہن ہوڑی بیڑے بڈدے پار تراوَنج
دھیریں بالغ نہ پرناوَن لُک چھَپ چوری یار کڈھاوَن
جے پرناوِن ڈوَں گھِن کھانون فسق فجوریں توں چُھڑواوَنج
(حضرت) عبدغفار گناہ ہِن بارے لہو لعب ہِن کم آوارے
نظر مہر دی ہِک درکارے اُجڑئے گھر آباد کراوَنج

نعت (٣٢)

تیاری کر کے چلونی سیاں، نبی دا دربار جُل ڈِکھی جے
خدا خدا ہے نبی نبی ہے، نبی دا ہر توں قدر جلی ہے
قبر دا ضامن حشر شفیع ہے، چھوڑ اے در کہیں جا ونجی جے
ازل توں لاکر حشر دے تائیں، نہ تھے پیدا نہ تھے کڈاہیں
اہیو جہاں سوھنڑا اساڈا سائیں، جو جند کوں قربان کرگھتی جے
میں ہندوچ خراب تھی تھئی تھئی،جونت دی دوری بے تاب تھئی تھئی
ہجر دلے وچ بھج کباب تھئی تھئی، ہے دیر کہیں کیوں نہ ٹرپوتجے
جو تھی گیا ایندے دردا بردا، اوہے نہ محتاج بئے دے دردا

خداوی خود اندا قدر ہے کردا، آہنڑ کیوں اِتھ کھڑا رہیجے
ایہ مونجھ مردیں تائیں نہ ویسی، ایہ سول ول ول کھڑا کوییسی
جے تائیں نہ عربی انگن سونہیسی، اون سائیں دا دروازہ جل ملیجے
ایہ دلڑی ھنڑ بے قرار تھی گئی، ڈاڈھی جگ وچ ویار تھی گئی
تے سنگیاں وچ گیار تھی گئی، ایہ ہند داہن نان کیوں گھنی جے
ہے در دا "محمد عبدالغفار" باندا، ہاں وچھڑیا ہویا مدتاں دا
ایہو وی ہردم شوق راہندا، اتھا نہیں ونجکر نہ ول ولیجے

نعت شریف (۳۳)

قاصدا من ناں خدا وَنج ڈے سنہیڑا یار کوں
ساری حقیقت وَنج سنُا احمدؐ نبی مختار کوں
فرقت ہجر وَچ ماندیاں وَنج مونہہ دے بھر ٹے ڈھاندیاں
تیڈے باندیاں دی باندیاں وَنج آکھ اوُں غمخوار کوں
ہب گس اتے تھی بس گئی اگلی تے پچھلی چس گئی
وَس رس گئی کھل ہس گئی آکھیں بَری بیزار کوں
بیکار ہاں ہر کار توں صدقے تھیواں میں یار توں

مدنی موہن منٹھار توں میڈی لاج تیں لجدار کوں
تیکوں قسم ہے حق پاک دی سُݨ گالھ میں مشتاق دی
ماری میں درد فراق دی رونواں ایہیں آزار کوں
سڑ سڑ تھیا کولے جگر بھالو ول میڈوں نظر
بہرِ خدا ہݨ بیء نہ کر آ ڈیکھ میں لاچار کوں
بہتر ہجر توں سائیں ہے اجل کیتا ہجر ناحق قتل
پایم ہجر وچ گیڑ گل ونج آکھ اوں غمخوار کوں
(حضرت) عبدالغفارؒ غریب کوں بیکار تے بے نصیب کوں
ونج آکھ یار طبیب کوں تھیوے شفاء بیمار کوں

نعت شریف (۳۴)

میں ڈیکھاں رخ منور کوں ڈکھاوَ یا رسول اللہ،
نہ مِٹدے درد غم میڈے مٹاوَ یا رسول اللہ۔
بھرم گیا شرم لتھا میں کنتے کر وَنجاں متھا،
میں آتش عشق وَچ تتاّ وَنجاوَ یا رسول اللہ۔
صلوۃ اللہ سلام اللہ علیکم یا رسول اللہ،

نبی امّی حبیب اللہ بلاوَ یا رسول اللہ۔
توں ہَیں لجپال بدکاراں غریباں تے گناہ گاراں،
تیڈے اُتوں میں جند وَاراں چھڑاوَ یا رسول اللہ۔
نہیں خرچی سفر گھر دی میں ہر کہیں دی تھیم بردی،
نہ حاجت مال وَ زر دی سڈاوَ یا رسول اللہ۔
میں پُر تقصیر ہاں عاصی تیڈے در دا میں میراثی،
اوَداسی تے اللہ راسی دامن لاوَ یا رسول اللہ۔
(حضرت) عبدالغفارؒ بیچارہ ز جملہ کار آوَارہ،
بیوس بیکس تے بیکارہ ملاوَ یا رسول اللہ۔

نعت شریف (۳۵)

ربا احمدؐ مِٹھڑا ملا چا
ربا آس میڈی کوں پجُا چا

سنجٹا ہجر نہ تھیوے پسیلہ رنگ سوز کنوں ساوَا پیلہ
نہ کوئی وَارت سانگ وَسیلہ میکوں شہر مدینہ ڈکھا چا
طعنے ڈیون لوک پرائے سۓ سۓ صدمے ہجر اُٹھائے

اجڑ قسمت نہ پئی بھڑائے
رہا مونجھ میڈی کوں مٹا چا

ہن بخت تے بھاگ تہاں دے
جیڑھے روضے دی چھاں تلے بہاندے

جیڑھے خدمت دے وچ راہندے
میڈے اوجڑے صحن کوں وسا چا

ہاں میں عاجز نہ کہیں ڈا دا
راہندا ہر دم شوق زیادہ

ہک آسرا ذات خدا دا
میکوں زیارت نصیب کرا چا

دل تھئی بے صبر کر آرام نہ سگدی
توڑے اصلوں نہیں کہیں ڈھنگ دی

چولے چاکر دعائیں منگدی
میں غریب دا مرض مٹا چا

وس (حضرت) عبدالغفارؒ نہ چلے
ہاں غریب نہ خرچی پلے

پیا سختی نہ سر توں ٹلے
میڈے سارے ایہ بار ہٹا چا

نعت شریف (۳۶)

نبی دی ذات دا کیا شان آکھاں
صفت اوندی میں کیا انسان آکھاں

اوندے باعث خدا کونین کیتا
ہزاراں ہا اوندے احسان آکھاں

ایندے درجے میں عاجز کیا سڻانواں
ملک ایں در اُتے دربان آکھاں

نبیؐ دا یار حضرت بوبکرؓ ہے
نبیؐ دا خاص میں دلجان آکھاں

ہے ڈوجھا یار حضرت عمر فاروقؓ
جیندے باعث کفر ویران آکھاں

ترِیجھا یار حضرت دا پیارا — اوئنکوں عثمانؓ بن عفانؓ آکھاں
ہے چوتھا یار اسد اللہ بہادر — اوئنکوں مولیٰ علیؓ مردان آکھاں
ہے زَہراؓ بنت سروَر انبیاء دی — اینکوں خاتون پاک عیوان آکھاں
حسنؓ دلبند حضرت شیر صفدر — اینکوں محبوب حق سبحان آکھاں
ہے حضرت شاہ حُسینؓ افسر وَلیاں — شہیدے کربلا میدان آکھاں
رسول اللہ کروَ امداد میری — تیڈے الطاف بے پایان آکھاں
(حضرت) عبدالغفارؒ اوَتے رحم فرماوَ — تیکوں ہر مرض دا درمان آکھاں

نعت شریف (۳۷)

تیاری کر چلے حاجی — اُوں عربی یار دے کیتے
وَطن عیش وَ اَمن بُھل گئے — سوہنے دیدار دے کیتے
نبیؐ دے عشق وَچ جلے — مسیں آ درد ڈُکھ ٹلے
وَطن کوں چھوڑ کر چلے — موہَن ملٹھار دے کیتے
لگیاں دلیں پئے کون ہُنڑ — لایاں پیتاں سٹے کون ہُنڑ
پچھوں تے وَل ہٹے کون ہُنڑ — سُنجے گھر بار دے کیتے
خدا رنگ چا لایا گُل کوں — ڈیکھنڑ دا شَوق ہے کُل کوں

وُطن بُھل گیاّ بلبل کوں چمن گلزار دے کیتے
جگر دے گوشے ٹُھر وُیِن مدینے پیر جاں پیِن
ایہ گھر تے پال وَسر وُیِن مٹھے دلدار دے کیتے
اَندر بھڑکن برہوں بھاہیں اَکھیِن سُنڑ نبیؑ سائیں
سٹیاں اَساں غیر دِیاں چاہیں تیڈی سَرکار دے کیتے
عجب سَنّت اوُنہاں لوکاں جنہاں لایاں اُتھئیں جھوکاں
برہوں پلپل ڈِیوے چوکاں سَیّد اَبرار دے کیتے
(حضرت) عبدالغفارؒ ہے بردا ہے سگ آستان اطہر دا
اوّں شافع روزِ محشر دا ہے ہر بدکار دے کیتے

نعت شریف (۳۸)

عرب شریف دی دھرتی کوں وَاہ عربی سَئیں رنگ لائیٔ جیویں
سنجڑی سندھ پنجاب کوں نِت سَئیں سِک وُچ کیوں سکوائیٔ جیویں
پر حسن کمال تیڈے تے نت کئیٔ کملے پھرن سودائیٔ جیویں
تیڈی ڈیکھ کے من موہنڑی صورت کئیٔ لاکھاں دل کھوائیٔ جیویں
اساں روزِ میثاق دے بردے ہیں نہیں اج کل دل لٹوائیٔ جیویں
لگی عشق تیڈے دی سانگ سجنڑ پیا بھل گیٔ آس پرائیٔ جیویں

تیکو ڈِہدے کئی صدیقؓ بݨئے رہے قدمیں سیں نوائی جیویں
کیئی اݨ ڈِہمیں تیڈے عشق دے وِچ کھڑے سارے ڈِند کڈھائی جیویں
حُسن یوسفؑ دا ڈیکھ مصر دیاں بیٹھیاں زالیں ہتھ کٹوائی جیویں
تیکوں ڈِہدے لاکھاں سر کٹوائی جیکوں مِٹھڑی مُسک ڈِکھائی جیویں
تیڈے حسن دی خبر بیبی آمنہؓ کوں جیندی جھولی نور وَسائی جیویں
ڈھیر خبر بیبی عائشہؓ کوں جیندے گھر وِچ دیرا لائی جیویں
یا خبر اوں لعل بلالؓ کوں ہئی نہ سہندا کنڈ وَلائی جیویں
وَل تھیا وَصال ہا ممبر تے جڈاں صورت نظر نہ آئی جیویں
تیڈے لب چولݨ کِھل بولݨ توں میں گھولاں کھنڈ ملائی جیویں
تیڈی ٹور ٹمک توں مور کمک جو ڈِہندیں ٹور بھلائی جیویں
(حضرت) عبدالغفارؒ ہے سگ دربار اتے ہے پُر عیب خطائی جیویں

نعت شریف (۳۹)

خدایا کر کرم جلدی ڈِکھا دیدار مدنی دا،
تھیواں مجنون دیوانہ بݨا لجدار مدنی دا۔
صفت جیندی خدا کیتی ہے شاہد خود کلام اللہ،

رضا ایندی رضا رب دی اشارت ڈیکھ وجہ اللہ،
اُمت سئیں دی بٹا میکوں کرے عرضیاں کلیم اللہ،
کیتا ہر ہک ازل وچ ہا ایہو اقرار مدنی دا۔
نہ آدم ہا نہ دنیا ہئی نہ دنیا دا نشاں پہلے،
نہ ہا ارض و سما پیدا نہ ہا کون و مکاں پہلے،
خداوند پر اکیلا ہا نہ ظاہر ہا عیاں پہلے،
لدھی کونین ہستی جاں تھیا اظہار مدنی دا۔
رُٹھا آدم کنوں اللہ ولا اوکوں منایا کئیں،
آیا طوفان ہا نوح تے اوندا بیڑا ترایا کئیں،
چخے چڑھیا خلیل اللہ اوکوں کرسی بلھایا کئیں،
بدل گئی آگ چو طرفوں کھلیا گلزار مدنی دا۔
حکم جاری پیغمبر تے کیتا قربانی دا اللہ،
پکڑ بچڑا کیتس حاضر ایویں جلدی خلیل اللہ،
چُھری رکھ تے کُھیندا ہا تے پڑھ تکبیر بسم اللہ،
چُھری رُک گئی ذبیح اللہ سُݨ اذکار مدنی دا۔
متھے بھرنے لٹایس کیوں کیتس حلقوم چا تلے،

ہا پُٹھ وچ نور مدنی دا ادب کر خاک نہ رلے،
پیغمبر جوش ول کیتا چُھری دی دھار نہ چلے،
وِچالے عاشقی دے ول کیتس دیدار مدنی دا۔
بحر تقدیر دا آکھے جہاز اپنٹا کوئی ٹھیلے،
میڈیاں موجاں قہر دیاں ہِن اتھاں آکے کوئی دم میلے،
پتنٹ کربل تے سید دا بھریا ہا پُور جئیں ویلے،
چُھٹا بیڑا صحیح سالم گیا لنگھ پار مدنی دا۔
ہے رحمت کل جہاناں دا بیواہی ہے محمدؐ دی،
خزانے بخش رحمت دے تے شاہی ہے محمدؐ دی،
قیامت ڈینہہ عدل ہوسی گواہی ہے محمدؐ دی،
اِتھاں اُتھ راج ہے سارا سبھو سرکار مدنی دا۔

نعت شریف (۴۰)

یا حبیبِ خدا نبی اُمیؐ شافِع روزِ جزا نبی اُمیؐ
کافر آکھن تھیوے چن ڈوں ٹکڑے اکھیں نال ڈِکھا نبی اُمیؐ
تھیا شق القمر نال اشارت دے واہ تیرا معجزہ نبی اُمیؐ

جنجوں تروڑ سارے مسلمان تھیئے آکھن کلمہ پڑھا نبی اُمیؐ
ہِک ابوجہل آکھے میں منکر ہاں ایہ سحر نما نبی اُمیؐ
حضرت نوح پیغمبر بیڑی دے وچ پڑھدا صلےّ علیٰ نبی اُمیؐ
حضرت یونس پیٹ مچھی دے وچ پڑھدا تیری ثنا نبی اُمیؐ
بانگا حضرت بلالؓ حبش والا کیویں عاشق تھیا نبی اُمیؐ
پڑھدا اَشھدُ اَنّ مُحمّدؐ کوں کیتس جان فدا نبی اُمیؐ
حوراں رات معراج دی سب منتظر آکھن ڈیکھوں تاں چا نبی اُمیؐ
جبرائیل آکھے سبحان اللہ واہ توں صاحب حیا نبی اُمیؐ
قیصر و کسریٰ تے شاہ سکندر ہِن تیڈے در دے گدا نبی اُمیؐ
عاجز عبدالغفارؔ بیکار اُتے کر کرم دی نگاہ نبی اُمیؐ

نعت شریف (۴۱)

والشمس صفت چہرۂ تابانِ محمدؐ یسٓ دی تحسین ہے دندانِ محمدؐ
واللیل زلف واصفِ قرآن محمدؐ تھیا شق قمر فلک تے برہان محمدؐ

بلبل بمدح نغمہ سرایانِ محمدؐ
شیرین شکر واہ لبِ دندانِ محمدؐ

جبرئیل کرے عرض گھن آیاں سواری   پیا شور افلاکاں تے اے محبوب کباری
فرمان ہے ذیشان خداوند دا جاری   اج رات ملاقات تے مِلݨ دی ہے ساری
روح الامین ہے تیڈا دربان محمدؐ
اُٹھی جاگ پیارا مِٹھا جانان محمدؐ
مالک کوں ملیا حکم کہ دوزخ کوں بُجھاڈے   ناریاں دے اتوں نار دی تکلیف اُٹھاڈے
رضوان ہے مامور جو جنت کوں سجاڈے   فردوس دی رونق کوں دو چند وَدھاڈے
میکائیل پیا آن کے قدمان محمدؐ
آکھے تیڈے حُسن توں قربان محمدؐ
حوریں وچ ہل چل ساڈا دلبر اَج آیا   قدسیاں وچ ہے شور پیغمبر اج آیا
نبیاں دے وچ غوغا رہبر اج آیا   غِلماں دے وچ غُل ساڈا سرور اج آیا
رحمتِ دو عالم مہربان محمدؐ
ہر ہِک دے اُتے تھورے تے احسان محمدؐ
افلاکاں تے گیا سوہݨا ول سیر کریندا   تدریج سیتی ہر کوں گیا فیض پچیندا
پہونتا ایہ اُتھاں کہیں دا جتھاں وہم نہ ویندا   بے واسطہ بے مثل دے نال اُتھ کے الیندا
قوسین دے وچ پہونتا زہے شان محمدؐ
اُمت دا وی ہوں وقت رہیا دھیان محمدؐ

بیٹھا جڈاں دلبر ونج قوسین وچالے　اَوراق امت دے بیٹھا ہِک ہِک کوں سنبھالے
امّت میں کیتی ربا ہُن تیڈے حوالے　فرمایا خداوند نہ کر خوف و خیالے

دوزخ دے نہیں امت تیڈی شایان محمدؐ
بخشش دا میڈا وعدہ فراوان محمدؐ

آدمؑ توں تا عیسیٰؑ کل نبیاں دا سہارا　واہ جوان دی جرأت کیویں چاتس ول بارا
محبوبِ خداوند تے طیبہ دا دُلارا　بخشا کے امت اپنی کوں ول ولیا پیارا

ہَن برس اٹھاراں وَلیا وچ آن محمدؐ
مرغوب موہَن خوب ہے قربان محمدؐ

ہے عبدالغفارؔ فدا لکھ واری　اج تئیں نہ خدا خلقی آنجھیں صورت پیاری
ابوبکرؓ و عمرؓ دا منکر او ہے ناری　عثمانؓ علیؓ دا جو بدبخت انکاری

اختر میڈی شریعت دے اعلان محمدؐ
میڈے چار خلیفے ایہو فرمان محمدؐ

نعت شریف (۴۲)

محمدؐ گھوٹ عالَم جنجاں
سَرور گھوٹ عالَم جنجاں

چڑھیا بُراق سوار تھی عَرب عَجم دا بنّاں
لَین کڈھیں اسلام دی مشرق مغرب پنّاں
تروڑے کوٹ کفار دے مشرک دا سر بھنّاں
فیض رَسول کریمؐ دا گھر گھر دے وچ پُنّاں
کلمہ پڑھیا جو کافراں کر اسلام اُمنّاں
(حضرت) عبدالغفارؒ ہے تیڈڑا چھوڑ ایہ در کِن ونجاں

نعت شریف (۴۳)

کوئی پیغمبر پیا اجھاں آیا ہووے
لامکان تے رب سڈوایا ہووے
ڈیکھ صورت جبرئیل تھِیندا نہ ہا لحظہ جدا
کیوں نہ ہووے جو ایہ ہے محبوب خاصہ کبریا
لعَمرک رب فرمایا ہووے
گیا ہا موسیٰ کلیم اللہ جڈاں وادی اندر
جُتی کوں پیروں لہا چا تھیا ایہ رب دا امر
ونج جیں عرش تے قدم دھرایا ہووے

نبی ہک ہے پچھوں ہِک لکھ چووی ہزار
ساڈا حضرت ہے ایویں ساریں نبیاں دا سینگار
وَلَسوفَ دا چھتر جُھلایا ہووے

بیبی آمنہؓ دی آیا جڈاں جھولی دے وچ
اُمّتی یا امّتی حضرت دی مٹھڑی بولی دے وچ
ساری امت دا بارا جیں چایا ہووے

دائی حلیمہؓ چا سُمھاوے وچ پنگھوڑے نازنیں
نال چَن گالھیں کرے محبوب ربّ العالمیں
جبرائیل پنگھوڑا جُھلایا ہووے

دائی حلیمہؓ بختور سنّت اوندی ازلوں عجیب
جیندی جھولی دے وچ ہووے حق تعالیٰ دا حبیب
ایندی جھولی کوں رب رنگ لایا ہووے

عرش توں لا فرش تئیں قدسی سبھے آنوݨ لگے
کر زیارت یار دی سب برکتاں پانوݨ لگے
نعرہ صلےّ علیٰ دا سݨایا ہووے

عرش توں لا فرش تائیں ایہ ھکارے مل گئے
کل خَلق وچ کل مُلک وچ ایہ نقارے مل گئے
رب نبیاں دا فخر ودھایا ہووے

دائی حلیمہؓ دی جھولی توں تھیندا عرش قربان ہا
حوراں تے غِلمان کیا حیران خود رضوان ہا
چَن ڈیکھ شکل شرمایا ہووے

محل نوشیرواں دے وچ وَل ونج پیا سائیں بمب ہے
ناں نبیؐ دا سُݨ کے کافر دا گیا دل کنب ہے
جڈاں پاک نبیؐ ساڈا جایا ہووے

لات و عزّیٰ دے پجُاری سارے گئے ہک لاگ مر
چڑھیا جاں جگ دے اُتے حضرت نبیؐ خیر البشر
بیڑا اُمت دا پُڈدا ترایا ہووے

رام چندر سیتا ھُنومان ہاندی تے گیان
سب دی رونق رہ گئی نازل تھیا جڈاں قرآن
سارے کفر کوں مار ہٹایا ہووے

مھد توں لا لحد تئیں امت دا رہ گیا دھیان ہے
ڈَسو کُنتُم خیرَ اُمّتٍ پیا کیندا شان ہے
ایندا لطف امت تے سوایا ہووے

ذیشان ہے دلجان ہے جانان ہے محبوبِ رب
مطلوبِ رب مرغوبِ رب واہ واہ عرب دلبر عجب
سوہنڑے عرب دا ملک سُہایا ہووے

ایہ نہ ہوندا تاں نہ ہوندا پیا کوئی ساڈا شفیع
جے نہ ہوندا ابوبکرؓ فاروقؓ عثمانؓ و علیؓ
اللہ پاک وسیلہ بنڑایا ہووے

کمترین عبدالغفارؔ دی سوہنڑا سائیں لسو سنبھال
رحمۃً للعالمین سارے جگ دا لاچپال
ساری امت دا بار اُٹھایا ہووے

نعت شریف (۴۴)

رو رو عرض کراں نِت صبح و مسا - تیڈی ذات تے ہر دم صلّ علیٰ

تیڈے درد اندر وچ چاک کیتا ڈوجھا خلقت آن ہلاک کیتا
تساں ہک واری چا فراق کیتا تیڈے نام اتوں میڈی جان فدا
رحم کرم دی نظر فرما

ایہو عرض ہے تیڈی جناب دے وچ نہ مارو وچھوڑے عذاب دے وچ
سڈ کولھ نہ رول پنجاب دے وچ ڈے وصال نہ کر ہک لحظہ جدا
بحرمت حسینؓ حسنؓ مجتبیٰ

گیاں مر مر ہجر وچ جان بلب کر لطف اتے کوئی جوڑ سبب
ڈیکھاں ملک ماہی تیڈا ڈیس عرب ایہو عرض میڈا سُݨ نامِ خدا
تیڈے در دے ہن شاہ گدا

اللہ باعث تیڈے ایہ جہان کیتا تیڈے اُتے نازل قرآن کیتا
تیکوں والی کون مکان کیتا ڈس کیہڑے پاسے ونجاں تیڈے سوا
کر دیدار نصیب حجاب اُٹھا

توبہ آدمؑ دی تھئی منظور کیویں اللہ معاف چا کیتے ظہور کیویں
تیڈا ناخن وچ ڈٹھا نور کیویں تیکوں آݨ وسیلہ منگیں دُعا
آکھے رس رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنفُسَنَا

پیڑا نوح دا طوفان تے تردا گیا　　نوح غرق تھیوݨ کنوں ڈردا گیا
تیڈے نام کوں یاد اوہو کردا گیا　　آکھے ربا سلامت پار پچا
رب کیتی اوندی ایہا مشکل کُشا

ابراہیمؑ کو نار جلایا نہ ہا　　کیویں آتِش رنج پوچایا نہ ہا
تیڈا نام اوں اصلوں بُھلایا نہ ہا　　تھئ برداً سلاماً بحکمِ اِلٰہ
جڈاں راضی تھیا اُتے رب دی رضا

رب موسیٰ اُتے کیتا فاخلع امر　　ایویں وادی مقدس پیر نہ دھر
جڈاں عرش اُتے تھیا تیڈا گذر　　اللہ کیتی فلا تخلع دی نِدا
میڈے عرش اُتے نعلین گسا

عیسیٰ چڑھیا چوتھے آسمان اُتے　　جڈاں نظر کیتس تیڈے شان اُتے
وَل لے آسی ہِیں جہان اُتے　　آکھے ربا میکوں اپݨا محبوب مِلا
تھیواں داخل اُمت نبی مصطفیٰ

عاجز (حضرت) عبدالغفارؒ بیکار اُتے　　کرو رحم بے حد بدکار اُتے
کر یاد تے سڈ دربار اُتے　　طفیل ابوبکرؓ عمرؓ ذی الحیاؓ
بحرمت علیؓ شیر، وخیر النساءؓ

نعت شریف (۴۵)

سوہنڑے احمدؐ توں جِند واریاں
ماہ پیکر منظر زیبا پلکاں تیز کٹاریاں

ماڑو چال مٹھل من بھاندا شاہد مدنی بَند دِلاں دا
جیندا ہمسر نظر نہ آندا ما زاغ کجل دیاں دھاریاں
یوسف ڈیکھ لٹائی دلڑی تھی کر قیس کھسائی دلڑی
گیسُو پیچ پھسائی دلڑی مرغ مثل پھٹکاریاں
بچھیم ناگ خم و خم کالے ڈنگن دلڑی کرن نہ ٹالے
پھاس مسلسل زلف دی چالے مرغ مثل پھٹکاریاں
مَن موہَن دِیاں ماڑو دِیداں نازک ناز کَرن تجدیداں
یوسف آکھے مفت خریداں حُسن دیاں موجاں باریاں
تھے سے شیدا ڈیکھ شکل کوں بݨ کر شمسؒ لہاون کھل کوں
چڑھ کر دار کُہانون گِل کوں عشق دِیاں خاص وپاریاں
نہوی سٹی صدیقؓ دی گالے سنگتی ریہا جیڑھا غار وچالے
کیتس جند تے جان حوالے پیتاں پال پیاریاں
حال بلالؓ سخی حیدرؓ دا قرنیؒ سعدؓ سعیدؓ اختر دا

سݨ توں حال امیر عمرؓ دا وِسر گیاں سرداریاں
چھم چھم چہرہ نُور چھلکدا رِم جھم لارھاں کبک ڈھلکدا
وقت تبسّم چاند چمکدا سوہݨ سجݨ دلداریاں
تابع خلق نگیں وچ تھیوے خُلق عظیم کرم دے شیوے
رُخ والشمس شہادت ڈیوے لجپال دیاں واہ لج داریاں
(حضرت) عبدالغفارؒ مدح نِت جوڑے بَݨ کر سگ ایہ در نہ چھوڑے
ڈے دیدار میکوں ایہا لوڑے رحم کرو بدکاریاں

نعت شریف (۴۶)

فخر کُل رسولاں دا وڈ شان ہے
عرب تے عجم دا ایہ سلطان ہے

وڈا قُرب رب نال ہے ایندی پت نہ بعد ایندے آسے کوئی نبی پیا وت
وڈا لاج پرور شفیع الامت ہوون یار جیندے ڈیون گل دی رت
تے روح الامیں جیندا دربان ہے

نبی ساڈا بُستان نبوت دا گُل　　دو جگ ہِن ایندی تارِ موہک دا ٹل
فرشتیں تے حوریں دے وچ ہُل چُل　　حسن ڈیکھ حسیناں دے وچ پیا ہُل

خداوند عالَم دا جانان ہے

حُسن ڈیکھ یوسف لُٹا بیٹھا دل　　زلیخا صفت خود اڑا بیٹھا دل
مثل بازغہ دے کھسا بیٹھا دل　　مسلسل زلف وچ پھسا بیٹھا دل

ایہ محبوب مرغوب رحمان ہے

جاں سوہنڑا نبیؐ گالھ فریندا ہا　　ابوبکرؓ سر سٹ تے جھک ویندا ہا
صدَقت تے لبیک پکڑیندا ہا　　چا زر مال گھر سارا لٹویندا ہا

جو مَن جآءَ بِالصدق قرآن ہے

توں کن ڈے تے سݨ شان حضرت عُمرؓ　　قلعے کفر دے تروڑ سٹیے ایں در
قبر وچ پے کنبدے اجݨ تئیں گبر　　ایں بکری کوں چروایا رلّے نہر

عدل ڈیکھ نوشیر حیران ہے

عجب ذوالحیاؓ ہا حیا نال پُر　　ہا بحر الکرم دا سخی کانِ دُر
ہا نت شیوہ تسلیم تے درگذر　　نہ ہا حکم حضرت اگے کوئی عذر

سخا ڈیکھ حاتِم وی حیران ہے

علیؓ شیرِ یزداں تے شب زندہ دار ہے خیبر شکن قلعہ کن ذوالفقار
کرن لا فتیٰ دی فرشتے پکار بہادر جلیل القدر شہسوار
ایہ مرشد تمام اہلِ عرفان ہے

توں سچ آکھ عبدالغفّارؒ ضرور ایہ ہِن چار انوار نبوی دے نُور
جیکوں وچ انہاندے نظر دے قصور اوندی دید وچ دُھندھ سمجھو فتور
جو ہے چوں دا منکر او شیطان ہے

نعت شریف (۴۷)

خالق دا محبوب نبیاؐ ہر دِل دا مرغوب نبیاؐ!
نیم نظر سئے پُڑدے تارے رحمت رب دی اتھ للکارے
ہر جا تھیون تیڈے نظارے چال تیڈی ہے خوب نبیاؐ!
صورت تیڈی مُلک بُھلاوے سیرت تیڈی مُلک مُساوے
یوسفؑ وچ بازار وکاوے حیرت وچ یعقوبؑ نبیاؐ!
جیجھیں درد ڈُٹھے تئیں آتے بھاری بار اُمت دے چاتے
بے کہیں نہ پیغمبر چاتے توڑے حضرت ایوبؑ نبیاؐ!

شمس قمر تیڈے نُور دے ذرّے ڈِوں جَگ وچ انوار دے فرّے
شاعر وصف بھلا کیا کرّے رب دا توں محبوب نبیاّ!
نظر مہر دی خود فرئیسو قبر حشر وچ آپ بچیسو
اوکھے وقت امداد کریسو میں بدتر معیوب نبیاّ!
(حضرت) عبدالغفارؒ ہے فیض نرالا مدح کرے خود حق تعالیٰ
ختم رُسل وڈے شانیں والا رحمت کر مسکوب نبیاّ!

نعت شریف (۴۸)

سوہنڑے احمدؐ جیہاں نہ کہیں اچ تئیں کیتیاں دلداریاں،
امت عاصی دیاں کرے قوسین وچ غمخواریاں۔
ہا سِرانڑے عزرائیل ہوں وقت وی ایہا دعا،
میڈی امت دیاں تیکوں رب سائیاں لاماں ساریاں۔
حسن یوسف ڈیکھ تے تھئی ہک زلیخا مبتلا،
حسن عربی توں فدا تھیاں لاکھاں جندڑیاں پیاریاں۔
جو تھیوے مَن بھاوٹیں مدنی محمدؐ توں فدا،

سر کٹیجن پئے توڑے مارن نہ ول پھٹکاریاں۔
جنگ بدر خیبر اُحد وچ جان بازیں کیا کیتا،
ڈیون جند پروانے وانگوں سر وَسن تلواریاں۔
ابوبکر صدیقؓ دا افسانہ غار دا یاد کر،
عشق دے دفتر نہ کھٹّن ہن ایہ منزلاں باریاں۔
قرنیؓ سائیں ڈند کڈھائے سولی چڑھیا حضرت خُبَیبؓ،
ابنِ یاسرؓ دے بدَن توں سیرھاں خون دیاں جاریاں۔
مَن موہَن دے نازیں دا میں کیا سُنانواں ماجرا،
لکھ دلیں گیاں پھاس زنجیر و زُلف دیاں گاریاں۔
ماہِ کنعانی ہا جگ سوہنڑا مثل بدرِ منُیر،
ماہِ کنعانی جہیں کئی ایندے در تے کردے داریاں۔
بعد حق دے کوئی بشر ہمسر نہیں ایندا شان وچ،
چھکدیاں اکھیں ما زاغ دیاں کالے کجل دیاں دھاریاں۔
خَندہ پیشانی ہے مبارک واہ تبسم دل بری،
ڈیکھ دلبر دل مُسن موہِن لبَاں مُسکاریاں۔
عاشقاں کوں سر ڈیوڻ توں مول نہ ہے کوئی عدُول،

خون دے دریا دے وچ تردے مثل شہتاریاں۔
حسن دی کیا شرح کھولاں یا شمائل دا بیان،
خود خدا ڈتیاں جیکوں کونین دیاں سرداریاں۔
(حضرت) عبدالغفارؒ توں جو ہن خطائیں بیشمار،
سوہنے لج پرور حشر وچ چانوڑیاں ذمہ داریاں۔

نعت شریف (۴۹)

ڈولے عربی دلربا کوں جگ دی مختیاری ملی،
سوہنے مَن موہنے جو ہن اینکوں کُل سرداری ملی۔
کئی رہیے وچ ناز نعمت کئی رہیے با نیاز خوش،
بیوسیں دی بیکسیں دی اینکوں غمخواری ملی۔
ڈینہہ دیاں کر جنگاں ودھاوے دین کوں سوہنا نبیؐ،
رات کوں اُمت دے کیتے شب دی بیداری ملی۔
حسن یوسفؑ ڈیکھ تے وچ مصر دے تھرتھل پیا،
دل دے دلبر عربی کوں ڈوں جگ دی مختیاری ملی۔
جَنّتُ الماویٰ تے دوزخ دا ہے سارا اختیار،

وچ حشر کوثر پلانوݨ دی ذمہ داری ملی۔
دلبری محبوب دی نازک بڑی عشوہ گری،
کبک رفتارِ خِراماں حُسن اطواری ملی۔
(حضرت) عبدالغفارؒ تیڈے پچھڑے آئے ہِن درد اَلم،
کئی رَہن آزاد تیکوں اِلتجا زاری ملی۔

نعت شریف (۵۰)

رخ جیندے دی وَالضحٰی تشبیہ نورانی ملی،
حسن دی وَالشمس تشریح صفت قرآنی ملی۔
کون ہے او جو حُسن جیندے تے ہے شیدا خود خدا،
مِٹھڑے احمدؐ مَن موہن کوں ڈات رحمانی ملی۔
کھیں نہ کیتا جَگ دے وچ حضرت سلیماں جیہاں عروج،
دلربا دے در دے سگ کوں جگ دی سلطانی ملی۔
ہے مَلک روح الامیں توںڑے قدُسیاں وچ ذی شرف،
صد مِنت صد التجا دے بعد دربانی ملی۔

جو مَلک اُڈدے فلک تے جو پرندے وچ ہَوا،
برکتوں موئے محمدؐ کُل کوں طیرانی ملی۔
وچ ہَوا دے اُڈدا ہا حضرت سلیماں دا سریر،
لامکاں دے مُلک دی اینکوں یار طیرانی ملی۔
اُدنُ منّی دے مکاں وچ جاں ہویا جلوہ نُما،
بخشش امت دی خدا توں اینکوں مہانی ملی۔
انجمن افروز ہے وچ اختراں روشن قمر،
نورِ رخ مَدنی توں ماہ کوں یار نورانی ملی۔
نرگس جو ہے وچ باغ دے حیرت دے وچ حیران کیوں،
نَین کجلے کالے دلبر ڈیکھ حیرانی مِلی۔
حُسن حوریں دے جو ہِن لسکار وچ فردوس دے،
ہک بلالؓ حضرت دے کوں جنّت دی رضوانی ملی۔
حسن عربی دی صفت عبدالغفارؒ ممکن نہیں،
نعت خوانی دی غلامی تاج شاہانی ملی۔

نعت شریف (۵۱)

اُٹھی اے دل مدینے چل
جو ویندے ڈینہہ گذردے نی

شتابی بدھ کمر تکڑی
اگوں پینڈے سفر دے نی

پڑھاں سو حمد آیم پچھڑے
ہزاراں درد سے ڈُکھڑے

نہ دفتر عشق دے کھُٹڑے
زخم وَدھ گئے اندر دے نی

ایہ بٹھ پئی ہند ناکاری
تے سٹ گھٹ غیر دی یاری

عرب دے مُلک کر تیاری
ٹھُرن گوشے جگر دے نی

میں گھِن گھِن ناں تیڈا رووان
ہنجوں دے نال مونہہ دھوواں

تیڈی خدمت دے وچ ہوواں
ستاواں ڈُکھ اندر دے نی

پچُھاں پاندھی تے راہ تکاں
میں بجھ بجھ تے پچھوں تھکاں

میں سڑ سڑ سِیخ تے پکاں
جو اوکھے راہ ڈونگر دے نی

غماں وچ جیڑا سڑ گیا
ڈُکھاں وچ اُڑدا اڑ گیا

ہجر دا نانگ لڑ گیا
نہ اتھ منتر پکر دے نی

سٹُو سینگیاں میڈیاں سنیاں
رُلاں تھل راہ جبل لیاں

چولا بوچھڻ دَھیاں دَھیاں
سفر اوکھے خطر دے نی

پڑھایاں عشق اُستادیاں
آیاں مونجھاں گیاں شادیاں

تھِیاں سُنج بر تے آبادیاں
نہ ہک پل جی سنبر دے نی

(حضرت) عبدالغفارؒ کر ہݨ بس
کریسیں کیا بھلا ایہ ڈَس

اَجئی نہ کھپ نہ تھی بیوس
توں تھی تابع امر دے نی

غزل شریف (۵۲)

امید مغفرت دی دل وچ نہ کوئی خطر ہے،
جوّاد و ذوالکرم دا لاَ تقنطُوا امر ہے۔
یہ کائنات ساری ہژدہ ہزار عالم،
دفتر نعیم تے نت مشکور ہر بشر ہے۔
مواج بحرِ رحمت سر تے سحابِ باراں،
داور خدا مُہیمِن رحمت دی نت نظر ہے۔
ہے زُبدہ کُن فکاں دا ہے تکیہ گاہ جہاں دا،
طغریٰ نویس بخشش نبیاں دا تاج سر ہے۔
شب روز بِزّہ کاری ہے ہزل گو آواری،
محبوبِ ذاتِ باری ساڈا شفیع حشر ہے۔
مظہر جمال نوری، ممدوح مقرب ایزد،
سلطان اشرف عالم دربار پُر دُرَر ہے۔
(حضرت) عبدَالغفارؒ برحق حضرتؒ دے چار گوہر،
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ حیدرؓ شجاع دہر ہے۔

نعت شریف (۵۳)

دِلبر مدنی دُلارا یا محمدؐ یا رسولؐ!
تکیہ گاہ اُمت بیچارہ یا محمدؐ یا رسولؐ!

غرض سَٹ کر غیر دی دِل کوں ہے تیڈا آسرا،
توں نہ ہُݨ کاری کریں پیا کون ہے تیڈے سوا
خود تیکوں معلوم ہے پیا کیا کراں میں ماجرا،
ہاں گناہ وچ غرق سارا یا محمدؐ یا رسولؐ!

بیڑا اُمت دا سائیں آیا سخت گھن گھیر وچ،
لُڑھ ویسی بیٹانگ تھی سَنیاں تیڈی دیر وچ
کر سنبھالا بختیں والا بھاگ ہے تیڈے پیر وچ،
پھیرا پا نہ کر وِسارا یا محمدؐ یا رسولؐ!

اُمتی بدکار تیڈا در چھوڑ تے کَیں در ونجن،
جے توں بھالیں چا نظر وَل بڈدے بیڑے تر ونجن

کر نقاب ہٹ دور دِلبر ہاں دے گوشے ٹھر وَنجن،
باجھ تیڈے مشکل گذارا یا محمدؐ یا رسولؐ!

یا شفیع المذنبیں ہے اوکھا وَقت اِمداد کر،
لاج پالو مُونجھ ٹالو اُجڑی کوں آباد کر
کمترینی مضطرینی وِچھڑی کوں سَیں یاد کر،
ٹھلدی دا ڈیویں توں وارا یا محمدؐ یا رسولؐ!

بخت ہے پابوس تیڈا کامیابی تھیَ مُرید،
یدخُلونَ فِی دینِ اللہ شان و شوکت ہے مزید
پڑھیا کلمہ کافراں مشرک گبر منکر عنید،
کر کرم دا ہِک نظارا یا محمدؐ یا رسولؐ!

تھیَ مُطیع سب مِصر مدین ماڑ جرجان تے جام،
چین چولِستان پورب پارسی سب نیکنام
کاشغر بلغار بابُل قسطنطنیہ طوس شام،
رُوس بلخی تے بخارا یا محمدؐ یا رسولؐ!

ہاں میں بدتر کمترینہ سنگ سینہ بے عمل،
ڈھنگ احمق تند خوئی تند طبیعت بے عقل
سُنجاں سکھنڑا میں ہاں لکھنڑا ماریا گیا پکا فصل،
گذر گئی عمر اوارہ یا محمدؐ یا رسولؐ!

باجھوں تیڈے بیوسیں دا بیکسیں دا کوئی نہیں،
درداں ماندی روندی کوں رہیندا کوئی نہیں
بن تیڈے دیدار دے داروں ڈسیندا کوئی نہیں،
کر کرم دا ہک نظارا یا محمدؐ یا رسولؐ!

مدح جوڑ عبدالغفارؒ ہر دم لکھیندا رہ گیا،
رات ڈینہہ تحریر کر دفتر بٹیندا رہ گیا
نت تیڈے دیدار کارن دل سکیندا رہ گیا،
حق نُما حق دا پیارا یا محمدؐ یا رسولؐ!

نعت شریف (۵۴)

اُٹھونی سینگیاں سنیاّں جو قسمت آزما ڈیکھوں
موہَن مٹھڑے حجازی کوں سبھے ڈکھڑے سٹا ڈیکھوں
آواری تھیاّں بیکاری گناہ بھاری شرمساری
کروں رَل مِل تے چُل زاری ایہ سر صدقوں جھُکا ڈیکھوں
نبی مرسل گدا جَیندے ملائک ہن فدا جیندے
بحر بر ہِن سخا جیندے او سرور انبیاء ڈیکھوں
مسیحؑ ہے نعت خواں جیندا مکاں ہے لامکاں جیندا
مطیع سارا جہاں جیندا او محبوبِ خدا ڈیکھوں
جو لَب چولے شکر گھولے مِٹھی شیریں سخن بولے
خدا جَیندی رضا گولے او نازک دلربا ڈیکھوں
بہوں اگواڑ مل در تے سبھی تانگھاں پرے کر تے
وطن کوں چھوڑ کر پرتے نہ رولے جابجا ڈیکھوں
ڈیکھوں دلبر نگینے کوں اوندی مَسند رنگینے کوں
چمن گلشن مدینے کوں تے رخ شمس الضحیٰ ڈیکھوں
نہ ہٹ (حضرت) عبدالغفاراؔ توں نہ کر ہک پل وِسارا توں
تے رکھ رب دا سہارا توں او مدنی مہ لقا ڈیکھوں

نعت شریف (۵۵)

اسا کوں در خدا سئیں دے، پنڑ باجھوں نہیں نِبھدی
اوندی دربار عالی وچ، نِونڑ باجھوں نہیں نِبھدی
او فخر الانبیاءؑ عالی، او مونس مہ لقا والی
نبیؐ دی خاک قدمیں دی، چُمنڑ باجھوں نہیں نبھدی
صفت یسٓ تے طٰہٰ، مزمّل تے مدثّر ہے
بجز امید ہِیں در دے رکھنڑ، باجھوں نہیں نبھدی
ڈِٹھا کل کافراں شق القمر دا معجزہ ظاہر
آکھن ہک بے کوں ہنڑ کلمہ، پڑھنڑ باجھوں نہیں نبھدی
ڈِسا مَن جَاءَ بِالصِّدق ہے، کیندے شان وچ نازل
جیکوں خدمت نبیؐ دے وچ، رہنڑ باجھوں نہیں نبھدی
چودھاروں ویڑھ حضرت کوں، ونجن مشرک مارنڑ کیتے
آکھے صدیقؓ اج صدقے، تھیونڑ باجھوں نہیں نبھدی
عمر فاروقؓ پروانہ، صبر کیویں ہا کرسگدا
آکھے فاروقؓ دل وچ سِر، ڈیونڑ باجھوں نہیں نبھدی
لقب فاروقؓ جاں ہویا، عیاں حق کیتس اُتے باطل

سرِ تسلیم خم ہے جو، مَنَڑ باجھوں نہیں نبھدی
فخر نبیاں دی ڈو دختر، دا ہے شوہر توں بیشک مَن
اوں ذوالنورینؓ دے درجے، لکھَڑ باجھوں نہیں نبھدی
شجاعت ڈیکھ حیدرؓ دی، آکھے مرحب اتے انتر
آیوسے موت دے گھاٹے، مرڑ باجھوں نہیں نبھدی
(حضرت) عبدالغفارؒ دا عرضے، بخدمت کل مسلماناں
سوا حُب چار اصحاباں، رکھڑ باجھوں نہیں نبھدی

نعت شریف (۵٦)

فخر ابن آدم شفیع الامم ہے بعد از خدا افضل و ذوالکرم
عیاں ہے صفت جیندی لولاک وچ مدح ایندی دا چرچہ افلاک وچ
ایہ سابق نبیاں توں اخلاق وچ ایہ شاغل ہے ذات حق پاک وچ

گنہگار امت دا ہے ایہ بھرم
پیغمبر سبھے رہ گئے حیران اِتھ نہ پہنچا اتھاں کوئی جو ایہ پہنچا جِتھ
جو قوسین دے درمیاں ہووے وِتھ ایندا مرتبہ کتھ نبیاں دا کِتھ
گُل اندام گلبرگ نازک صنم

گیا کوئی نہ آکھی رسالت چھکا   جو مارن پتھر تاں ایہ ڈیوے دُعا
توڑے ڈند مبارک وی تھیا جُدا   رہی امتی امتی دی صدا
کرے کافراں مؤمناں تے رحم

ابوبکر صدیقؓ تصدیق من   ایہ گلدستہ گلزار نبوی چمن
ایہ بلبل نواگو گل و یاسمن   ایں مشتاق مفتون سٹیا وطن
محبت نبیؐ وچ ایں ماریا علم

عمرؓ با وقر ہا شجاع شیر نر   جو حشمت تے ہیبت کوں کنبدے گبر
یَفِرُ ہے شیطان ظِل العُمرؓ   مقرب نبی دا زہے بختور
دلیری وچ ایندا عدیل عدم

ہا شیوہ حیا ذوالحیاءؓ دا قدیم   تھیا قید توڑے او صابر سلیم
ریہا سر کٹیندیں تلک او حلیم   ایندا خُلق خلاق خلقیا عظیم
وڈا بُردبار جمیلُ الشِیَم

علیؓ اسد غالب توں مشرک ڈرے   جو مرحب تے انتر کوں کیتس ذرے
سٹیں قلعہ خیبر دا در پٹ پرے   جو سوہنا نبیؐ ڈیکھ واہ واہ کرے
کریم الطبع زندہ دل محترم

ایہ ہِن چار گوہر گراں بے بہا ایہ دُر بحرِ توحید دے پُر ضیا
ایہ جنّ و بشر کل دے ہِن مُقتدا جو مشرق تے مغرب تائیں کر نگاہ
این جگ تے مٹیونے کفر دی رسم

جیڑھا چوں کوں منے او ایماندار جیکوں شان وچ شک ہے کالحِمار
او اسلام توں سمجھو کر گئے فرار جہنم دے وچ قعر اُس دا قرار
او دشمن نبیؐ دا خدا دی قسم

مِٹھے خُلق والے دلیں کوں مُوہِن نبی نال پھندے تاں سوہنڑے سُوہن
سہمناک چالاک تھی کر لڑن جو کفار اشرار سر بھر ڈہِن
ریہا تیر تلوار مارڻ دا کم

توں مؤمن سڑانویں اجیٔ ماریں پٹ کریں سَب ثلاثہ تے ایمان چٹ
محب ہاں علیؓ دا ایہو جوڑ ڈٹ بچیوں دائرے اسلام توں پرے ہٹ
ڈٹھوسے عجب ایہو تیڈا دھرم

توں عبدالغفارؒ ثنا خواں رسول صفت کر زِ صد صدق بیشک قبول
صفت چوں دے وچ ہے سعادت حصول بجز حُب چوں دے حیاتی فضول
مدح چوں دی ہے زیب نثر و نظم

نعت شریف (۵۷)

احمدؐ عربی ڈُو نت تیاری تھیندی رِیہم
مُلک عرب ڈو ایویں تیاری تھیندی رِیہم

حضرت خیر البشرؐ رُخ روشن کالقمر، توں بِن تانگھ میکوں نہ کہیں دی رِیہم
لگڑی چوٹ اندر سۓ سۓ تیر تبر، پُرزے پُرزے جگر زخم سِیندی رِیہم
سینگیاں سنیاّں میکوں طعنے مارن توٹے، ویساں وطن وری جے میں جِیندی رِیہم
سَس تے سوہرا سہائے نِت نناݨ اکائے، اُجڑی لانویں سڑی نِت مَریندی رِیہم
راتیں گذر گیاں روندی رُلدی رہیاں، عشق احمدؐ دے نِت پیلنے پِیہندی رِیہم
ٹھردے اسمِ محمدؐ توں دیدہ ودل، صدقے صدقے واری نت گھلیندی رِیہم
اُجڑی مانگھ دھڑی سُرخی پان سڑی، ہے ہے بھیڑی سنّت نِت لچیندی رِیہم
سیدِ ولدِ آدم رحمت جملہ جہاں، آمد فیض فضلؐ دی سُنیندی رِیہم
سگِ آستان قدیم عبدالغفارؒ بیکس، جام ہجر و زہر بھر بھر پِیندی رِیہم

نعت شریف (۵۸)

سوہنے احمدؐ مدنی دلبر دیاں عجب لجپالیاں،
سُنجیں کوں کرے بختور چا جَیں ڈوں دیداں بھالیاں۔
ہر پیغمبر کوں رہی سِک سوہنے دے دیدار دی،
دل لٹی زلفیں خَم و خَم اکھیاں کجلیاں کالیاں۔
مستحق ہوون سَقر دے تھی ونجن ول جنتی،
سَے شفا پاون ہِیں در توں سئیں دیاں سختیاں ٹالیاں۔
سِدرہ تے کرے عرض سوہنے مدنی کوں روح الامین،
جَلدے پر پرواز وچ میڈے منزلاں اگوں بھاریاں۔
حسن حوریں دا ڈیکھ تے قدسی ملائک بُھل ونجن،
حسن دلبر مدنی تے ہِن حوراں کملیاں گالِھیاں۔
بُلبلیں بستان نبوت وچ ایں گُل تے ہِن فدا،
ناز اَنوکھے دل موہن دے ہِن لٹیندیاں چالیاں۔
موہنہ منور بھاگیں بھریا نازنیں نازک مزاج،
لذّت او ہِن جانڈے جَیں سنٹیاں مِٹھیاں گالھیاں۔

ہے مسیح چوتھے فلک تے رب دے اگے ملتجی،
کر محمدؐ دی اُمت آساں پچا دل والیاں۔
بخت ہِن بیدار جے عبدالغفارؒ توں ہَیں قبول،
سر وںجے وچ سک سجنڑ دے مِلن شہر نکالیاں۔

نعت شریف (۵۹)

مالک ارض افلاک نبیا!
کر امداد ہنڑ پاک نبیاّ!

ہے تانگھ ہنڑ ہک توں دلبر دی — سک سرور دی شام سحر دی
کحل جواہر نور نظر دی — قدمیں تیڈیں دی خاک نبیاّ!
لَعَمرکَ خود حق فرماوے — ونگریں زلفیں دی قسم چاوے
کل مرسل سنڑ سِیں نواوے — تیڈا حق لولاک نبیاّ!
شہد شکر توں خوش تقریراں — چڑھن سریراں واہ تاثیراں
رخ روشن دیاں ہِن تفسیراں — مُصحَف دے اوراق نبیاّ!
جو جلوے وچ جگ دے نظر دے — مرک تبسّم ماہ پیکر دے
عکس تیڈے ہِن نور انور دے — شمس و قمر مصداق نبیاّ!

ایہ جند گھولے نہ ڈِے رولے　　سہنا سائیاں آوس کولے
اندر کولے نہ بھن بھولے　　پھِردیاں نت غمناک نبیاؐ!
سوکر سینے سکدی سانگے　　کیوں چا کیتے نی مِلن مہانگے
راہ اڑانگے نت دی تانگھے　　جگر دے وچ چاک نبیاؐ!
مِٹھڑا نامے دل آرامے　　حضرت جبرائیل غلامے
رب دے طرفوں گھن پیغامے　　نِت پہنچاوے ڈاک نبیاؐ!!
عبدؔغفارؔ دیدار دا شائق　　علوی سِفلی سکن ملائک
تانگھ تیڈی وچ کُل خلائق　　صورت دے مشتاق نبیاؐ!!

نعت شریف (۶۰)

من موہن دلدار چھیندے۔　مِٹھڑا محمدؐ دوست دلیں دے

پاڑے وسدے دلبر جانی　　بطحا یثرب عربستانی
شکل مبارک نور پیشانی　　اساڈے تاں ہن نور اکھیں دے
دلڑی کوں ہک تیڈی لوڑھے　　نیش ہجر نِت نشتر پوڑے
سُول وِچھوڑے ڈِیوے دھموڑے　　سِکدیں کوں سائیں گل چا لویندے
بیوس دلڑی پئی ہُݨ پھاتھی　　سِکدیں گذری مفت حیاتی

عرب دا والی ہک پا جھاتی مسکیناں دا سائیں عرض منیندے
مدت مدیدے درد شدیدے ہر ہر لحظے جرم جدیدے
پَر وت تیڈا رحم مزیدے توں بِن وت پیا کون کھیندے
دائم ہووے ایہا سلطانی لکھ لکھ منتاں مہربانی
محرم دل دا دِلبر جانی دلبر ماڻ نہیں تاں کریندے
(حضرت) عبدالغفارؒ قدیم غلامے بھر ڈے شوق شراب دا جامے
تھیواں پی کر مست مدامے عیب بھریں دے عیب کجیندے

نعت شریف (٦١)

ایہو جیہاں جوان ڈسو اگے کوئی آیا ہووے
جیندا جن و ملک انسان ہر کس تے سایا ہووے
حُسن اخلاق دا ہے خود جامع صورت سیرت منور لامع
یوسف سٹ کنعان مصر وچ وکایا ہووے
جیں ڈٹھا ایکوں او تھیا گاِلھا شاہ سلیمانؑ حکومت والا
سٹ کر شوکت شان سر کوں جھکایا ہووے

ہن نبی ہِک ہے توں اعلیٰ نوح نبیؑ تے فیض نِرالا

کشتی کون وچ طوفان ونج کر ترایا ہووے

پار گیا لنگھ کل افلاکوں نہیں نظردا کوئی ہمسر ساکوں

عرش بلند مکان قدم اُتھ دھرایا ہووے

امت دے کیتے ڈیکھ کشالے یاد کرے ہہہ قوسین وچالے

بخشش دا پروانہ پڑھ کر سٹایا ہووے

عرب دا والی بند دلیں دا نازک مِٹھڑا نور اکھیں دا

عرش جیندا آستان سوہنے سُہایا ہووے

نال تبسم دے بولن بولی صدقے صدقے ایہ جند گھولی

روشن تھیا ایہ جہان بختیں سوایا ہووے

جگ مُساوے جے لب مُسکاوے ملک بھُلاوے جے سرمہ پاوے

ما زاغ دا وچ چشمان کجلا چھکایا ہووے

غار دے وچ رہیا یار دے رلے عادل کیتے جگ دے بھلے

شیر علیؓ عثمانؓ لقب سوہنا پایا ہووے

چن دے پاہروں سوہن ستارے اکھیں دے ٹھارے رب دے یارے

ساڈا دین ایمان اصلی ایہ مایا ہووے

(حضرت) عبدالغفارؒ ہے قدیم مداحی تیڈے سِوا پی آس نہ کائی
نبیاں دا سلطان تیکوں رب ودھایا ہووے

نعت شریف (۶۲)

یا رسول اللہ تیرے، عشق جلایا مجھ کو،
نا رہی راحتِ روح، رنج ستایا مجھ کو۔
لیلتہ القدر سے ہے برتر شبِ وصالِ آں حضور،
چہرہ نور بدخشاں نا دکھایا مجھ کو۔
جس دلبر کا سوز ہے دل میں وہ ایسے مستغنی،
کبھی خواب میں بھی آکر نہ بلُایا مجھ کو۔
نہ لگایا تھا عشق اس گل بدن کو پہلے آزما کر،
کیا چھاتی کو ہدف تیر چلایا مجھ کو۔
کیا شکایت کروں یہ ہے سب اپنی قصور کم بختی،
ہجر کے ہاتھ سے محبوب نے مرایا مجھ کو۔
حسرتا ہیں آنسو جاری یہ کیسی ہے ستم گری،
ڈال کر طوقِ گلو دربدر پھرایا مجھ کو۔

ہجر کی رات اور اندھیرا، اوباش پھروں میں،
عشقِ جاناں کے طُوفان نے ڈوبایا مجھ کو۔
ازل کے روز کا (حضرت) عبدالغفارؒ ہے غلام قدیم،
کیا مشتاق لقاء خوب رُلایا مجھ کو۔

نعت شریف ٦٣)

صبا روضے رسول اللہ دے جانویں مزار انور نبیؐ تے سر جھکانویں
درود آکھیں صلواۃ آکھیں ثنائیں میری طرفوں تحیات ونج پوچانویں
ملے فرصت سخن آکھنڑ دی تیکوں میرا احوال رو روکے سنانویں
میرا دل غم کنوں آزاد فرماوَ کڈیں وچ ہند دے تشریف لانویں
تھیوِن حیران حور و ملک انسان جے برقع رخ منور توں لہانویں
عرب دا ڈھول اے محبوب سرور سوہنڑا رخسار مانند گل ڈکھانویں
عرب دی چال من موہنڑی ڈکھاوَ تے دعویٰ حسن داریں دا مٹانویں
اُلاراں یانبہ میں ہر دم پکاراں تے حسرت عاشقاں دی کوں وَدھانویں
میری حالت شکستہ روز خستہ میڈے اُجڑے صحن کوں آسہانویں
اُلاراں یانبہ میں ہر دم پکاراں میرے ڈُکھڑے تے غم سارے وَنجانویں

قبر رات اتے یوم الحشر وچ براہ مرحمت جلدی چھڑانویں
عبدالغفارؔ عاصی پر خطا کوں پیالہ آبِ کوثر دا پلانویں

نعت شریف (۶۴)

نبیاں دا مختار محمدؐ عالم دا سردار محمدؐ
نہ شرک کفر دا نام رہیا کیتا دین اظہار محمدؐ
ذی رونق باغ بہاراں کھلیا جاں گلزار محمدؐ
نوشیرواں دے کنب گئے ماڑے آئے جڈاں سرکار محمدؐ
سئے سلطان سکندر در تے مل بیٹھے دربار محمدؐ
گرگ تے میش چرن رل جنگل کیتے جڈاں نروار محمدؐ
وچ قرآن ہے صفت جنہاں دی من توں چارے یار محمدؐ
امت دا وچ روز حشر دے ہوسی اتھاں غم خوار محمدؐ
جان جہان ایمان اساڈا ہن اکھیاں دے ٹھار محمدؐ
سئے سلطان زمین و زمن دے در تے پانی ہار محمدؐ
عبدالغفارؔ سئے سل گناہی ہر جا مددگار محمدؐ

نعت شریف (٦٥)

قاصدا من ناں خدا ونج ڈِے سنیہڑا یار کوں
طرفوں میڈے ہتھ جوڑ کے کریں عرض ونج دلدار کوں
گزری وہائی دا حال ڈِے پچھے آکھیں یار وصال ڈِے
مہتاب موہنہ ڈِکھال ڈِے ہُݨ نہ سکا لاچار کوں
سُولاں دی نِت بھر مار ہے ہر پاسوں دھوں اندھار ہے
اجڑیا چمن تہبار ہے ہُݨ آ سُہا گلزار کوں
ڈُکھیں دی نِت گزران ہے ہُݨ باقی بت تے جان ہے
تیڈا سجن ارمان ہے پیارا کیتو گھر بار کوں
میڈا آکھیں بیمار ہا نِت روندا زار و زار ہا
پُر درد پُر آزار ہا سکدا تیڈے دیدار کوں
نازک بدن باشی عرب دَکھن تے پُورب ہِند سب
توں بِن نہیں کئی پی طلب پالو سجن اقرار کوں
کیا تھی پووَی گَل لانویں چا باندی کوں موہنہ ڈِکھلانویں چا
وسار ڈِتو توٹے بلوانویں چا گھولاں بری بیزار کوں
نِت نِت سجن دا سوز ہے اج روندیں کتواں روز ہے
نوکر تیڈا نو آموز ہے ونج آکھ اوں سردار کوں
عبدالغفار کوں تانگھ نِت سُولاں دی سینے سانگ نِت
ہر دم اُڈاراں کانگ نِت تھیوے شفاء بیمار کوں

نعت شریف (٦٦)

یتیماں دا غمخوار ہے مصطفیٰ ہیں امت دا بیڑا پڈُدا کندھی لا

ساری دنیا توں میں بدکار ہاں بے سنتی نالائق شرمسار ہاں
زنا چوری گلہ حصہ دار ہاں شفاعت دا لیکن طلبگار ہاں
میں ہُنَم بے خبر ہُݨ پتہ لاگیا

مسلماناں سر تے کیویں چاتی بار ڳیوں جیتی ہوئی بازی توں ہار
ڳیوں چتر بازی لُٹ پُھر تے مار ڳیوں کار رشوت گیاں ناسیں تار
پھڑیسن گیاں ہئی قہاری خدا

نہ رَہ فعل دنیا دے وچ توں شاغل شریعت نبیؐ توں ڳیوں بݨ جاہل
کھڑا روسیں چندرا بیڑا ویسی ٹھل قیامت وچ پڑھسیں ہتھیں چا مِسل
ایہ تَن یکا ہئی دل زباں تک گواہ

ڈیہناں راہیں طیبہ ڈو تانگھاں کراں لانواں مہندی سرخی تے مانگھاں بھراں
مکُلا کر مدینہ دے وچ ونج مراں ڈیوے ٹھاٹھ رحمت دے وچ ونج تراں
صبح شام ہووے دیدار عطا

سوہنے یوسف تے تھئی زلیخا فدا مگر نور احمدؐ جو پیدا تھیا
جہاں سارا قدمیں دے وچ ونج پیا جے ہئی شک اندر وچ عرب ڈو سدھا
گھن امداد چوں توں رٹھا ونج منا

ہرنی شکاری پھسائی وی ہئی بکاں باجھوں روندی چھڑائی وی ہئی
ضامن ڈے نبیؐ کوں سدھائی وی ہئی کیویں روندی رڑدی رہائی وی ہئی
گئی جلدی بکاں نال آئی سر جھکا

توں (حضرت) عبدالغفارؒ نہ رہ بے فکر عمل باجھوں کجھ نہیں سُتی وچ نہ پھر
توں جاہل ہئیں لیکن ہئیں توں شاعر آگے دلبر دے جھکا ونج توں سر
قیامت دے وچ نہ کھڑیں موہنہ لکا

معجزہ مبارک (٦٧)

حبیبِ خدا مالکِ دوسرا گنہگار اُمت دا ہے آسرا
جو جابرؓ دے کیویں ڈوہئیں چھوٹے بال نبی سائیںؐ دی مہانی دا کر خیال
بھرا کوں بِھرا کُٹھا چُھری دے نال پچھے چھت کوٹھے توں ماریس اچھال
ڈٹھا سر دے بھرنے اُتے مرگیا

آ جابرؓ دی بی بی ڈِٹھے ڈوہیں لعل　　جو ہِک لِکّے وِچ مرگئے نِنڈھے بال
تے جابرؓ کوں روکر سُنائیں ایہ حال　　آکھیں چُپ صبر کر نہ کر توں ملال
توں بالیں کوں چادر تلے چا سُمہا

توں کھاݨا پکا جلد تیار کر　　شفیع الحشر سوہݨا خیر البشر
اِجھو آندے پیئے نی ہِݨیں ساڈے گھر　　بُھلا موت بچڑیں دی سٹ گھت خطر
توں خوش تھی تے ہتھ نال کھاݨا کھوا

نبی سائیں دی کر پاس کر توں شناس　　متاں ڈیکھ ماتم تھیوِن ول اداس
نہ کر موت بچڑیں دا دل وچ قیاس　　جے مرگئے ہن تاں چاݨ اللہ دی آس
ایہے گالہیں ہَن آئے شہِ اَنبیاءٔ

تے جابِرؓ کوں فرمایا خیر الوَرٰیؐ　　تیڈے بال کتھن توں جلدی گھِن آ
سوہݨا گِن او کھیڈݨ ڈوہائیں بِھرا　　میں کِتھ گولاں ہُݨ او ہوسَن کیڑھی جا
آیا جلد جبرئیل پیغام چا

جو جابرؓ دے بچڑے ڈوہئیں گئے نی مَر　　ڈوہئیں زال مَردیں کوں ایہا خبر
انہیں تیڈی دعوت دا کیتا قدر　　بتایا میں تیکوں شفیع الحشر
دعا منگ میں ڈیساں ڈوہئیں کوں جِوا

فقط دیر لبیں دے چولݨ دی ہئی اُٹھے کلمہ پڑھ کر تے جیندے ڈوہئی
خُدا سائیں حیاتی اُنہاندی وَدھئی پے جھولی نبی سئیں دے وچ سر جھکئی
پیغمبر دا ظاہر تھیا معجزہ

اول یار بوبکرؓ ذیشان ہے عمرؓ باوَقر تِرّیجھا عثمان ہے
چوتھا علیؓ شیرِ یزدان ہے رکھݨ چُوں دی حُب ساڈا ایمان ہے
ہے راضی نبیؐ جو اِنہاندی رَضا

جَہل دے جنگل وچ عقل کر نہ رُل سِدھے دَگ شریعت توں پونویں نہ بُھل
خبردار کاکا تھی ہوشیار چُل ایہ بُستاں نبوت دے ہِن چار گُل
انہیں چَوں دے قدمیں تے تھی ونج فِدا

جیڑھا چُوں دا دشمن او دشمن رسول ول ایمان اوندا نہ رہ گیا جو مول
نہ رہیا جے ایمان ول کیا وصول جیکر کوئی نہ منّے وڈا بوالفضُول
حوالے حدیثاں دے ہِن جا بجا

ایہ ہِن چار وچ شان ہِک بے توں ودھ مدارج اِنہاندے خدا جاݨے حد
چمیٹی کوں سجھ نال کیویں حسد ہے منکر تاں ابلیس دا اہلِ مد
پرے رَہ توں عبدالغِفّارؔ سَدا

معجزہ مبارک (٦٨)

ختم الرسل لجپال، بدھیاں کوں چھڑانوݨ والائے * روندیاں کوں رہانوݨ والائے
امت دا غمخوار محمدؐ ، دوزخ توں بچانوݨ والائے * روندیاں کوں رہانوݨ والائے

ہرݨی دام دے وچ پئی پھاتھی رو رو کرے فریاد
سوہݨا اُمت دا رکھوالا کر میڈی اِمداد
میں وچ قید اَسیر، من ربدی تقدیر ،بچیں دا ہم تیر، بکھے کارݨ کِھیر
کھیر پلاکر وَل آساں صیاد اِجھو ہݨ آنوݨ والائے

نبی صاحبؐ صیاد کوں فرمایا ڈے ہَرݨی کھول
جے تئیں کھیر پلا نہ آسی میں ہاں تیڈے کول
کیتس حکم قبول، آکھے نہیں عدول ،جے توں سچا رسول، معجزہ ہے معقول
چُھٹ کر ہرݨی جے ول آوے شرک میڈا مُکّانوݨ والائے

دام کنوں چُھٹ ہرݨی دوڑی ہنجھوں وَہاوے نِیر
آکھے بچیں کوں اج چھیکڑ رج پی گھنو کھیر

فخر الانبیاء، ضامن میڈا پیا، قیدوں ڈتس چھڑا، سِکّاں گھنو لہا
نہیں امید بچݨ دی باقی روح تَن توں مکُلانوݨ والائے

ہکیں آکھیا او جاݨے امڑی موت دا نہ کر خیال
تانگھ تیڈی وچ کھڑا رَہسی سوہݨا نبیؐ لجپال
ساکوں گھن چُل نال، سُݨسی ساڈا حال،ڈیسی سبھ ڈُکھ ٹال
جے بھالیں ہِک بھال ، مسکینیں تے رحم و کرم فرمانوݨ والائے

ہکیں سمیت آئی واپس ہرݨی خدمت عالیشان
ڈیکھݨ نال شکاری تھیا فورًا مسلمان
کفر کنوں موُنھہ موڑ، جنجوں سٹیں تروڑ ،عرض کرے ہتھ جوڑ، ہرݨی ڈِتم چھوڑ
کفر دے قلعے تروڑ کراہیں شرک کوں یار مِٹانوݨ والائے

ہک پہےٗ حضرت دے قدمیں تے جھک جھک سِیں نوانون
بھاگ بھریئےٗ محبوبِ خدا توں صدقوں گھور گھمانون
واہ واہ مہربان، ہر ہک تے اِحسان،کیا آدم حیوان، سخیاں دا سلطان
عبدالغفاراؒ رحمتِ عالم امت دے گناہ بخشانوݨ والائے

نعت شریف (۶۹)

عربی سائیاں مونہہ ڈِکھلا چا
اُجڑی امت پھیر وسا چا

شریعت بݨ گئی رَسماں کوڑیاں بدعت ڈے گئی سر تے دھوڑیاں
چٹ تھیندن ایمان دیاں مُوڑیاں ہادی سُبل ہݨ راہ ڈِکھلا چا

عالِم پڑھ پڑھ گھِنن براتاں روزی دے کیتے ہن سب طاعتاں
دین آ گئے ہݨ رولے واتاں دین دی کر تجدید بݨا چا

پیر پلنگیں چڑھ کر بیٹھے پوہل اگاڑن چڑھدے جیٹھے
وِچ اسلام دے پئے گِن پھیٹے سکدیں کوں دیدار کرا چا

زمیندارِن کاتی مارِن وڈھی جو ڈیوے ہوندے یارِن
حق کوں پوڑ ناحق کوں تارِن ظلم ستم یَدھ مار ہٹا چا

حاکم سارے بے نروارے ظلم اندھارے یَدھ تے مارے
لُٹ پُھر چوری دھند بازارے عدل کماون حکم سُݨا چا

جو کمدار کمورے کمّیں جتھ نونہہ اڑگیا پٹن چمّیں
جڑھ بدعت دی گھر گھر جمّیں پِڈدے بیڑے پار ترا چا

زالیں مرد ہن مرد ہِن رَناں شرع شریف دا محکم پناں
سگّن سگون دیاں شادیاں غمیاں ریت دی ہݨ سائیں پاڑ پٹا چا

حافظ ختم قرآن وچیندے واعظ وعظ دی رقم چکیندے

دین کوں چھوڑ دنیا ڈوں ویندے پۓ گینے چسکا ایہو سمجھا چا

ہتک قرآن دے حکم دی تھیندی پئی تعزیرات ہند چھیندی

نت آئین انگریز منیندی رُلیا ہویا اسلام وَدھا چا

مرزائی مذہب نیچر تھیا اَتے قادیانی چکڑالیہ

ہندو ملحد تے آریہ پۓ گِن بُھلی راہ تے کھڑا چا

دھی دی ما وچوں بھیٹوں بݨ گئی جے کہیں دل لگا خود اوون گئی

ما دھی دی وَل تھی اٹ بݨ گئی بلدی جلدی بھا وِسما چا

چوریاں کر کر دھاڑے مارن بُھنگے گھنݨ دے کیتے تیارن

لُچے خوش اشراف خُوارن مہر کرم دی بھال نگاہ چا

سُنج مسیت مدرسے آبادِن کالج تے اسکول زیادِن

سب بے دینی دی بُنیادِن ہند اُجڑی وچ پھیرا پا چا

چوکیدارِیں تے نمبرداریں ذیلداریں تے تھانیداریں

رِعایا بکری آئی ہتھ نہریں ماری ویندن مظلوم چھڑا چا

مسلمانیں جیل سُہائی دین کنوں جڈاں کنڈ وَلائی

رہن ہمیش ہتھکڑیاں پائی دامن عطوفت ہیٹھ لُکا چا

(حضرت) عبدغفارؔ کوں تکیے تیڈے نہیں توں بن کئی آسرے میڈے

سبھ بدکار وَنجن ہݨ کیڈے لج پَرور ساڈے عیب چھپا چا

نعت شریف (۷۰)

جیندے مَلَک رہن دربان سدا — دربار ڈیکھیے چل سنیاں
جیندے عرش تے فرش غلام رہن — سرکار ڈیکھیے چل سنیاں
میکائیل تے اسرافیل کنوں — جبرائیل تے عزرائیل کنوں
جیندا شان بلند خلیل کنوں — سردار ڈیکھیے چل سنیاں
جیندے نور دی جھلک فلک وچ پئی — کل مُلک تے چوڈاں طبق وچ پئی
جیندی چمک تمام خلق وچ پئی — دربار ڈیکھیے چل سنیاں
جیڑھا کل امت دا ماݨ ہے — جیندا لامکاں تے ٹکاݨا ہے
جیندا ناز خدا کوں بھاݨا ہے — دلدار ڈیکھیے چل سنیاں
جیڑھا نال نظر پُر نور کرے — منظور کرے ڈُکھ دور کرے
مغفور کرے مسرور کرے — لَجّ دار ڈیکھیے چل سنیاں
جیندا سایا ہے سارے جہان اُتے — سبھ جن و پری اِنسان اُتے
ہر مظہر کون و مکان اُتے — غمخوار ڈیکھیے چل سنیاں
محل نوشیرواں دا کنب گیا — نعرہ شِرک کُفر دا جنب گیا
تھی مقہور کفر دل ہنب گیا — سالار ڈیکھیے چل سنیاں

ہتھ عصَا اِنی رَسُولُ دا کر سرتاج لولاک لما دا دھر
اکھیں سرمہ چھکا ما زاغ البصر ہک وار ڈیکھجے چل سَنیاںّ
ہیبت ڈیکھ کافر ڈر ڈر ونجن سڑ حسرت وچ مر مر ونجن
ساڈے گوشے جگر ٹھر ٹھر ونجن دیدار ڈیکھجے چل سَنیاںّ
رکھ (حضرت) عبدالغفارؒ امید ہوں توں نے جرم دے وچ میں قید رہوں
اوندے لطف دے وچ امید ہوں انوار ڈیکھجے چل سَنیاںّ

نعت شریف (۷۱)

کہیں سانگے دلدار ملاوے قسمت ۔ بخت تھیون بیدار جگاوے قسمت
عرب شریف دیاں دل وچ تانگھاں سُول سینجنیں دیاں سینے سانگاں
ساجن موڑ مہار گھن آوے قسمت
ہجر دے جھولے سیک سڑیندا شوق سجݨ دا رہݨ نہ ڈیندا
کیتس مار اُلار بچاوے قسمت
اجڑی جھوک تھے سنج تاڈے نہ رہ گیوسے وسݨ دے ڈادے
اجڑی جھوک ہک وار وساوے قسمت
مِٹھڑا موہن میڈا حیلہ توں بِن ڈِسے کون وسیلہ
رونوݨ نال وپار رواوے قسمت

شہر مدینہ نور اکھیں دا ہند نہ آنواں ول میں جیندا
عمر ڈیواں گزار ٹکاوے قسمت

پئی تڑپھانواں وانگ علیلاں دردوں دِل وچ سہنس دلیلاں
ہجر چوائے سر بار چواوے قسمت

تھیُم قسمت جے امدادی ٹردی ویساں پَیر پیادی
خوشیاں دے گل ہار پواوے قسمت

ہند نہ اصلوں دل کوں بھانْی عرب گھن آوے قید پانْی
تھیواں جلد تیار ٹراوے قسمت

راہ نہ لہاندی منہ بھر ڈھاندی ہے دل ماندی گالھ نہ سہاندی
لوں لوں وچ آزار ازماوے قسمت

شہر ارم شاہ شوکت والا رشک گلستاں تے گُل لالہ
نور بھری دربار ڈکھاوے قسمت

ماہی سوہنٹا سِک نہ لہاندی یاد کرو اے در دی باندی
سہندی سُول ہزار سہاوے قسمت

شہر مدینہ دردیں دا داروں ہِک ہِک جا توں لکھ جند واروں
ہر کوچہ بازار پھراوے قسمت

بیوس مُٹھڑی قسمت ماری جانوݨ لادی مُونجھ مُنجھاری
رُلدی تھی بیکار رُلاوے قسمت

رُخ ماہی دا نور ظھورا عاشق دا دل جیوݨ کوڑا
خونی کجل دی دھار جیواوے قسمت

شہر مدینہ ڈو ڈیکھیجے ہند وچوں شالہ نکل پوویجے
نیک ہوسی اوہو وار پوچاوے قسمت

پنجاب دا جیوݨ ڈکھ وچ جالن او اُتھ مَیں اِتھ جی بت گالن
مِلم عربی یار بھڑاوے قسمت

سُنجڑی دل کوں بہے سمجھانواں مَت نہ لگیدی روح رہانواں
عاجز عبدالغفارؒ رہاوے قسمت

نعت شریف (۷۲)

نہ ہوندا کجھ جے نہ ہوندا احمدؐ
نبیؐ دی خاطر ایہ جگ بݨایا

نہ حضرت آدم تھیا ہا پیدا نہ لوح کرسی مَلک ہوَیدا
ہے خود خداوند جَیں تے شیدا اوں موہن مدنی آ موہنہ ڈکھایا
ایں امت بھیڑی دا بھاگ آیا

تھئی حُسن عربی تے خَلق گالھی جاں سوہݨی صورت نبیؑ ݙکھالی
جَیں اُمت عاصی دی لاج پالی ایں اَنگݨ اُجڑئے کوں آ سُہایا
آ ویڑھے برباد پَوں دھرایا

مدینے دیاں گلیاں رب پھِراوے تمنا دل دی خدا پچُاوے
نبیؑ دے قدمیں دے وچ لِکاوے ہے شوق ݙیہنہ و ݙیہنہ ایہو سوایا
ضرور ویساں جے رب پوچایا

ہِن عشق عربی دیاں نک مَہاراں نہ بھاوے گلشن چمن بہاراں
ہِن آرزو دل دیاں کئی ہزاراں جو شوق طیبہ دے رج رُوایا
نہ اجݨ تائیں عربی آ رہایا

دیدار اپݨا ݙکھا چا حضرت ایہ سِکدی ڳل نال لا چا حضرت
ایں روندی کوں ہݨ رہا چا حضرت ہے سارا جگ تیݙے زیرِ سایہ
خدا تیݙا مرتبہ ودھایا

ہے عبدالغفارؔ در دا باندا جو باجھ دیدار پَل نہ سَہندا
سݨانواں کیا ماجرا ݙکھاں دا میں سُنجڑی قسمت کوں آزمایا
جو ہِجر عربی دے جگ رُلایا

نعت شریف (۷۳)

کیا مٹھا مرغوب احمدؐ نام ہے مَن بھانوٹاں
کر ظُہورا ملک عرب عبداللہ دے گھر چانوٹاں
روز محشر دے کَریسن نفسی نفسی کُل نبی
امتّی کر امتّی یارو مدد ہِیں آنوٹاں
سدرہ تئیں ہا منتہا روح الامیں دی سیر دا
عرش دی چوٹی تے چڑھ کر سوہنڑے قدم ٹکانوٹاں
تخت تے بیٹھیں سلیماںؑ سیر کرے ہا وچ ہوا
سوہنڑے عربی چڑھ کے رفرف لامکاں وچ جانوٹاں
سکدے رہ گئے کُل نبی دیدار جَیں دلبر کیتے
جگ سہارا رب دا پیارا سوہنٹا مونہہ ڈِکھلانوٹاں
نیم ارّہ نار وچ کئی کئی شکم ماہی دے وِچ
وچ دنی فتدلّی دے ونج قرب سوہنڑے پانوٹاں
جمیا جاں محبوب رب دا معجزہ ظاہر تھیا
بُتیں دا وچ بتکدہ دے سر دے بھرنے آنوٹاں
جاں کلام ہووڑ لگے رب نال وچ قوسین دے
ڈیکھو غمخواری جو امت کوں اُتھاں بخشانوٹاں
(حضرت) عبدالغفّاراً ہے حیلہ آخری ایہو نجات
تابعداری ہِیں نبی توں ذرّہ سر نہ چانوٹاں

شان صحابہ
و
اہلبیت

شانِ صحابه

شانِ اهلبیت
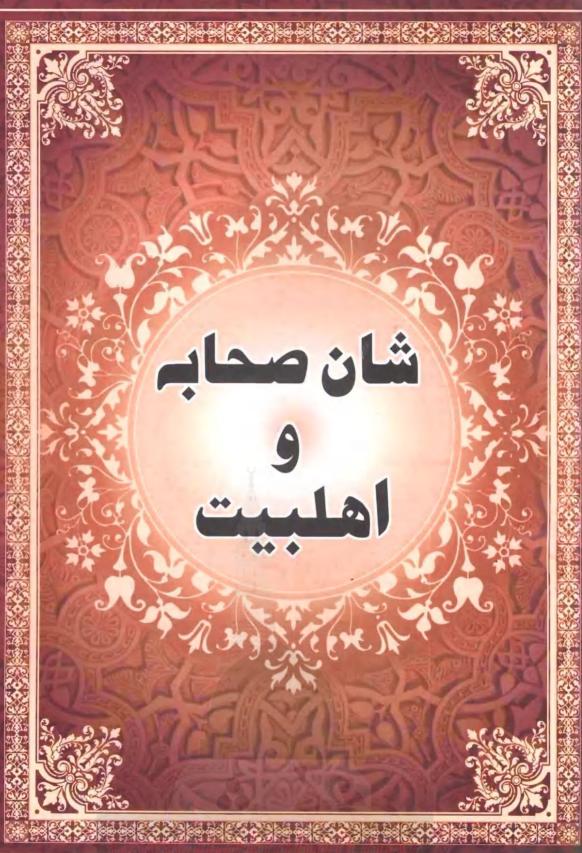
شانِ خلفائے راشدین رضي الله عنهم

قال ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قرأت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سورة العصر فقلت یا نبی اللہ ما تفسیرھا''

حضرت ابی پتر کعب رضی اللہ عنہ دا روایت کریندے .جو پڑھی میں سورۃ والعصر وچ خدمت اقدس سوہݨے نبی کریم علیہ و علیٰ الہ افضل الصلوات دے۔ پس عرض کیتا میں یا نبی اللہ ! فرماو کیا تفسیرے ہیں سورۃ دی؟ ''قَالَ وَالْعَصْرِ''۔ فرمایا سوہݨے نبی کریم علیہ و علیٰ الہ افضل الصلوٰات، فرمیندے اللہ تبارک و تعالیٰ قسم ہے نماز عصر دی۔ ''اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ'' تحقیق انسان البتہ وچ زیانکاری دے ہے، یعنی ابوجہل۔ ''اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' مگر او کئی لوک جو ایمان آندے نے یعنی ابوبکر صدیقؓ۔ ''وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ'' اتے عمل کیتے نے شائستہ یعنی عمرؓ ابن خطاب۔ ''وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ'' اتے وصیت کیتے نے ہک ہئے کوں نال سچدے یعنی عثمانؓ ابن عفان۔ ''وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ'' اتے وصیت کیتے نے ہک ہئے کوں نال صبر دے یعنی علیؓ ابن ابی طالب۔ تعریف خلفا راشدین دی رب جلیل کرے تے انہاں دے شان دے وچ سورۃ تنزیل کرے۔ ول تشریح اوندی اللہ دا خلیل کرے، نال فصاحت اتے وضاحت دے تفصیل کرے۔ جیں پہلے ایمان آندے او حضرت صدیقؓ ہئے۔ جیں عمل شائستہ کیتن او فاروقؓ رفیقے۔ جیں وصیت کیتئے نال صدق اتے یقین دے او ذوالنورینؓ شفیقے۔ جیں وت وصیت کیتی نال صبر دے حضرت علیؓ بالتحقیقے۔ تے جو منکرے انہاندا او خاسر زندیقے۔

شانِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

اصحاب کبار دیاں کیا کیا تشریحاں کر سنْواواں میں
صدّیقؓ دا صدق سنْاواں میں یا فاروقؓ دا عدل ڈِساواں میں
تے ذالنورینؓ دے حلم حیا دے دستان ڈِکھاواں میں
تے علیؓ وَلی اوں شیر جلی دی مدح جدید بنْاواں میں
جو وِچ قرآن بیان جنہاں دا خود اللہ فرمیندا ہے
تے نور خدا دا پھُوکیں ڈِتیں کون بھلا وِسمیندا ہے
نور نبی تے گالھے ہن جیویں بلبل ڈٹھی گل گل تے
جو ڈیکھ انہاں کوں تھے کل شائق شورش تے سنْ غلغل تے
دل ڈہل گئے کل کافر گئے ہیں حشمت تے ہل چل تے
جو سدھے دگ تے اے وَگ وَگ تے خلقت رے بھلبھل تے
اسلام دے کار نظام دے وِچ انہاں ابجھاں زوَر ڈِکھایا ہے
جو شرق توں لا غرب تائیں کلمہ دین پڑھایا ہے
زوَر انہاں دا ڈیکھ تے رستم ہوندا قدم چمیندا اوَ
جے حاتم ہوندا ڈیکھ سخاوت حیرت وِچ آ وَیندا اوَ

تے عشق انہاں دا ڈیکھ تے مجنوں نا پیا ناں لکھیندا اوَ
جو محویت احدیت ڈیکھ نہ سرمد سر کپویندا اوَ
یا ساریۃ الجبل جبل چڑھ ممبر تے آواز کرے
جو پسر دی لاش تے حد شرع دی جاری کرن جواز کرے
وِچ آغاز نماز فجر دے حاسد حربا ماریا ہے
وَت پٹّی پیٹ تے بدھ کر محکم فرض نماز گذاریا ہے
نوشیرواں کیا شیریں کوں ایں بکریں دے گڈ چاریا ہے
ایں عاشق عشق نبیؐ سرور وِچ سر اپنا چا واریا ہے
جورو دے شکم کنوں اے باہر زخم خنجر دا کاری ہا
وَل کیتس فرض نماز دا پورا خون زخم توں جاری ہا
ایں غازی پاک نمازی پکی پاڑ کفر دی پٹ چھوڑی
وَت شرک کفر بدعاتاں رسماں جو ہن کر ایں چٹ چھوڑی
شیطان لعین دی بھن کر بہادر گٹ چھوڑی
کل مدعیان مذاہب باطل دی ایں بینی کٹ چھوڑی
بس (حضرت) عبدؔ غفارؒ ایں شیر بہادر وہ وہ کر ڈکھلائی ہے
جو وِچ اسلام دے پہلے ظاہر ہیں آ بانگ اکھائی ہے

شانِ صحابہ

ابوبکر صدیق سونھارا یار کبیر سڈیوے
عمر امیر کبیر نبی دا خاص وزیر چنیوے
ذیالنورین عثمان غنی کوں ثالث یار منیوے
علی وَلی اللہ اسد اللہ وَصی رسول سڈیوے
حضرت پاک بتول قبول کوں لخت رسول آکھیوے
حسن حسین ڈوُنھیں ھن شرع شریف دے ڈیوے
کرن مدد ہر مذہب دی جے اوکھے وَقت سڈیوے
عبدالغفار توں رکھ حب ہر دم تاں امشکل حل تھیوے

مناقب صحابہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

مناقبِ مصطفیٰ سٹانواں میں کر تہاکوں نہال ڈیواں
دروُد صلےّ علے محمدؐ میں ہدیہ ہر بیت نال ڈیواں
ہے مدح یٰسٓ تے مزمّل قرآن اندر ڈکھال ڈیواں
عیاں ہے شمس وَ قمر توں چہرہ وَالضحیٰ دی مثال ڈیواں

تے زلف وَاللیّل وَالضحیٰ دا ثبوت بالاتصال ڈیواں
ہے باعث ایجاد ہر دو عالم زباں کوں طاقت ثنا محالے
ہے انتخاب انبیاء محمدؐ فیوض ہن جا بجا نرالے
ہے شاہ سلیمان دی حکومت ایں در گدایان دے حوالے
گداگر ایں در دا صد ہزاراں دی مرض افلاس رنج ٹالے
ہے سامعیناں کوں شوقِ لذت ملال فی الحال ٹال ڈیواں
نہ ہے کوئی ہمسر رسولِ اکرمؐ نہ ہا نہ ہوسی زمیں زمن وچ
ہے جیکوں جذبۂ عشقِ احمدؐ مدام سمجھو اوکوں امن وچ
ہے ذکر گُل گُل تے شور غُل غُل صَفِیر بلبل چمن چمن وچ
لقائے حضرت دی جستجوئے بکُا ہے فرقت دے غم محِن وچ
اگر ز مدحت زبانِ شاعر جے تھیوے ساکت نکال ڈیواں
جو ہے اوں خیر الورٰی دا منکر، ہے بوبکرؓ دلربا دا منکر
جو ہے اوں صادق صفا دا منکر، او ہے عمرؓ با وفا دا منکر
جو ہے غنیؓ ذوالحیاء دا منکر، او سمجھو حیدرؓ سخا دا منکر
جو ہے ایں خیبر کشا دا منکر، علیؓ دا منکر خدا دا منکر
تے منکریناں مُعانداں کوں، ڈکھا سند گوشمال ڈیواں

ہے بوبکرؓ دا قدر نیارا، نبیؐ قمر ہے تاں ایہ ستارا
ہا خود علیؓ منجلی کوں پیارا، رہیا ہمیشہ غلامِ زہریٰ
اوندا جو دشمن ہے بیکارا، وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَة
جو جیندا کالقصر اے شرارہ، خدا نے کیتا ایہو اشارا
حسود خلفائے راشدیں کوں، سقر دے اندر پچال ڈیواں
ابوبکرؓ ہے اَساس شریعت، عمرؓ ہے سرتاج راس شریعت
ہے شاہ عثمانؓ لباس شریعت، تے مرتضیٰؓ قلب خاص شریعت
نہ کیتو اج تئیں شناس شریعت، نہ ذرّہ ہے تیکوں پاس شریعت
اٹھایو دل توں ہراس شریعت، بنڑایو کر کر قیاس شریعت
جے ہوویں توں زبردست میڈے، تاں آدمیت سکھال ڈیواں
کفر دا شیوہ مٹایا جگ تے، شرع دا سکہ جمایا جگ تے
تے دین دا راہ بنڑایا جگ تے، جو نام نیکی ودھایا جگ تے
تے حکم انجھاں چلایا جگ تے، نہ انجھاں کہیں شان پایا جگ تے
تے مینہہ کرم دا وسایا جگ تے، کہیں دا دل نہ ڈکھایا جگ تے
ہے وصف خلفاء رسولِ اکرمؐ، مخِل دے اندر زوال ڈیواں
ابوبکرؓ یارِ غار ہویا، گھر تے زر جاں نثار ہویا

گزیدہ جاں زہرِ مار ہویا، گُزیدہ دل اشکبار ہویا
نبیؐ دا بیشک پیار ہویا، بے حَد و عد بیشمار ہویا
زہے اوندا اقتدار ہویا، نبیؐ دا اوّل او یار ہویا
تے ''ثَانِیَ اثْنَینِ اِذْ هُمَا'' دا میں، مرجع ڈِس لامحال ڈیواں
ہے قصّہ اظہر امیر عمرؓ دا، اوں قاطع کفار کل گبر دا
شجاع عدیم المِثل دہر دا، مثیل اِس دا نہ کوئی نظر دا
ہا جنگجوءِ قہر جبر دا، ہا طیش تے غیظ پُر حَذر دا
ہا غلغلہ وَلولہ فلک تے، زمیں تے زلزل ہا کرّوفر دا
ہے وصف ایندی عیاں 'اَشِدّاء'، ثبوت کر بالمآل ڈیواں
ہزاراں راہ حق دے وچ قطاراں، امیر عثمانؓ دان کیتے
وَرق ورق کر تے جمع سارا، جو کٹھا ہِکجا قرآن کیتے
ایں بیرِ کوثر کوں وقف کیتا، ہے فیض سارے جہان کیتے
زمین سجدے دی ہِیں خریدی، پیغمبر آخر زمان کیتے
ہے 'رُحَمَاءُ' قرآن دے وچ، دلیل خوبی خصال ڈیواں
امیر روشن ضمیر حیدرؓ، نبیؐ دا خاصہ وزیر حیدرؓ

ہے قلعہ کُن کوب سر کفر دا حبیبِ قادر قدیر حیدرؓ
شجاع بہادر دِلاور اشجع نہ رکھدا اپنا نظیر حیدرؓ
غریب غربت زدہ مسافر یتیم دا دستگیر حیدرؓ
ایہ چار ہِن یار تاج بر سر عدُو کوں میں اشتعال ڈیواں
نظامِ ملت منیرِ ممبر ہے دین عالی متین پرور
خدا دا مظہر نبیؐ دا دلبر چراغِ امت سعید اختر
ہے دین حضرت دا گوشوارہ ہے راہنما راہِ حق دا رہبر
ابو حنیفہؒ امام اعظم ہے علم دے وچ علیم اَبحَر
پڑھاں مناقب مسیحؑ دے مانند مُردے قبروں اٹھال ڈیواں
زِ درد دل گر کباب تھیوے زِ مرضِ عصیاں خراب تھیوے
ایں (حضرت) عبدالغفارؒ کمتریں تے نزول رحمت جناب تھیوے
زیادہ ازحد حساب تھیوے تے ذرہ وی آفتاب تھیوے
ایہ رو سیاہ کامیاب تھیوے گناہ وی میڈا ثواب تھیوے
پی مئے محبت وِلا محمدؐ نہ بے طرف وَل خیال ڈیواں

مناقب اصحاب کبار رضی اللہ عنہم

خبردار ہشیار جاہل اورھے آ اول یار صدیق اکبرؓ سمجھ
کریں توں ایہ سارا کھپارا اوارہ نبیؐ دا پیارا تے مظہر سمجھ
گزیدہ زہر مار خونخوار وچ غار تشریح من الشمس اظہر سمجھ
اول آن ایمان قربان کر جان ہر آن لحظہ فکر کر سمجھ
ایہ لجپال رکھوال امت نبیؐ دا خلیفہ خلافت دا افسر سمجھ
ہا صاحب کرم دل نرم ذی العطا دا سخاوت ایندی وچ بحر بر سمجھ
اورھے آ میڈے کول دل کھول بھے نال سݨ حال احوال یکسر سمجھ
صفت کیا کریوے ادائی نہ تھیوے تے ناں بھے گھنیوے ایہ برتر سمجھ
نہ بکواس بک توں نہ رکھ دل تے شک توں تے کر پکاپک توں ایہ رہبر سمجھ
تے ثانی صلاحکار غمخوار دلدار حضرت عمرؓ نور انور سمجھ
ریاضت عبادت زہد جہد تقویٰ طہارت توکل سراسر سمجھ
اول کر صفائی چلاکی ہلکتائی تے سٹ گھت وڈائی نہ کمتر سمجھ
شرافت سیاست عدالت لیاقت ایکوں کان مرجان گوہر سمجھ
یفرؒ ہے فرمان حضرت نبیؐ دا اَشدّاء قرآن اندر سمجھ
توں قرآن کوں کھول آیت ایہا گول ساری صحیح کر تے سطر سمجھ

نہ کر توں اوارے ایہ کوڑے اوڈارے ایہ فرمان شافِع محشر سمنج
تھیسی فرقے فرقے امت بعد میڈے بتصدیق دل توں بہتر سمنج
ہے ہک فرقہ ناجیہ برحق تے سچا بے کوڑے تے ناری بدتر سمنج
ایں سنت جماعت دے مذہب کوں صادق ایں ٹولے کوں طاہر تے اطہر سمنج
تربجھا او عثمانؓ ذیشان دلجان عالی قدر دان اقدر سمنج
ہا غازی نمازی مقدر تے راضی ملی سرفرازی تے اشہر سمنج
نہ حیران تھی توں پشیمان تھی توں او طلعت حیا نیک محضر سمنج
چہارم علیؓ اے ولی اے جلی اے نبیؐ دا وصی اے تے حیدرؓ سمنج
جنگ آور بہادر زوراور عدیم المثل شیر صفدر سمنج
شرع دے منارے نبیؐ دے پیارے درخشان تابان اختر سمنج
ایہو پک چائیں نہ ول شک آئیں مہربان دلجان پرور سمنج
عقل کر جھولا تے سن نامعقولا ایہ سرتاج شاہان سرور سمنج
کڈاں دی کہانی تے عمرہ وہانی تے تھی ہگئی پرانی نہ کئی شر سمنج
ہن آپس دے جھیڑے نہ کر توں نبیڑے ازل دا نوشتہ مقدر سمنج
ایہ چارے پیارے تے اکھیں تے ٹھارے دل آرام چارے پیمبر سمنج
بتصدیق دل من توں (حضرت) عبدالغفارؒ ایہ چارے منزہ برابر سمنج

مدح شیخین رضي اللّٰہ عنهما

نبیؐ کے خاص دلبر تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں
امت عاصی کے رہبر تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں
رسول اللہ کے ہیں شائق خلافت کے یہ ہیں لائق
شریعت کے یہ اختر تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں
یہ ہیں مسند نشین حضرت ہیں حامی دین متین حضرت
پیارے ذات پرور تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں
نبیؐ کے ساتھ ہیں رکھتے قرابت اور یک جہتے
مہاجر ساتھ سرور تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں
حمایت دین کے بدلے لٹا دیئے مال سب اپنے
خدا کے خاص مظہر تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں
اگر حضرت ہیں شہ عالم ریاست اہل دنیا کے
یہ پہلے ان کے ممبر تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں
صداقت اور رفاقت میں یہ ہیں یکتا سعادت میں
بڑے صادق دلاور تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں

سبھی اصحابِ حضرت ہیں بڑے عالی قدر ذیشاں
مگر یہ سبھ کے افسر تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں
ہے نور العین ذوالنورینؓ دیگر خیبر شکن حیدرؓ
یہ رتبہ میں برابر تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں
جہاں مشرک سنا جاکر کیا قتل انکو وہاں جاکر
بڑے صادق دلاور تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں
رحم دل تھے خداوند نے کہا "رُحَماءُ بَینَھُم"
بحر وحدت کے گوہر تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں
(حضرت) عبدالغفارؒ سگدر ہے غنیؓ اور شیرِ یزداںؓ کا
منور نور انور تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں

مدح شیخین رضي الله عنهما

سجھ اختر شریعت دے، ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں،
ایہ ہِن گوہر حقیقت دے، ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں۔
گناہ ساڈے جیکر بارِن، مگر ضامن وی ہوشیارِن،
نبیؐ دے خاص حبدارِن، ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں۔

نبیؐ توں ہَن فدا سارے، رسول اللہ کوں ہَن پیارے،
نہ کرسگدا کوئی انکارے، ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں۔
نبی سائیںؐ دے وزیر آکھاں، شریعت دے امیر آکھاں،
ڈوہیں روشن ضمیر آکھاں، ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں۔
نبیؐ دے ہُݨ وی رَلے ہِن، تے سر نوری تجلے ہِن،
عجب ایہ بخت بھلے ہِن، ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں۔
صفت کیتی خدا جیندی، رہی اُتھ جا ڈِسا کیندی،
میں ہاں بس خاک قدمیں دی، ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں۔
مہر دی بھال بھالن چا، ہزاراں درد ٹالِن چا،
مگر جیکوں سنبھالن چا، ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں۔
کرن ایہ جَیں تے فیاضی، نبیؐ راضی خدا راضی،
ونجن بخشے گناہ ماضی، ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں۔
انہاں دا جو ہے انکاری، سمجھ اونکوں او ہے ناری،
(حضرت) عبدالغفارؒ اقراری، ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں۔
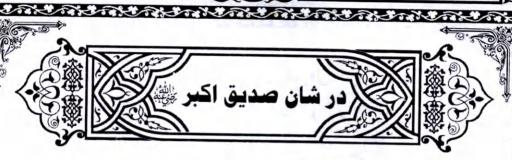
وچ توصیف اتے مدح خلفاءِ راشدین دے۔

تے وچ شان صحابہ راسخین دے۔

ذوے الایقان و الیقین دے۔

احادیث کنوں کتاب ترمذی شریف دے۔

نقل کرکے وچ موقعہ مناقب دے ایراد کیتا ویندے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ رواه الترمذی

بی بی عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمیندن جو فرمایا ہے حضرت رسول کریم علیہ و علے الہ افضل الصلوات نہیں شایان واسطے قوم دے جو ابوبکرؓ موجود ہووے تے امامت کرے غیر اونداـ یعنی باوجود موجود ہونوݨ صدّیق یار غار دے، اول رفیق اتے شفیق وفادار دے، وچ قوم دیندار دے، نہیں کوئی بیا مستحق امامت داـ تے نہیں کوئی سزاوار تے لائق ایں شرف تے کرامت داـ

پیارے دوستو افسوس ہے عقل جُہلا دا۔ جو منکرن قاطع البرہان دے، سوہنڑے نبیؐ دے فرمان دے۔ ضد کوں پلیونے، تے ایمان کوں گلیونے۔ سوہنڑے نبیؐ دے حکم دا انکار کیتونے۔ اللہ سائیں بچاوے اٹجھی جہالت کنوں، تے اٹجھیں ضلالت کنوں، تے آخرت دی خجالت کنوں۔ ہنڑ شاعر بلبل دی طرح وچ ثنا صدّیقؓ دے نغمہ سرا ہے۔

شانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

اول میں مدح صادقِ اکبرؓ دی سٹانواں
مونس تے مرغوب پیغمبر دی سٹانواں
توصیف دی تشریح دا یدھ نقشہ ڈکھانواں
سنڑ مجلس کرے واہ واہ جو موہوں سخن الانواں
صلوات دا کر غوغا تے پڑھ غل مچا ڈے
لکھ جان مقدس ہووے تاں کر توں فدا ڈے
جنگل دے شغالاں توں بھلا شیراں کوں ڈر کیا
روڑاں توڑے کھکھن ایہو ہے شور تے شر کیا

شہباز شکاری کوں ہے وچ اوج حذر کیا
چیڑیندے چکار توں بازاں کوں خطر کیا
شاعر جو مناقب دے ایہ اشعار بنٹیندے
مولیٰ شالہ راضی تھیوے امید رکھیندے

شانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

او سالار سردار ابرار یارو
ابوبکر صدیقؓ دلدار ہے
نہاں کیا عیاں ہے ایہ اظہار یارو
او سچّار غمخوار فی الغار ہے
ہے قرآن وچ شان رخشان اوندا
رسولِ خدا خود مدح خوان اوندا
ثنا خواں خداوند رحمان اوندا
او دردیں دا داروں جگر ٹھار ہے
نبیؐ توں فدا جان زر مال کیتس
چا گھر کوں لٹائیں تے دل نال کیتس
حسوداں عنوداں توں رکھوال کیتس
بھر آن مونس مددگار ہے
صحن سوہنڑے سرور تے جاروب ڈیندا
تے بَنڑ ماشکی در تے پانڑی بھریندا
نبیؐ سئیں جے سڈے ایہ لبیک اکھیندا
بھر وقت گفتار ہر ہروار ہے
جے حضرت جیڑھی جا تشریف لاوے
پھرے پیش چودھار چوگردآوے

متاں کوئی حضرت کوں ایذا پوچاوے
پھرے گوٹھ دے وچ چودھار ہے

نبیؐ سئیں دے راہ توں خس و خار چُنڈا
مذمت کردے بوجھل اے سخت پنڈا

ایہ طعنے تبرّے نہ کن ڈِے تے سڈا
ایہ ہے پاس پورا وفادار ہے

نبیؐ ڈیکھ تعمیل تحسین آکھے
رحم کر الٰہی بہر حین آکھے

تے جبرئیل آمین آمین آکھے
بہر طور تکمیل تکرار ہے

نبیؐ سئیں دا جیں راہ گذران تھیوے
اوہیں راہ تے جان قربان تھیوے

ایں تصدیق توں شاہ شادان تھیوے
او ہے لاجپرور تے لجدار ہے

جدائی نبیؐ پاک ہک پل نہ سہندا
جو زانو جھکا سر ادب نال بہندا

کرے عرض ہاں آپ دے در دا باندا
جو کرو ہک نظر ول بیڑا پار ہے

زدلجان گل شوق دا طوق پاتس
فدا جان قدمان ایمان چاتس

تے اَستان نبویؐ اُتوں سر نچاتس
مدبّر وڈا بار بردار ہے

او صدیقؓ صادق منّو مسلمانو
بایمان سابق منّو مسلمانو

جو منکر او فاسق منو مسلمانو
عنادی ایندا زشت کردار ہے

شانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

ایہ ملک مقرّب نوری ہے، ایہ خاص خواص حضوری ہے،
ایندی صفت دے وچ مسروری ہے، حق پاک کنوں منظوری ہے،
جو حاسد اُوکوں دوری ہے، اوندے دِل دے وچ رَنجوری ہے،
اوندی طبیعت سخت قصوری ہے، جو گالھ ہے سبھ فتوری ہے،
ایں لعنت دے اشیانے وچ، مالوف وطن گھر بار کیتا۔

جو بعد نبیؐ دے افضل گونے ہے، ناں میکوں ڈکھا ڈیوے،
کر جسم تے جان فدا ڈیوے، جو گھر زر مال لٹا ڈیوے،
خود نبیؐ حکم فرما ڈیوے، اوکوں جوڑ امام کھڑا ڈیوے،
تھی راضی دِلوں دُعا ڈیوے، وَل خاص وزیر بنا ڈیوے،
غمخوار رہے تیمار نبیؐ، وچ قرب نبیؐ دربار کیتا۔

جو غار دے وچ ریہا یار دے رَلے، مار اُتھاں ڈنگ ماریا ہا،
ایں پیت لانوٹتوں پہلے، آوڑ توں سر واریا ہا،
ایں حب حبیب نجیب دے وچ، پر وطن قدیم وِساریا ہا،

نت رہیا رفیق شفیق نبی، ہک پل نا پرے گذاریا ہا،
جو کار کیتا ہاں ٹھار کیتا، رب ایکوں دُر شہوار کیتا،

جو نبیؐ حکم فرمیندا ہا، ول ایہ لبیک اکھیندا ہا،
سر نگوں اگوں جھکویندا ہا، دل صدقوں گھول گھمیندا ہا،
جاں سوہنڑا نبیؐ الیندا ہا، ایہ صدقت کر پکریندا ہا،
نت قدمیں سیس نویندا ہا، پیا ہر دم قدم چمیندا ہا،
جانان نبیؐ مختار اُتوں، ایں جان جہان نثار کیتا۔

بوبکرؓ وڈا ذی اثر وڈا، ذیقدر وڈا ذیشان وڈا،
ایندا علم وڈا ایندا حلم وڈا، ایندا جُود اُتے احسان وڈا،
ایقان وڈا برہان وڈا، متبوع اِذن فرمان وڈا،
خوش پیشانی خندان وڈا، مرغوب موہن جانان وڈا،
کل ولی تے سمجھو قدم ایندا، ابرار دا رب سردار کیتا۔

ہے (حضرت) عبدالغفارؒ سگ استانہ دا، صدیق سچے جانانہ دا،
اوں دُر شہوار شہانہ دا، دُر دانہ فرد یگانہ دا،

اوں واحد عصر زمانہ دا، دورانہ دا سلطانہ دا،
فردوس علا اشیانہ دا، اوں ولی جلی وڈ شانہ دا،
ایہ پیر تمامی پیرین دا، گیا تر او جیں اعتبار کیتا۔

شانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

اوں مؤمن دا ایمان تلف، جیں شبہ تے شک شعار کیتا،
ابوبکر صدیقؓ دا، جیں بدبین بُرے انکار کیتا،
بے کہیں دا ہے نقصاں کیہاں، اوں گھر اپنا فی النار کیتا،
پس پُشت کیتس فرمان نبیؐ، عصیان عیاں اختیار کیتا،
ایں زور فریب فرنگی فرقے، فُرقت وچ اصرار کیتا۔

کیا پچھدیں حال جھولاں دا، ایہ زمرہ نامعقولاں دا،
بے فائدہ کم فضولاں دا، نا چھوڑ طریق اُصولاں دا،
تھی چابک چست محبت وچ، ایہ ٹول کھول کھولاں دا،
سٹ اتباع توں غُولاں دا، ایں جویان عیب جھولاں دا،
جو فرع کوں چھوڑ اصول دے، اُتے طعن تبرا وار کیتا۔

نہیں ابوبکرؓ دا ہمسر کوئی، ہم پلہ میزان دے وچ،
نا دنیا دے دوران دے وچ، نا ہفت طبق اَسمان دے وچ،
کوہ قاف جبل تھل دا جل، دھرتی ناں وت کوہستان دے وچ،
نا عجم عراق ایران دے وچ، نا چین تے عربستان دے وچ،
اسلام کنوں نا کام رہیا، اعراض کیتا جیں عار کیتا۔

در شان عمر فاروق رضی اللہ عنہ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ (رواہ الترمذی)

عقبہ پتر عامر دا روایت کریندے جو فرمایا ہے رسول کریم ﷺ جیکر ہووے ہا بعد میڈے نبی تا ہووے ہا عمر پتر خطّاب دا۔

سوہنا نبی کریم، صاحب خُلق عظیم، او امت پرور، دارین دا سرور فریندے میں سید المرسلین ہاں۔ میں خاتم النبیین ہاں۔ میڈے بعد کہیں نبی مبعوث نہیں تھیوناں۔ جیکر بطریق فرض اعتباری کوئی نبی ہووے ہا، تاں عمر پتر خطاب

دا ہووے ہا۔ جو لائق مروۃ دے اتے سزاوار نبوۃ دے ایہو عمرؓ ہے۔ کامل الایمان والاقدر ہے۔ شجاع الاشجعین ہے۔ امیر المؤمنین ہے۔ انیس المسلمین ہے۔

پیارے دوستو تامّل فرماؤ جو سوہنڑا نبی کریم علیہ و علے الہ افضل الصلوات فرماوے عمرؓ پتر خطاب دا بعد میڈے مستحق نبوت دے ہے۔ اتے جیڑھا وَت سنڑتے اکھے نا عمرؓ کافر ہے، اتے غادر ہے، ایہ غاصب ہے اتے جابر ہے، ظالم ہے اتے زاجر ہے۔ بھلا ہیں شخص دا ایمان رہگیا جو سوہنڑے نبی کریم ﷺ دے فرمان کوں نال تکذیب دے نسبت کرے؟ اجنڑ ایہ مسلمان رہگیا؟ نبیؐ دا امتی رہیا؟ تابع سنت رہیا؟

افسوس ہے جو حکم دا برخلاف کرنّ تے ہک ذرّہ نا ڈرن۔ ہنڑ شاعر وچ مدح خوانی فاروق اعظمؓ دے رطب اللسانی کریندے۔ اتے نال تمام عذب البیانی دے سامعین حاضرین مخلصین کوں سنڑویندے۔ ذرہ غور کر کے ہیں پاسے توجہ فرمانوناں۔ اتے انصاف پانوناں۔

شانِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

معلوم تساکوں ہے عمرؓ کون جوانے؟
اکھوائی جیں اسلام دی اعلان اذانے۔
حیران عدل تے ڈیکھ خود نوشیروانے،
جنگل تے چراگاہ تھیا گرگ شبانے۔
تعریف کریندان تساں انصاف کریسو،
صَولت اتے شوکت ایندی سنڑو تاں منیسو۔
آغاز توں اول پڑھو صلوات نبیؐ تے،
اوں قرۃ عینین رسولِ عربی تے،
خوشنود خداوند ہے اوں بخت قوی تے،
پڑھدے جو درود اوں شہِ امیِ لقبی تے،
ایہ طائفہ اسلام جو مجلس ہے معقّد،
مغفور کرے غافر جو نیک ہے اتے بد۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِک وَسَلِّم

شانِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

عمرؓ باوقر دُر فتوۃ دا یارو جو حبدار ایندا شرفدار ہے
ایہ ذالجود قوۃ مروۃ دا یارو وڈ شاہی دا ایندا دربار ہے
صفت یار فاروقؓ کن ڈے تے سݨ توں اوا افضل ز مخلوق کن ڈے تے سݨ توں
اوندا درجہ مسبوق کن ڈے تے سݨ توں زبردست زابِر تے ہشیار ہے
اکھالیں اذان آن ممبر تے ظاہر تے تکبیر جہری نمازاں دی باہر
تے جریان ہر ہر نواحی اوامر باعلان عالم تے اظہار ہے
ثروت مروت تے شوکت شہانی طریقہ عدالت دا نوشیروانی
کیتی گرگ میشاندی آ شبانی بلا رنج بے ڈنج آزار ہے
نہ عنّاد طنّاد کافر نہ چھوڑے تے بدعات رسمات دے نام پوڑے
بہ نیروئے بازو عدل دین جوڑے رعیّت دا رہبر نگہدار ہے
عمرؓ ذیقدر نزد خیرالبشرؐ ہے بحر جود جوّاد دا ایہ گھر ہے
ایہ تریاق عراقی کفر دی زہر ہے کفر شرک بیشک زہرمار ہے
ایں وڈ شان ہر آن سے دان کیتے نبیؐ سنئیں عمر نال احسان کیتے

وڈے گبر مشرک مسلمان کیتے　　مبادر مبارِز بکفّار ہے
خلافت نبیؑ دی امارت دے ڈا دا　　عدل بے بدل ہا نہ ذرّہ ریا دا
خشوع تے خشیّت حذر ڈر خدا دا　　نکو خُو ، نکو رُو ، نکو کار ہے
ایکوں ڈیکھ ابلیس روپوش ہووے　　ڈے سایہ تاں سِر تے پاپوش ہووے
حدیث ایہ نبیؑ سئیں فراموش ہووے　　یفرّ ز ظلّ العمر یار ہے
عمرؓ ذی الکرم دے مدارج سڻے نی　　مناہج معلیٰ معارج سڻے نی
دلائل دلیلان حوائج رضی اللہ عنہ ٹے نی　　جو جنت عدن جائے حبدار ہے

شانِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

ہے شیر دلیر جریر دہر　　لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ
ہے ولی جلی مشہور عصر　　لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ
ایہ شاہ جہاں دوران زماں　　مَیں وصف کراں پر کر نہ سگاں
ایندا شان بیاں قاصر ہے زباں　　کالشمس جلی ہر حین عیاں
فاروق لقب ذیشان بشر
لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ

واہ شان قدر والا ہے وقر رخ شمس قمر ہے نور نیر
ذی الجود بحر اَبحر اَقدر ہے شیر بیر، ہے قاتل کفر
تھے موم پتھر واہ زور زبر
لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ

ایمان قوی ایقان ڈِساں برہان ایندا احسان ڈِساں
ہیا انگ تے ڈھنگ نشان ڈِساں ہر ہک توں اعلیٰ شان ڈِساں
سیمین صنم دا ناز فخر
لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ

حشمت تے ہکل گئے ہوش عقل جنبان جبل ہیبت تے دَہل
واہ زور زَلہل ہر جا تھر تھل لرزان زمیں آسماں زلزل
ہے وچ اسلام دے چست کمر
لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ

ہادِیئے ہُدا مقبولِ خدا ایہ رہبر مرشد راہ نما
ایندی قلب ضمیر منیر صفا بیضائے ضیا پر نور شعاع
ایہ معدن فیض فیوض بحر
لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ

ایں کٹ کٹ سِریّاں گبراں دیاں پیاں کنبن لاشاں قبراں دیاں
اے پنجے شیراں ببراں دیاں پیاں خبراں زیراں زبراں دیاں
گئے خوف جیندے توں مشرک مر
لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ

ہے شیر زماں ذیشان جواں آں است عیاں آنرا چہ بیاں
ہر آن جَدل ہے تیر کماں لرزان زماں جنبان جہاں
ہیبت کنوں کنبدے کوہ کپر
لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ

گئے شور تے شر تھے صاف پدھر اے نور نظر واہ شان اثر
فاروق لقب واہ زیب ظفر مرغوب موہن ہے نور بصر
جیندے شیوے ہر جا ہِن اَشہر
لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ

ایہ سوہنیاں دا سلطان ڈِساں جاناناں دا جانان ڈِساں
مفقود مثل دَوران ڈِساں کوئی ہووے تاں انسان ڈِساں
کوئی جگ وچ آندا نہیں نظر
لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ

ہے میر امیر اصیل اصل پیا نیک نصیب عجیب اجل
ہے شان شریف نجیب نسل واہ زور زورآور دی بھلبَھل
وچ شوکت صولت بالاتر
لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ

ہے مظہر نور جمال علاُ جوّاد جواں ذالجود عطا
ایہ ماہ تھیا محبوب خدا اسلام دے وچ ہے جان فدا
وچ عشق دے جئیں چا ڈِتا سر
لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ

ڈِھگ لالا ڈِتے لاشاں دے لکھ ابتر تے اوباشاں دے
جو ستّے وقت تماشاں دے جو باشی جبل دے حاشاں دے
اسلام دے وچ ہے با کروّ فر
لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ

ایں پال پچھے قربان کیتے پیا ہر ہک تے احسان کیتے
ایں سے سے جھد جوان کیتے ایں خادم سئے سلطان کیتے
ہے خوب خجستہ مہ پیکر
لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ

ایہ مرد جلی حق دا ہے ولی   ایندیں نال نہ کہیں دی دال گلی
واہ چال چلی ہے طور بھلی   دل دشمن دی سڑ سڑ تے جلی
وچ حسن حمیدہ جلوہ گر
لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ

ایں عدل دی ریت رکھی وکھری   ول شینہہ دے نال چری بکری
سر منکر دے وچ ہے چکری   ایندی پیشانی وچ ہے لکری
جیندے ہول کنوں گئے کنب گبر
لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ

مسکینیں کوں رجویندا ہا   غمگینیں کوں کھلویندا ہا
بے واہیاں کوں گل لیندا ہا   پرچیندا ہا کجھ ڈیندا ہا
پیا چلدا لنگر شام سحر
لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ

ایہ ننگیاں کوں پویندا ہا   تے بدھیاں کوں چھڑویندا ہا
تے خلق دے نال الیندا ہا   ول عام انعام کریندا ہا
ہے عین عنایت صاف صدر
لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ

ہے (حضرت) عبدؔغفارؒ سگ استانہ وچ مدح کرݨ دے دیوانہ
جیویں بلبل گل تے مستانہ ہے غلغل عشق دا افسانہ
تھے ہول کنوں کُل آب پتھر
لاریب عمرؓ لاریب عمرؓ

در شان عثمان غنی رضی اللہ عنہ
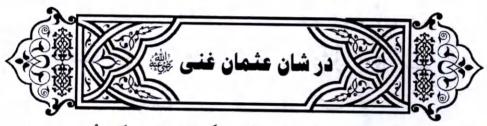
عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ (رواه الترمذی)

طلحہ پتر عبیداللہ روایت کریندے جو فرمایا ہے رسول کریم علیہ افضل الصلوات واسطے ہر نبی دے سنگتی ہے وچ بہشت دے اتے سنگتی میڈا وچ بہشت دے عثمانؓ نے۔

افسوس ہے واسطے منکرین دے تے حاسدین تے، اتے کاشِ واسطے مخلّین فی الدّین دے۔ جو سردار، اتے شاہ ابرار، او دو عالم دا مختار مدحت کرے تے ایہ مذمت کرِن۔ او فرماوے میڈے یارِن، تے مددگارِن۔ ایہ وت اکھن

خارِن، تے دل آزارِن ۔ او فرماوے فرماں بردارِن تے غمخوارِن ۔ ایہ وت اکھن بیزارِن، تے دل دا بارِن ۔ او فرمائے میڈے شفیقِن تے رفیقِن ۔ اے وت اکھن زندیقِن تے شقیقِن ۔ او فرماوے اصحابی کالنجوم ۔ ایہ اکھن کجھولٍ و ظلومٍ ۔ او فرماوے ایہ میڈی شریعت دے بٹانوݨ والِن، تے اسلام دے ودھانوݨ والِن ۔ اے وت اکھن شریعت دے ونجانوݨ والِن، تے بِنا اسلام دی ڈھانوݨ والِن ۔ او فرماوے اسلام دے وچ قوِیّن ۔ اے وت اکھن اسلام دے وچ غوِیّن ۔

پیارے دوستو انصاف کرو جو سوہݨے نازنین راحت العاشقین سید المرسلین محبوب ربّ العالمین دے حکم دا انکار کرے، تے سݨ تے نا باور نا اعتبار کرے ۔ بلکہ استہزا کرے تے استحقار کرے، حکم دی عدول کرے تے فرار کرے، ہر وقت تکذیب اتے بہتان دی زبان دراز کرے، تلبیس اتے تزویر طراز کرے، جے نام مبارک سُݨے تاں پِٹݨ ۔ سَبّ آغاز کرے نہ کہیں دا شرم کرے نہ لحاظ کرے ۔ بھلا او مسلمان رہ گیا، یا اوندا ایمان رہ گیا؟ ڈسو او ڈوہیں جہانیں وچ ماریا گیا، کہ تاریا گیا؟ اللہ تعالیٰ تاں فرمیندے ۔

"وَمَا یَنطِقُ عَنِ الھَوٰی اِن ھُوَ اِلَّا وَحیٌ یُوحیٰ"۔ میڈا رسول تے پیارا مقبول اپݨی خواہش دے مطابق نہیں کلام کریندا مگر جو وحی بھیجاں اکھیندے اوں دی طرف۔ یعنی سوا میڈے اعلامِ دے بغیر وحی یا الہام دے نہیں الیندا۔ تے نہیں کہیں کوں ازخود بافتہ گالھیں سݨویندا۔ تاں جو ایندا الاوݨے، اوہو میڈا فرماوݨے۔ جو ایندا ڈساوݨے، اوہو میڈا سݨاوݨے۔ جو ایندا سکھاوݨے، اوہو میڈا پڑھاوݨے۔ کیوں جو ایہ میڈا حبیب وچ مدرسے قرب "دَنیٰ فَتَدَلّٰی" دے، تے وچ مکتب "قَابَ قَوسَینِ اَو اَدنیٰ" دے، نال علم اسرار "اَوحیٰ اِلیٰ عَبْدِہٖ مَا اَوحیٰ" دے، نہایت قابل تعلیم یافتہ ہے۔ جو ہک لکھ تے چوّی ہزار پیغمبر متعلّمے، تے ایہ انہاندا معلّمے۔ پیارے دوستو! آکھیں شانیں والا نبی، ایہو جہیں وسیع علم والا نبی، جو اشارات تے رموزات حروف مقطعات دے پڑھکے نہیں دم مریندا۔ تے کوئی نہیں انہاندی تشریح کریندا۔ تے کوئی نہیں انہاندا معنے ڈسیندا۔ ہر کوئی اپݨی عجز تے نارسائی دا اقرارِیئے۔ تے ہر کوئی کنون کشف مغلقات تے مشتبہات معانی قرآنی دے انکاریئے۔ نال تمام زاری اتے تضرّع دے مُقرا تے معترف ہوکے اکھدن "لَا یَعلَمُ تَأوِیلَہ اِلَّا اللہ"۔

نہیں جاݨدا معنیٰ انہاندی کوں مگر اللہ۔ ہݨ سݨو علم سوہݨے نبی دا۔ جبرئیل امین ذو القوۃ المتین جو پڑھے ہا الف تاں نبی سائیں فرماوے ہا فہمت یعنی سمجے میں وت پڑھے ہا لآم سوہݨا نبیؐ فرماوے ہا فہمت یعنی سمجھےؐ میں جبرائیل امین وت پڑھے ہا را سوہݨا نبیؐ فرماوے ہا فہمت اوں جلیل جمیل، رب دے خلیل دی خدمت عرض کرے ہا۔ سوہݨا میں پیغام رساں ہاں عاشق اتے معشوق درمیاناں۔ میڈا مفہوم وی کنوں مقاصد حروف الرا دے معدومے۔ جو معنی انہاندا معلومے۔ تے آپ بجرد سݨن دے، تے میڈی زبان کنوں حروفیں دے نکلݨ دے فریندے وَے فہمت کہیں۔

شاعرا کھے

میانِ عاشق و معشوق رمزیست　　　کراماً کاتبیں را ہم خبر نیست

عاشق اتے معشوق دے درمیان آجھیں ہک رمزلگی ہوئی ہوندی، جوکراماً کاتبین فرشتیاں کوں وی پتہ نہیں لگدا۔

کجا بودم کجا آمدم نال الی المطلوب گالھ ہیٔ اتھاں جو سوہݨے نبیؐ کوں جیتئیں اللہ تعالیٰ حکم نہیں کریندا کجھ نہیں فریندا۔ جیتئیں اللہ سئیں اِذن نہیں ڈیندا ایہ

نہیں آلیندا۔

تاں ہݨ بایں طور فرمان رسول رحمان، مقبول ایزد منانّ، کامل الایقان تے واجب الاذعان ہویا۔ بلکہ عین فرمودہ خدا ہویا۔ جو منکرے دائرے اسلام توں جدا ہویا۔ او معترض تے محترز شریعت محمّد مصطفیٰ ﷺ ہویا۔

جو انکاری ہویا، او ناری ہویا۔ بھلا او جزا دے لائقے، یا سزا دے لائقے؟ او لعنت دے لائقے، یا دعا دے لائقے؟ بھلا او اعلیٰ علییّن دے ڈا دا ہے، یا سجّین دے ڈا دا ہے؟ ہݨ تساں انصاف کرو آنجھیں مؤمن بہشت کوں مُنٹھیں *، کہ جہنّم کوں ہنڈیسن؟ ایہو جہیں کوں شراب طھورے ڈیسن، کہ قاوروے پلیسن؟ ایہو جہیں کوں زمہریرا تے سعیر وچ نیسن کہ بہشت دی بو وی سنگھیسن؟ جے ایہو جہیں کوں مؤمن سڈیندن، تے محب پنجتن اکھیندن، تاں یار آنجھیں مؤمنیّت کنوں ساڈے ست سلامِن۔

ہݨ شاعر وچ تعریف عنصر لطیف ذوالنورینؓ دے، داماد رسول الثقلین دے، حضرت عثمانؓ ابن عفانّ دے بیان کریندے۔ تے قفل سکوت کوں کلید نطق نظم دی لِیندے۔ تے دُرِ سُخنیں دے باہر انیندے۔

شانِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ

ہݨ حضرت عثمان دی تعریف شروع ہے
ہن بخت بلند اوندے جیندا دل دا رجوعے
ہے میزاب رحمت تلے جیں دل کوں خضوعے
بہرہ اوکوں بِلدا جیکوں خوفے تے خشوعے
توصیف دے دستان پڑھاں کیا مشہورِن
دشمن ایندے بے دید تے رحمت کنوں دورِن
صلوات مسلمانو پڑھو دل دے رجوع نال
ہر مرض توں ہر قرض توں صلوات ہے ڈکھ ٹال
پڑھدا جے درود ہک دفعہ کوئی شخص تا فی الحال
ڈاہ واری خدا بھیجے تبارک و تعال
صلوات دا غلغل اتے چا شور مچاوو
تھڑ تھل پووے ونج عرش تے خود عرش ہلاوو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِک وَ سَلِّم

شانِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ

ایہ کانِ سخا باصفا صاف سینہ جو عثمانؓ جانان سردار ہے
ایہ عُزلت گزینہ تے دلبر نگینہ بہ ہمت تواناو ہشیار ہے
ایہ عثمان شاہ جامع قرآن ہووے جو قلزم سخاوت دا طغیان ہووے
تے حاتم وی خود جیندا مہان ہووے بنگران حیرت گرفتار ہے
آ ماتحت محتاج محکوم بہندے تے مسکین سائل سدا در تے رہندے
فراوان انعام اکرام لہندے خزینہ توں روزینہ دینار ہے
جمیل الشمائل جلیل القدر ہے حمیدہ خلائق تے لائق وقر ہے
پسندیدہ گفتار شیریں شکر ہے نہ محدود بے انت بسیار ہے
گداگر ہوون ایں تونگر بنائے گداگر ہزاراں گدا توں چھڑائے
گدا ایندے در دا پیاں کُوں رَجائے ایہ ذی علم باحلم ورتار ہے
ایہ یکتا حیا وچ سخا تے عطا وچ ایہ صابر تے شاکر رہا ہر بلا وچ
تے شامل بَاوراد صبح و مَسَا وچ بہ تحمید تحلیل اذکار ہے
مصر والیں چودھار بلوا چا کیتا ایں ہفتہ شب و روز پانڑی نہ پیتا
جو صابر صبر کر ہکو روزہ نیتا کیتس نال تلوار افطار ہے

نہ پیوݨ دے کیتے ڈیون بوند پانی　　او نمرود شدّاد دے جفت ہانی
کیتونے جیڑھے ظلم لمبی کہانی　　گئی فوج کر ویڑھ چودھار ہے

عیاں شان عثمانؓ تکرار آکھاں　　جو حاسد ہے اینداحطب نار آکھاں
محباں دی جا خُلد گلزار آکھاں　　جو تَجْرِیْ تے مِنْ تَحْتِ اَنْہَار ہے

کرے راز گویاں نبیؑ نال مخفی　　رموز آشنائی اتے چال مخفی
ہووے حال خوشحال تے بھال مخفی　　ایہ واقف معانی تے اسرار ہے

شان عثمان غنی رضی اللہ عنہ

عثمانؓ غنی سبھ دولت دنیا حق دے راہ چلئی یارو
ایں ابر مثل بارانی کر کر بھلبھل کر ڈھلئی یارو

ایں جود سخا دی مُلک دے وچ ہر ہر جا ندی وہئی یارو
کل حاجتمند غریبیں دی ایں کیتی بھوں بھلئی یارو

ایہ مخزن معدن حلم و حیا ایں صابر توڑ پوچئی یارو
تاں اج تئیں علم عمل وچ کہیں بے نا کیتی ودھگئی یارو

ایہ مہ رُخ دے اطوار عجب وچ عالم دے روشنئی یارو
ایہ حکم نبیؐ تے ہر دم حاضر گردن رہیا جھکئی یارو

ایں سیرت صورت سوہنڑی تے تھئی کل خلقت شیدئی یارو
ایں عشق محبت مہ رُخ مدنی توں جند گھول گھمئی یارو

ایں زُہد دے وچ بہوں جُہد کیتا ایں کیتی پاک کمئی یارو
ایں کر احسان عنایت ہر تے خَلق غلام بنڑئی یارو

ایندے ہِن انعام دوام جہاں تے شورش جگ وچ پئی یارو
جو مسند پاک خلافت دی ایں سوہنڑی طرح چمکئی یارو

کر صبر صبوری وچ پوری نا کیتی کڈہیں قضئی یارو
وچ وقت تلاوت مصحف دے ایکوں موت شہادت آئی یارو

ایں حکم نبیؐ اکرم اعظم دی کیتی حق اَدئی یارو
توڑے بلوے دے وچ حملے ہَن نا کھیں دی دل ڈُکھئی یارو

ست روز رہیا متواتر روزہ مشکل نال نبھیَ یارو
چالہی روز محاصرے اندر نا تلوار چلیَ یارو

مروان جیہاں جرنیل مُدَمِغّ رہیا اوکوں بھڑکیَ یارو
او اذن منگے ایہ منع کرے نا پووے اتھاں لڑائی یارو

جے اذن ڈیندا مروان کوں تاں ایہ کرے ہا خوب صفیَ یارو
پر اُوں صابر کوں کھیں مسلّم تے کاوڑ مول نہ ہیَ یارو

مروان تحت فرمان رہیا ایویں غصہ رہیا پچیَ یارو
تساں صبر ایندا ذرا وزن کرو رہیا سر تے صدمہ چیَ یارو

جو مُکھ تے تریہہ دی تاپش دے وچ رہ گیا جان جلیَ یارو
ہے (حضرت) عبدالغفارؔ نہ ہمسر ایندا جو صبر وچ کیَ یارو
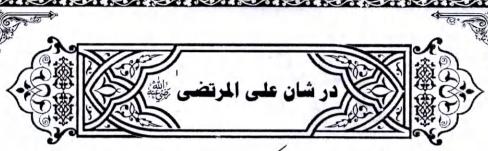
پیارے دوستو! حضرت ابن حجر مکی صواعق محرقہ والا لکھدے .جو حضرت سیدنا و مرشدنا و ہادینا امام جعفر الصادقؓ رضی اللہ عنہ دی خدمت عالیہ وچ کہیں شخص معروض کیتا یا ابنِ رسول اللہ! آپ دے تالی تے حبدار، یعنی غالی تے اشرار، اہل السقر و النّار، وچ شان صحابہ کبار، میمون اطوار، ابوبکرؓ باوقار و عمرؓ ذو الاقتدار، و عثمانؓ نامدار، سب بے انتہا و بے شمار، لیل و نہار الھدن۔ اتے آپ دے نال دعویٰ محبت دا مریندن۔ تے آپ کوں مُحِب سڈویندن۔ حضرت مجرد سماعت ہیں تقریر دے سخت غصےّ وچ آکر فرمایا قَدْ رَفَضُوا عَنَّا۔ یعنی اساڈے طریقے اتے ملت کنوں جدا ہوگئے، ابلیس دے آشنا ہوگئے، اہل ضلالت تے بدعت دے پیشوا تے مقتدا ہوگئے، راہِ راست کنوں یکسو ہوکر نھیوں شقاوت دے راہ نما ہوگئے۔ پچھے او فرقے اہل بغاوت دے کوں سڈواکر بہوں موعظت فرمائی۔ لیکن او منکر اپنے عقائد کنوں باز نہ آئے۔

دوستو! منکرین خلفاء راشدین دے و حاسدین حضرات صحابہ راسخین فی

الدین دے۔ ایہ او فرقہ ہے جیڑھا نال رافضیت دے موسومے، جو حضرت امام صاحبؒ انہاں کوں سڈّے رافضی۔ جیویں جو تساکوں معلومے۔ جے سچ پچھوتاں عقل انہاندا معدومے، تے بھیڑاوت انہاندا مقسومے۔ تے ایہ ٹولا اللہ دی رحمت کنوں محرومے۔ نماز اتے روزے دے سُونہیں کانہی۔ اتے بھنگ حقے تے ہجومے۔ ایہ ٹولا منکرے خلفاء ثلاثہ صحابہ کرام دا۔ تے انہاندے مقابلے وچ ہک بیا ٹولا ہے۔ او وت منکرے اہلبیت عظّام دا۔ جے ہن خلفاء راشدین دے منکر تاں وی ایمان نہ رہیا، جے اہلبیت صالحین دے منکر تاں وی ایمان نہ رہیا۔

مسلمانو دوستو! ایہ ڈونہیں فرقے ہک داناں رافضی ہے، تے ڈوجھے داناں خارجی ہے۔ ایہ ڈونہیں اسلام دی بِنا پٹّݨ والے ہِن، تے ستون دین دا سٹّݨ والے ہِن، چوہا بݨ کے ایہ بیخ شجر شریعت دی کٹّݨ والے ہن۔ خبردار رہو، انہاندی رفاقت کنوں بیزار رہو۔ عزیزو پیارے دوستو! تساں اتباع سنت علی صاحبہا افضل الصلوات تے ہشیار رہو۔ انہاں رزیلاں بدبخیلاں دے عقائد کنوں برکنار رہو۔ ایہ ڈونہیں فریق، وچ وُرطے بحر ضلالت دے غریق، جہنّم دے نیوݨ والے ہِن۔ تے سخت دوکھے ڈیوݨ والے ہِن۔ رافضی خلفا والاشان دے

منکر تاں سوہنڑے نبی کریم ﷺ دے فرمان دے منکر، تاں خود رسول رحمان ﷺ دے منکر۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف وچ فرمیندے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ
تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا۔

محمّد ﷺ رسولے اللہ دا، اتے او لوک جو نال ہوندے ہِن یعنی ابوبکر صدیقؓ، سختی کرڑوالے ہن اتے کافرین دے یعنی عمر فاروقؓ، مہربانی کرڑوالے ہِن وچالے اپڑے یعنی عثمان بن عفانؓ، ڈیکھدیں توں انھاں کوں رکوع کرڑ والا یعنی علیؓ ابن ابی طالب، کریندن مہربانی کنوں اللہ دے اتے رضامندی۔ ہڑ ایہ قرآن دے منکر تاں خود خدا سبحان دے منکر۔ جے خدا دے منکر تاں ول ایہ مسلمان رہ گئے نہ رہیے۔ تاں ساڈا انھاں دے نال کیہاں کار۔ ایہ اساں کنوں دھار اساں انھاں کنوں بیزار۔ اتے خارجی معرکہ وت اہلبیت والاقدر دے منکر۔ جے اہلبیت دے منکر تاں حکم حضرت خیر البشر ﷺ دے منکر۔ جے حکم دے منکر تاں خود پیغمبر دے منکر۔ اتے قرآن شریف وچ اللہ تعالیٰ فرمیندے:

قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى آکھ اے محمد علیہ السلام اپڑی امت کوں نہیں سوال کریندا میں کنوں تساڈے اوتے ہیں تبلیغ دے کوئی

اجرت دا، مگر دوستی اتے محبت رکھݨ تساڈی نال اہل قرابت میڈے دے۔ تفصیل بعد الاجمال تاں ہݨ محبت رکھݨ نال اہلبیت عظام دے ہک کنوں وجوبات ایمان تے اسلام دے ہے۔

حدیث شریف وچ آیا ہے: مَثَلُ اَہل بَیتی کَسَفِینَۃِ نُوح مَن رَکبھَا نَجیٰ سوہݨا رسول کریم علیہ والہٖ افضل الصلوات فریندے تمثیل اہلبیت میڈے دی مانند بیڑے نوح علیہ السلام دے ہے جو کوئی ایندے اوتے سوار تھیا اوں نجات پاتی۔ تاں دوستو! دوستی اہلبیت عظام دی ہک اقوے رکن ہے کنوں ارکان ایمان دے۔ ہݨ جے قرآن دا انکار، تاں خود خدا رحمان دا انکار۔ جے اللہ دا انکار تاں ڈسوا ایمان رہ گیا؟ جے وت ایمان نہ ریہا، تا ساڈا انہاں دے نال کیہاں سروکار۔ اساں اہلبیت کوں باالراس والعین منیندے ہیں۔ تے خلفاء کرام کوں وسیلۃ الدارین سمجھیندے ہیں۔ مخالفین دے یار نہ تھے ہیں نہ تھیندے ہیں۔ رافضیاں نال وی ساڈا وگوڑ، تے خارجیاں نال وی ساڈا انجوڑ۔ ہݨ مطابق مضمون دے تے موافق کیفیت بو قلمون دے تے مناسب انہاں دے شان دے معطوف کریندے شاعر۔

شانِ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ

میرا شافع قیامت میں علیؓ شیرِ خدا ہوگا،
حسنؓ والئے کوثر شہیدے کربلا ہوگا۔
مصیبت سر پر گر آوے نجف کی طرف منہ کرکے،
پکارو جان دل سے تم علیؓ مشکل کشا ہوگا۔
نہیں جنت کی کچھ حاجت فقط دیدار کافی ہے،
خدا کے روبرو جاکر میرا یہ التجا ہوگا۔
خدا اونکو دیا رتبہ وحی خیر الوریٰ شاہد،
چلو جنت رشک پہ ہر کا پیشوا ہوگا،
علیؓ کے بالمقابل کوئی نہ آتا جنگ میں ہرگز،
لگے ایک ضرب حیدرؓ کی تو سر دھڑ سے جدا ہوگا۔
کرے (حضرت) عبدالغفارؒ اونکے قدم کی خاک آنکھوں میں،
زہے قسمت اگر حاصل میرا سبھ مدعا ہوگا۔

شانِ حیدر کرار رضی اللہ عنہ

حیدرؓ دی مدح دا شاعر ہک صیغہ نکالا
سݨ خارجی بیدین دا تھیوے مونہہ کالا
وت رافضیاں کوں وی جگر سوزِ خجالا
پَر چَوں دے منݨ والیں تے ہے فیض نرالا

شاعر دا سخن سݨ تے او انصاف پذیرے
حب حیدرؓ دے وِچ جیندی جو دل اسیرے
نعرہ کرو صلوات دا یکبار مسلمان
سݨ شور تے خوش تھیندے ملائک اُتے اسمان

صلوات پڑھݨ والے دے درجات فراوان
حوراں اوندیاں مشتاق لقا جنّت رضوان
شاعر وی مثل بلبل گُل ڈیکھ فدا ہے
وِچ چمن گلیں چَوں تے ایہو نغمہ سِرا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِک وَسَلِّم

شانِ حیدر کرار رضی اللہ عنہ

جو ہے شیر نر بیشہ ہیجا مقرّر — او صفدر بہادر تے کرّار ہے
او خیبر شکن تیر فگن بہادر — علیؓ غیر فرّار جرّار ہے
علیؓ کرّم اللہ وَجہہ لقب ہے — معزز قریشی صحیح النّسب ہے
شجاع اشجعانِ عجم تے عرب ہے — دلاور ایہ دُل دُل دا ہسوار ہے
ایہ ضیغم غضنفر ببر شیر نر ہے — ایہ مرحب تے انتر دا دافع شرر ہے
ایہ حسنینؓ سبط النّبی دا پدر ہے — ہمایون میمون اطوار ہے
ایہ یکرُوح یکجسم یکجاں نبیؐ ہے — جو دَنگ دمّی دا فرماں نبیؐ ہے
کیتے دان جیویں جو شایاں نبیؐ ہے — ایہ جنگی سَپہ دا سپاہ دار ہے
نہیں شک ہے پک حدیث ایہ صحیح — جو مَن کُنتَ مولاہُ شاہد صریح
دِگر لافتی گفت اِلاّ علیؓ ہے — مخالف ایندا نِت نگونسار ہے
جو بستر نبیؐ تے ستا بیخطر ہا — تن و جان روح جسم قربان کر ہا
علیؓ بابُھا دا جو لدّھا وقر ہا — ایہ کونین ساری دا مختار ہے
سوالی جیندے در توں ولیا نہ خالی — ڈتونس ڈونہیں لعل کوثر دے والی
عجب نیک چالی اتے لاجپالی — ایندا عالی دربار دُر بار ہے

مصیبت اٹھاوے تے بکھ تس نھاوے کنطق النّبی دُر معانی الاوے
عَلِیٌّ مَعَ الْحَق مدارج کوں پاوے جو نا منّے رب دی اوکوں مار ہے
نہ تھی خارجیا توں خارج ایمانوں توں واقف نہ ہوں حدیثوں قرانوں
توں لاعلم مجہول حیدرؓ دے شانوں جو منکر سقر دا سزاوار ہے
نہ دجّال دی جال وچ یار پھس توں رفاقت توں کر رافضیاں دی بس توں
جو امکان لگی پرے پرے نس توں محل چوں دا بیشک گنہگار ہے
توں آ شیعہ کاکا نہ کاوڑ دی گالھے نبیؐ سئیں دے داماد سورھے تے سالے
حرم محترم پاک حضرت دی زالے انہاں دا تیکوں کیہاں انکار ہے
عقلمند ایہ پند کن ڈِے تے سݨ توں توں دلبند ہر چند کن ڈِے تے سݨ توں
تیکوں رب دی سوہند کن ڈیتے سݨ توں نہ گھر بھے تے کر توں اولر مار ہے
ہے ثابت حدیثاں روایات دے وچ مُبیّن ہے قرآن آیات دے وچ
ہے تعریف انجیل توریت دے وچ روایت کیتی کعب الاحبار ہے
توں ودھ گھٹ الھیندیں تے غیبت کریندیں پیا کوڑ لیندیں تے دشنام ڈیندیں
ولیں کوں ڈُکھیندیں نبیؐ کوں رنجیندیں مخالف عقوبت گرفتار ہے
حشر وچ فرشتے گھلیسن ٹنگیسن جو بسی دی جُڑ جُڑ تے بُسّی کڈھیسن

جھنبھاڑاں تڑ و تڑ گبّی پھیین — خداوند حاکم تے جبار ہے
ہے یُعجِب بَزُرّاع دا اظہار اظہر — تے لِیَغِیظَ بِھِمُ الْکُفّار اظہار اظہر
ہے کافر کرے جیڑھا انکار اظہر — او سمجھو جہنم دا حقدار ہے
اشارت سمجھ "اَیِّھِم اِقْتَدَیْتُم" — بشارت سمجھ بعدہ اِھتَدَیتُم
خسارت سمجھ ایہ فَاِن لَم سَمِتعُم — فہم کر سخن صادق اخبار ہے
اساں چار منّوں اساکوں کیا ڈرّے — مگر ہک عزیزا تساڈا خطرّے
کریسن اگوں چیر تے ذرّے ذرّے — تبرّے کرے جو ستمگار ہے
اساں پنجتن کوں بدل جاں منیندے — نمک خوار اساں انہاں دے دربندے
شیعہ خارجی مفت ٹکراں مریندے — جو خیرالامور اَوسَط کار ہے
توں آتاں سہی تیکوں بندہ بٹانواں — سکھانواں پڑھانواں، چنگی مت لانواں
بچیوں رُل شودا آ رستہ ڈکھانواں — پشیان تھی کھلّی دربار ہے
ہچپّڑ ہلپّڑ چھڑانویں کھڈانواں — چھڑھانویں خیالات عقل پلانواں
شکل گنگے ئل دی تے پوتھی اُلانواں — نہ بیڑا تیڈا پار اوروار ہے
ہے (حضرت) عبدالغفّارا خداوند قادر — او حیّ تے قیّوم اوندے کم نادر
کریسی خطا معاف او غافر تے ساتر — اوندا لطف ہر وقت درکار ہے

شان علی المرتضی رضی اللہ عنہ

اساں خارجیاں دے یار نسے اساں رافضیاں دے یار نسے
اساں منّوں کل اصحابیں کوں اصحابیں کوں احبابیں کوں
چوں یاریں کل اقطابیں کوں ایں شریعت دے اربابیں کوں
اساں دشمن دل آزار نسے

اساں پنجتن پاک منیندے ہوں چم اکھیاں نام رکھیندے ہوں
اساں قدمیں دی خاک چمیندے ہوں اُہا سرمہ خاک بٹیندے ہوں
اساں منکر تے غدّار نسے

اساں ہوں چاکر چوں یاریں دے اوں نبیؐ دے خاص پیاریں دے
اوں دل دے اکھیں ٹھاریں دے دلداریں دے سچاریں دے
اساں بری نسے بیزار نسے

اساں آل رسول دی منّی ہے ایہا محکم دین دی ہنّی ہے
او خاسر ہے جئیں بھنّی ہے ایہ گالھ نہ اصلوں ظنّی ہے
بد مذہب بد کردار نسے

جو منکر ابوبکر دا ہے او برّہ نار سقر دا ہے
جو حاسد میر عمر دا ہے نا جِیندا ہے نا مردا ہے
کوئی غنیؓ کنوں انکار نسے

اساں سبھے منّڑ والے ہیں ہیں در دے پِنڑ والے ہیں
سر دشمن بھنّڑ والے ہیں لاہ لِتر خنجّڑ والے ہیں
اساں موذیں دے تیمار نسے

ایہ دوزخ جاسِن ساڈا کیا پئے کھلےّ کھاسِن ساڈا کیا
جے سر بھر ڈھاسِن ساڈا کیا جے آپے پھاسن ساڈا کیا
اساں اینجھیں دے غمخوار نسے

ایہ آپت دے وچ لڑدے ہِن پئے راتیں ڈینہہ جھگڑدے ہِن
جا جھیڑے مول نبڑدے ہِن پئے رِنگدے مفتے رڑدے ہِن
اساں اصلوں جھیڑے کار نسے

ساکوں پیر شبیر پیارا ہے فرزند ایہ بی بی زہراؓ ہے
ایہ جگر نبیؐ دا پارا ہے ایہ ہک کیا کنبہ سارا ہے
ہوں سگ در تے کئی عار نسے

جو انہاں دی سنگت پھاس گئے چودھار وِلڑہ خناّس گئے
اوندے تھی ول سَتیئے ناس گئے ایمان کنوں بے آس گئے
بس ڈوبیندی درکار نسے

تساں آپت وچ ڈوہیں لڑ مرو گل لگ ہک بے دے اڑ مرّو
ایویں گل گل جل جل سڑ مرو ایویں رونديں رِنگدیں رڑ مرّو
اساں تساں وانگیں خونخوار نسے

ہٹوں حیدرؓ دے جبدار اساں اوندے منکر توں بیزار اساں
خود خادم آل اُطہار اساں ہوں واصف یار چہار اساں
کوئی دل وچ غیر اغیار نسے

جو آل رسول کباری ہے اوندی رِفض کنوں بیزاری ہے
اوکوں شریعت بہوں پیاری ہے اقراری او چو یاری ہے
بے غیر اُتے اعتبار نسے

سݨ نام علیؓ دل ٹھردے سے وت ابوبکرؓ دے بردے سے
اساں ڈوہناں دے نوکر در دے سے پیا ذوالنّورینؓ عمرؓ دے سے
کوئی دل وچ بار غبار نسے

ایہ فطنے فرق منحوس میاں ایہ مہمل ہن معکوس میاں
ایہ ہن اَنگل چنجوس میاں ودے در در مارن لُوس میاں
اساں ایہو جہیندے دلدار نسے

ایہے مومن (حضرت) عبدالغفارؒ نہیں ایہے پنجتن دے جبدار نہیں
اوہے ابوبکرؓ دے یار نہیں فاروقؓ دے وت دلدار نہیں
جیویں ایہ ہن اساں خوار نسے

مدحت اہل بیت

اول حمدِ خدا آکھاں صفت اوندی سدا آکھاں
جے آکھو تاں ولا آکھاں منیں یا ولا آکھاں
تے رزاقا علے آکھاں احد واحد بھلا آکھاں
صمد ول ول کھڑا آکھاں بے حد بے انتہا آکھاں
جے آکھو تاں ولا آکھاں مُحبیں کوں ولا آکھاں

کریم آکھاں رحیم آکھاں ھُوَ القَادِر قدیم آکھاں
علیم آکھاں حکیم آکھاں یا قہارًا حلیم آکھاں
تے جنّتِ نعیم آکھاں صبا گلتر نسیم آکھاں
اوندی ہر جا شمیم آکھاں صراط المستقیم آکھاں
ہے کافی کبریا آکھاں جے آکھو تاں ولا آکھاں

اوندے محبوب خوشتر کوں تے اوں اُمت دے رہبر کوں
شفیعِ روزِ محشر کوں تے کل مرسل دے افسر کوں

اوں سرور دین پرور کوں اوں شہ کونین برتر کوں
مقاصد کل بحر بر کوں طٰہٰ یٰسین گلتر کوں
مزمل مدعا آکھاں جے آکھو تاں ولا آکھاں

جیندا رتبہ عیاں ہویا لقب آخر زماں ہویا
خدا خود مہرباں ہویا مکاں خود لامکاں ہویا
تے عیسیٰ خطبہ خواں ہویا چڑھ احمدؐ رواں ہویا
تے شق ہفت آسماں ہویا عرش جنبیا اَماں ہویا
تے قوسین ادنیٰ عیاں آکھاں جے آکھو تاں ولا آکھاں

اوندے یاراں انصاراں کوں رفیقِ راہ غاراں کوں
اتے قاتل کفاراں کوں تصدق گھر تے باراں کوں
پٹڻ خیبر دیواراں کوں تے بخشڻ چا قطاراں کوں
اُنہاں صادق سچاراں کوں اوں ہک ڈوں تریں تے چاراں کوں
نبیؐ دے ہم صلاح آکھاں جے آکھو تاں ولا آکھاں

چراغ و مسجد و ممبر پیا محرابِ دیں سرور
صفا دل ہے صدیق اکبرؓ عمرؓ عادل جو ہے برتر
غنی عثمانؓ حیا دا گھر اسدؓ غالب ہے لج پرور
بلاشک چار ہن گوہر نہ دل وچ کوئی پیا شک کر
کفر ہے کر حیا آکھاں جے آکھو تاں ولا آکھاں

اَخی خیر البشر حیدرؓ وصی ہے باخبر حیدرؓ
حسینؓ دا پدر حیدرؓ ہے مہاں چاڑھی گھر حیدرؓ
سٹے خیبر دا در حیدرؓ کپے مرحب دا سر حیدرؓ
لڑی بدر خیبر احد حیدرؓ ہے زہراؓ دا شوہر حیدرؓ
محبّاں دا مولا آکھاں جے آکھو تاں ولا آکھاں

ہا سر انتر لہایا کَیں تے مسلماناں کوں بچایا کَیں
چا سائل کوں رجایا کَیں تے گھر فاقہ نبھایا کَیں
ایہ رتبہ آکھ پایا کَیں روحک رُوحی سڈایا کَیں
تے مَن کُنتُم الایا کَیں ہا قاتل کوں پلایا کَیں
او شربت عرق پا اکھاں جے آکھو تاں ولا آکھاں

اوں خاتونِ قیامت کوں صدف پُر دُر شرافت کوں
صاحب تطہیر آیت کوں اہیں ذیشان عصمت کوں
بیحد حشمت ملاحت کوں جلالت تے فصاحت کوں
بلاغت باجمالت کوں اوں حالت پر ملالت کوں
سدا شرف النساء آکھاں جے آکھو تاں ولا آکھاں

او حسنؓ المجتبیٰ آکھاں صاحب حلم و حیا آکھاں
نبیؐ دا دلربا آکھاں علیؓ دا ماہ لقا آکھاں
محض نور ضیاء آکھاں تے راضی بر رضا آکھاں
امام الاتقیاء آکھاں زہر کھاکر گیا آکھاں
زباں ڈلدی ہے کیا آکھاں جگر ٹکڑے تھیا آکھاں
اگو تے بس میں کیا آکھاں جے آکھو تاں ولا آکھاں

اوں دُر ڈوجھے کوں پیر آکھاں لقب جیندا شبیر آکھاں
نانا کل دل دے پیر آکھاں ولد اطہر اُمیر آکھاں
حسنؓ دا خورد ویر آکھاں بشیر آکھاں نذیر آکھاں

اوں (دے) دشمن کثیر آکھاں بنا تلوار تیر آکھاں
سید۔ہا۔کم سپاہ آکھاں جے آکھو تاں ولا آکھاں

جیندا مرکب رسول ہووے اتے امڑی بتول ہووے
اوہو ہݨ وچ ملول ہووے بدن ہک کھا سول ہووے
طبع رنجی نہ مول ہووے نہ سر توں کجھ عدول ہووے
ایڈوں لشکر جھول ہووے اوڈوں ٹکھ تِس نزول ہووے
امت کیتے دعا آکھاں جے آکھو تاں ولا آکھاں

اگوں مصرع کیہاں آکھاں عباس دا بیاں آکھاں
مشک آکھاں نشاں آکھاں کیویں کپیاں باہاں آکھاں
قاسم اکبر جواں آکھاں تے شادی دا ساماں آکھاں
لٹئے گئے بوستاں آکھاں یا روندا باغباں آکھاں
تھیا گلشن تباہ آکھاں جے آکھو تاں ولا آکھاں

پیا اصغر صغیر ہووے تے تس گھولے کثیر ہووے
سائل پاݨی دا پیر ہووے اگوں فرکار تیر ہووے

گلو اصغر دے چیر ہووے دہن توں لڑھدا کھیر ہووے
اکھیں توں وہندا نیر ہووے خیمے روندی ہمشیر ہووے
واہ امت دا وفا آکھاں جے آکھو تاں ولا آکھاں

پیا عابد بیمار ہووے اتے طوقاں دا بار ہووے
ٹُرنْ دی روز کار ہووے ظلم دی سر تے جھار ہووے
پیا لشکر سوار ہووے اوندے ہتھ وچ مہار ہووے
اکھیں توں ہنج تار ہووے ظلم ظالم چودھار ہووے
شکر لب توں ادا آکھاں جے آکھو تاں ولا آکھاں

بس ایں خادم مداحی کوں بیکس عاجز سودائی کوں
ٹالو گردش سمائی کوں جان کندن والی اوکھائی کوں
قبر ظلمت تباہی کوں حشر دی تس تکھائی کوں
تڈاں میں مرحبا آکھاں جے آکھو تاں ولا آکھاں

منقبت امام حسن رضی اللہ عنہ

حسنؓ مقبول ذاتِ کبریا دا حسنؓ فرزند حضرت مصطفیٰ دا
حسنؓ دلبند مولا مرتضیٰؓ دا حسنؓ نور البصر خیر النساءؓ دا
حسنؓ بازو شہیدے کربلا دا حسنؓ ہے گوہر دریا سخا دا
حسنؓ ہے سبط محبوبِ خدا دا حسنؓ مقتدیٰ اہلِ صفا دا
حسنؓ حامی روزِ جزا دا حسنؓ ہے ضامن حافظ ہرگدا دا

منقبت پنجتن پاک رضوان اللہ علیہم اجمعین

اگر میں ہوں بڑا عاصی تو پنجتن میرے شافی ہیں،
ہے دل میں شوق ہر لحظہ وہ بارہ امام کافی ہیں۔
میں ہوں رنجور فُرقت میں مصیبت میں مشقت میں،
محبت پاک پنجتن میں نہ ہم لافی گذافی ہیں۔
اگر ہوں سست نیکی میں خطا میں چست ہوں ہردم،
میرے ہیں پیشوا ایسے وہ کرادیتے معافی ہیں۔
ہے دل میں شوق پنجتن کا گلوں میں طوق پنجتن کا،

یہ ہے ایمان کا مایہ دروں بیروں شافی ہیں۔
اکیلے ہیں جہاں میں ہم سجن کے درد میں پُر غم،
زباں پر کلمہ ہے سچ کا نہ کرتے ہم تلافی ہیں۔
پڑھوں ''لَا تَقنَطُوا'' ہر دم نہ ہوں مایوس رحمت سے،
کیا وعدہ خدا نے جب نہ کرتے وہ خلافی ہیں۔
(حضرت) عبدالغفارؒ ہوں مخمور جذبے شوق لذت میں،
خدا دیوے جزا مجھ کو جو ان کے لطف باقی ہیں۔

منقبت اہل بیت

امام حسنینؓ نور عینین سجدے سِر نت جھکیندے رہ گئے
نماز روزہ کریندے رہ گئے
جو مشرکاں دی دغا تے چھڑھدے اول او سر توں جدا تھی کھڑدے
حیاتی دا طمع لہا تے کھڑدے طریقے حق دے ڈسیندے رہ گئے
کتابیں دے وچ لکھیندے رہ گئے
ہئی کُھ تے تریہہ سخت تریں ڈینہاں دی اوکاڑ دھپ گرمی ہاڑ مانہہ دی
نہ تھی نماز ہک قضا اُنہاں دی تیمّم کرکے پڑھیندے رہ گئے
تے ریت تے سجدے ڈیندے رہ گئے

جو آب کوثر دا ہووے والی گیا او پانی کیتے سوالی
وَلیونے بے مُہتہ کر تے خالی او شکر پڑھدے پڑھیندے رہ گئے
تے حملے دشمن ہٹیندے رہ گئے

جاں بال اصغرؓ کوں چا کے آیا جو زہر مئے تیر جت لایا
جو حلق تشنے کوں پو کھڑایا ایہ جڑ کر بار چیندے رہ گئے
تے ظلم سر تے نبھیندے رہ گئے

شہید کر اہلبیت سارا یزیدی ٹولا کرن اوسارا
تے پِٹکا کٹکا وچے نقارا جو دھوڑ سر وچ گھتیندے رہ گئے
کر ہے حُسیناؓ پٹیندے رہ گئے

جو نام ہک ہک دا گِھن تے روون جو پٹن موہنہ تھی بیہوش پوون
فقط ایہ چج تے بھانے ہوون جو اج تلک شور پیندے رہ گئے
محب سڈانوڑ سڈیندے رہ گئے

نہ پچھ توں عبدالغفارؒ عقیدے انہاں دا خود پیشوا یزیدے
ایہ شمرے خونی دے برگذیدے تبوت ہر دم کڈھیندے رہ گئے
تے کھنڈ دیاں پڑیاں جھپیندے رہ گئے

مرثیہ

حقیقت عشق اللہ دی　　شہنشاہ کربلا جانٹے

خلیل اللہ اگے واللہ　　عجب عاشق تیڈا اللہ
کٹھا بچڑا سبیل اللہ　　تے جند جاں کر فدا جانٹے

تے سڻ فرکار تیریں دا　　رونوڻ بالیں صغیریں دا
تے خوش تھیوڻ شبیریں دا　　ایہا حکمت خدا جانٹے

مُعوذ چون بال ہووے　　تے عمرہ ہژدہ سال ہووے
تے اصغر خورد بال ہووے　　ہتھیں تے چاء کُہا جانٹے

گلوں اصغر دے تیر آیا　　نکل وچ ڳل دے کھیر آیا
تے روندا ول شبیر آیا　　صبر صابر مکا جانٹے

شمر آکھے مریساں میں　　پیوڻ پانٹی نہ ڈیساں میں
تے خنجر کوں چلیساں میں　　سید دل کوں سُہا جانٹے

روا خون آل یٰسینے　　آکھن سبھ قلب سنگینے
کرن سےَ طعن توہینے　　تریہہ فاقہ نبھا جانٹے

بدن تیریں توں پُر ہووے　　ادا رب دا شکر ہووے

فدا سر نا عذر ہووے ذی توقیر لا چاڑنے
پیالہ خشک حلق ہووے اُتوں دھپ دی قلق ہووے
زباں تے ورد حق ہووے عجب شیوہ وفا چاڑنے
بدن چوں برگ گل نازک تھیوِن قربان کُل نازک
نہ کوئی پاسکدا ئل نازک ایہ ذات کبریا چاڑنے
تھیا ارشاد سبحانی رسول اللہ دا دل جانی
تھئی منظور قربانی عجب درجے ودھا چاڑنے
ندا آئی میں ہاں راضی توں بس کر جنگ دی غازی
ملی شاہ کوں سرفرازی امت کوں بخشوا چاڑنے
بہشتیں کل دا افسر ہیں پیارا ذات پرور ہیں
تو والی حوض کوثر ہیں تے بھر ساغر پلا چاڑنے
ایہو کلمہ موہوں جاری تھیواں قربان لکھواری
نہ پووے فرق وچ یاری جیویں تیڈی رضا چاڑنے
توں میکوں کر عطا بچڑے کراں سارے فدا بچڑے
تیڈے راہ وچ کُہا بچڑے سید وعدہ پجُا چاڑنے
بدن تھیوے ذرے ذرے چھکن سر تے توڑنے ارے

ایہ عاشق نا عذر کرے نہ کو دل کوں سہا چاٹے
کئی وت عاشق ہن اج دے اوکھا کھا تے نہیں رجدے
مصیبت ڈیکھ تے بھجدے پیا کوئی غیر کیا جاٹے
(حضرت) عبدالغفارؒ سگ در دا مداحی آل اطہر دا
ثنا خواں چار گوہر دا ایہ دشمن آشنا جاٹے

مرثیہ

نہ جاڻی عشق آوارہ - ایہو خود دین ایمانے

علیؓ کیویں کہایا سر اگے رب دے جھکایا سر
تے سجدے وچ کٹایا سر کیتس جند جان قربانے
زہر کوں گھول پیتا کَیں تے سر قربان کیتا کَیں
رضا کوں توڑ نیتا کَیں حسنؓ دلبند دلجانے
مسافر تھی سدھاٹہ ہا خدا دی راہ ویکاٹہ ہا
موہوں کجھ نہ الاٹہ ہا ڈیکھو صابر دا کیا شانے
علی اصغرؓ کوں پا جھولی نہ ڈِتی ما اجڻ لولی
سید معصوم جند گھولی پئے کُسدے بال نادانے

علی اکبرؓ کوں مارن تیر
مرینْدے شاہ کوں بے تقصیر
ڈیکھو رب دی عجب تقدیر
جوانی شاہ دا ارمانے
سید مظلوم نہ سگدے بھج
نہ قاسم سیجھ ماݨی رج
ڈیکھو نوشہ کھیندا اج
بدھونِس موت دے گانے
منگن پاݨی ایہ بیچارے
کھڑوَنے پاݨی تے پہرے
پیون پے جانور سارے
عجب تقدیر رحمانے
ایویں ہر کہیں دے اَئے وارے
مرینْدے حیدری نعرے
ونجن کافر دہل سارے
یزیدی لوک دیوانے
جے میں کوئی گناہ کیتا
انھاں بالاں نے کیا کیتا
امت پورا وفا کیتا
نہ سمجن لوک دیوانے
جنہاں عشق آیا پکھے
رہن مردیں تائیں ڈُکھے
نہ تھے او ول کڈیں سکھے
لُٹوائینے سارا سامانے
جو دل (حضرت) عبدالغفارؒ لَئے
اوکوں رب جوڑ کر ازمئے
مصیبت چُمتے اکھیاں چئے
جو کامل دین ایمانے
(حضرت) عبدالغفارؒ سائل رب
تھیِن شالہ سبھے مطلب
ایہو ملت ایہو مذہب
نہ تھی ہر طرف حیرانے

مرثیہ

تیں سارا ساتھ لُٹایا

مسافرا وَل وطنیں وے پردیسیا ول وطنیں

تیکوں کہیں نہ آ پرچایا

مسافرا وَل وطنیں وے پردیسیا ول وطنیں

کوئی نہیں راہندا دیس بیگانے کوئی نہیں کریندا خالی خانے

تیں وطن کوں چت چایا

مسافرا وَل وطنیں وے پردیسیا ول وطنیں

ستر تیڈا ساتھی ماریا بھرا بھتیجے تے کنبہ سارا

تیڈا بیڑا موت لوڑھایا

مسافرا وَل وطنیں وے پردیسیا ول وطنیں

موسم ڈیکھ وَلے ونجارے ہر کوئی گھر وچ خوش تھی گذارے

تیں کربل دیرا لایا

مسافرا وَل وطنیں وے پردیسیا ول وطنیں

پکھی ول آئے وچ آشیانے ہر کوئی وسدا خوش وچ خانے

تیں کیوں چا وطن بُھلایا

مسافرا وَل وطنیں وے پردیسیا ول وطنیں

سوہنے نبیؐ دا جو تھیا ہا سوارے سوہنے زُلفیں دی جوڑ مہارے

اوندا سانگ تے سر لٹکایا

مسافرا وَل وطنیں وے پردیسیا ول وطنیں

جیں بدن کوں چُمے رسول خدا دا اوہو بھلا ہا تیرِیں دے ڈا دا

چا تیرِیں توں چھڑایا

مسافرا وَل وطنیں وے پردیسیا ول وطنیں

(حضرت) عبداللہؓ ایہ ظلم اندھارے پاݨی تے ول کھڑ گے پارھے

گیا پاݨی توں ترسایا

مسافرا وَل وطنیں وے پردیسیا ول وطنیں

مناجات (دوازدہ امام)

مکرم معظم ذوے الاحترام، دوازدہ امام دوازدہ امام
خیار الخلائق خیار الانام، دوازدہ امام دوازدہ امام
شفیع مطاع نبی کریم، قسیم جسیم نسیم وسیم
علیہ الصلاۃ علیہ السلام، دوازدہ امام دوازدہ امام
جگر گوشہ حضرت رسولِ خدا، اوں ام الائمہ تے امی فدا
ہے خیرالنساء دا لقب لا کلام، دوازدہ امام دوازدہ امام
علی و دو حسنین زین العبا، او باقر تے جعفر تے کاظم رضا
تقی و نقی عسکری نیک نام، دوازدہ امام دوازدہ امام
اوموعود مھدی تے عالی اُتم، بحق پنجتن پاک ابرِ کرم
بشَو خاک پا سگ در ایشاں مدام، دوازدہ امام دوازدہ امام
تو عبدالغفار اے بارہاں امام، غلامین انھاں داتوں تھی ونج غلام
جو سگ در انھاں دا تو تھی سگ مدام، دوازدہ امام دوازدہ امام

منقبت
و
کافي

منقبت مرشد

کافیاں

منقبت شریف (۱)

ہاں میں گدا ایں در دا خواجہ فضل علیؒ دا،
باندا غلام بَردا خواجہ فضل علیؒ دا۔

سوہنٹی سخا دی چالی، بندہ نواز عالی،
سائل نہ کوئی خالی، خواجہ فضل علیؒ دا۔

ذیشان ذوالکرم ہے، خُلق ایں تے بس ختم ہے،
بھاگیں بھریا قدم ہے، خواجہ فضل علیؒ دا۔

مَلک ہِن مدام یارو، در دے غلام یارو،
ہے فیض عام یارو، خواجہ فضل علیؒ دا۔

ڈِکھڑے سٹانواں کیں کوں، ئگل پئیَ دی لاج تیکوں،
تکیہ ہے خاص میکوں، خواجہ فضل علیؒ دا۔

تَیں جیہاں نہ کوئی نظر دا، خادم قدیم در دا،
روزِ ازل دا بَردا، خواجہ فضل علیؒ دا۔

(حضرت) عبدالغفارؒ بدتر، ہے نعت خوانِ سرور،
سگِ آستانِ دلبر، خواجہ فضل علیؒ دا۔

منقبت شریف (بصورت اشعار) (۲)

فضلؒ نام تیڈا ہمیشاں فضل نظر کر فضل دی ہووے بے بدل
رحم دی کرم دی مہر دی نگاہ تُوں جیویں ہمیشاں سخی ذوالعطا
نہیں کئی تیڈے باجھ پیا آسرا میری لاج گل تیرے غوث الوریٰ
خداوند ڈتی تیکوں ہے سروری توں خود چانڈیں بندہِ پروری
ڈیوے موج رحمت خطا ساڈے ٹال توں رحمت مجسم وڈا لاج پال
قسم رب دی توں بِن نہیں کوئی فخر ایہ پنڑاں پراٹا پیا تیڈے در
جو نوکر کوں سائیں ماڻ ہوندا ہے وڈا خصوصاً جیندا سئیں ہووے بادشاہ
سوالی نہ خالی ولانوڻ رسم سخّیں ولیّیں دا ہے ایہو کم
گناہاں دے وچ ہاں میں توڑے غریق میری دستگیری کرو یا شفیق
توں آیوں دلیندے سُدھارڻ دے کاڻ غریبیں کوں ہِن تیڈے تکیے تراڻ
بھلا ونجوں کیڈے تیڈا چھوڑ در جے ہئی طرف ڈیکھوں تاں نظرے پدھر
ایہ کُتا کمینہ رہے کوکدا رہے درد عصیاں کنوں شوکدا
ایہ لوسی لبوسی تے لُندھا شریر گناہیں دے زنجیر دے وچ اسیر
ودھایا تیکوں خود خداوند پاک ہوون تیڈے دشمن ہمیشاں ہلاک

بد اندیش بدبین رہندے زہیر   جو روزی دی تنگی تے قبر دا تیر
ایں سگ عبدؔغفارؔ دی التجا   ہے مقصود مطلوب تیڈی رضا
بحقّ مطیع اللہ نور البصر   بحقّ رفیع اللہ والا وقر
میڈا نفس امّارہ مکار ہے   مدد تیڈی ہر وقت درکار ہے
بایں بینوائی بایں جرمہا   بجز تیڈے در دے میں ونجاں کجا
نہ نیکی نہ کوئی عمل خاص ہے   محض سوہنڑا سیاّں تیڈی آس ہے
توں دردیں دا درمان محبوبِ رب   تیڈے اختیارات مخلوق سبھ
توں خود خوب خوباں دا سردار ہئیں   نکوئی پسند و نکوکار ہئیں
سگ لنگ پیکان خوردہ خطا   بنالد بدرگاہت اے بادشاہ
عمل ڈیکھ ساڈے نہ دل توں وسار   شہا بیکساں دا توں کر بیڑا پار
خلق تھیوے حیران انعام تے   تیڈے خاص ڈیونڑ فضل عام تے
گدا تیڈے در دا تھیوے کامراں   تیڈے در دا تڑھیا کھاوے ٹھوکراں
غریبیں دا ماناؔ توں جیویں سدا   ہمیشاں ہووئی بخت دی بارگاہ
ایں ڈاڈھی مِراسی دی دلوں دعا   نہ لگے تیکوں شالہ کئی کوسی وا
ہمیشاں ہووئی شالہ چڑھی کمان   بلئیں ردھوونئی تے رب دی امان

ایہ ڈاڈھی آیا دور توں نام سݨ تیڈے فیض دی عام دھوم دھام سݨ
ایں ڈاڈھی کوں خیرات آکھیں ڈیوا نہ ڈیکھے ولا دید ہیئے ڈوں ٹکا
ہووئی قائم شالہ ایہ لنگر مدام دعائیں فقیریں دیاں ہِن صبح و شام

منقبت شریف (فارسی) (۳)

نامش نامی فضل علیؒ از فیض جہاں نازیدہ،
فہم فہیم سلیم مسلم تابندہ فہمیدہ۔
رشکِ قمر شد نور رُخش خورشید خجل گردیدہ،
در خوبی محبوبی ہم نادیدہ ہیچ شنیدہ۔
خاک رہش عشاق بدل و جاں در چشمان کشیدہ،
معتقداں ز حوادث کلّی جملہ جہان رہیدہ۔
زہے ہمایوں طالع آنکس دارد چنیں عقیدہ،
قلب مقفل گردد جاری چوں انگشت رسیدہ۔
بادہ نوش حریفاں بیخود شوند ز ہوش۔ رمیدہ،
ہندی سندھی ہندوستانی دائم پشت خمیدہ۔
باد فیوض فضل در قطعہ فضا زمیں ورزیدہ،
(حضرت) عبدالغفارؒ مخِل مُخّیّل ماندہ کبد کبیدہ۔

منقبت شریف (۴)

اساں روز ازل دے بردے ہِک پیر فضلؒ دے در دے
توں جانڑیں یار نہ جانڑیں اساں روز الست وِکانڑیں
سٹ فخر وڈائیاں مانڑیں پئے در تے دھاہیں کردے
دل آیا ہتھ بے پرواہاں دل درددوں کردی دھاہاں
ہک ماریا ناز نِگاہاں پئے ٹھدھڑے ساہیں بھردے
سُنڑ فضلؒ پیا دلدارا منہ پارا گل رخسارہ
دل موہنڑے ناز نگارہ ہِن وکھرے توں دلبر دے
پئے دھکڑے لگدے جاہی نت سُول نہ ڈیندے ساہی
سٹ سوہنڑا بی پرواہی نت وہندے بحر ہجر دے

منقبت شریف (۵)

توں بنڑ گداگر سدا ایں در تے قسم خدا دی برأت پیسیں
ہے فیض میڈے پیر فضلؒ سئیں دا سخا بے پایاں نہ خالی ویسیں
محض مکا گھن توں قسم چوا گھن توں ٹے مصحف تے ہتھ رکھا گھن
طبیب حاذق ہے کوئی دوا گھن نہ چُک توں پچھے ہتھ ملیسیں

نہ ہا ایہو جیہاں نہ ہے نہ ہوسی نہ پچُھ توں پنڈت تے نہ جوسی
جے ہئی نیک ارادہ تا خبر پوسی جے ہیں منصب تاں سچ اکھیسیں
کلام شیریں جے لب ہلاوے ہے مہر تابان مَلکُ بھُلاوے
ہے غارت جان جگ موساوے امید ڈیکھن سیتی منیسیں
کرشمہ ابرو حسن موسایا تے مارو دیداں قہر وسایا
آشوب دل سُوز خلق پایا توں تھی دیوانہ قدم چمیسیں
انانیت کوں توں چوچی لاچا توں غیر دیاں غرضاں سبھ مٹا چا
آئینہ دل دا کر صفا چا جے پئی خبر ول ودا ڈسیسیں
سمجھ توں ہک ذات حق دی معبود ما سِوَا اللہ لَیں موجود
کثرت اعداد کر توں نابود رمز راول دی کل رکھیسیں
ہے (حضرت) عبدالغفارؒ قربان ساری نہ موئیں جیندیں ایہ در چھوڑیسیں

منقبت شریف (٦)

طبیب آئے ملک ساڈے وچ جو دل مردہ جِوا ڈیوے
توٹے مُہلک ہوون مرضاں تاں پل وچ کر شِفا ڈیوے
تَیں نہیں سنُیا نام جے کڈاہیں ہے حضرت فضل علیؒ سائیں

ہن اوندے فیض ہر جائیں سکاں دل دیاں لہا ڈیوے
پساریندے نہ پچھ ہٹ توں سبھے نسخے پرے سٹ توں
نہ چا لوکیں دے ہٹ ڈٹ توں اتھئیں آ ونج دوا ڈیوے
توں آ میڈے پیر دی خدمت توں من گھن ہُݨ ایہا میڈی مت
پچھے ارمان کھاسیں وت جو ایہو جیہاں ول خدا ڈیوے
نہ پھر توں ہسپتالاں وچ نہ رہ کوڑے خیالاں وچ
نہ پھس توں مکر جالاں وچ بیماریاں سبھ ونجا ڈیوے
ہوون مجروح جیکر بعضے زخم اُلڑے ہوون تازے
رکھے مرہم جو وچ لخطے بس ہکواری چھُٹا ڈیوے
بیماری لا دوا ہووے بچݨ دا نہ آسرا ہووے
قسم رب دی شفا ہووے جیکر دلوں چا دعا ڈیوے
سخن دے وچ اثر سوہݨا تے رخ روشن قمر سوہݨا
ولی صاحب قدر سوہݨا مراداں سبھ پچا ڈیوے
جو ایں در دا مرید ہووے تے نت شفقت مزید ہووے
نظر رحمت جدید ہووے تو‌ݨے او پُر خطا ہووے
توݨے وچ ملک پھردا رہ ولی اللہ ڈیکھیں سئے سئے

کُجا ایجھاں نظر وچ آئے سِکہ سونا بٹا ڈیوے
(حضرت) عبدالغفارؒ ایہ سرتوں فدا قدمیں دے وچ کر توں
نہ تھی توں دور ہِیں در توں سبھے مونجھاں مِٹا ڈیوے

منقبت شریف (۷)

یا غوثِ معظم قطب الوریٰ واہ خوب ہے تیری چالریا
دلدار دلارے دل کے موہن تم دل کے پیارے سانوریا
تیرا نام ہے خواجہ فضل علیؒ تیرے زیر قدم دنیا کے ولی
ہے شاہا نا تیری دربار جلی تم وارث مُلک کے والریا
تصویر تیری کو مصوّر نے جس ڈھنگ سے کھینچا ہوں میں فدا
ہے رشک بتانِ آذر کی تیری پیکر پاک نِرالریا
تم قمر لقا محبوبِ خدا سارے جگ کو ناز سے موہ لیا
تم سورج بُرج ولایت کے تیرے سر پہ ہے نور کی جھالریا
تیرے نرگس نین مقوس ابرو پلکاں پیکاں ہدف دلیں
واہ شمس مُست کی جلوہ گری تیری چال ہے سبھ لجپالریا
ہے (حضرت) عبدالغفارؒ تیری مدح میں نغمہ سرا بُلبل کی طرح
جیسے گُل کے اوپر غلغل کی صدا ہے طوق گلو میرے چاکریا

منقبت شریف (۸)

فضلؒ میڈے پیر دا ہمسر نظر آندا نہ کئی اج تئیں
توڑے شمس و قمر تاباں نہ ایہ خوبی ڈِکھائی اج تئیں
ایہ جِند تے جاں فدا ہووے ایہ دم قدمیں جُدا ہووے
قبر قدمیں دی جا ہووے سدا سِک ہم سوائی اج تئیں
مٹھی بولی توں جند گھولی شکر رب دی تھیُم گولی
تھِیم کملی اتے بھولی نہ سہندی دل جدائی اج تئیں
بعشوہ غمزہ غارت جاں برُد از دل صبر امکاں
دو صدہا ہمچوں ماہ کنعاں کھڑے دلڑی لُٹائی اج تئیں
کبک رفتار لُٹ نیتا نظر جادو اثر کیتا
زخم سینے دے وچ سیتا ریہم سُر وچ گٹائی اج تئیں
جنہاں دے بھاگ بھلڑے ہِن تے بخت ازلوں سَولڑے ہِن
او پئے قدمیں دے تلڑے ہِن رہِن ڈکھڑے سٹائی اج تئیں
قریشی پیرؒ توں واری تھیواں قربان لکھواری
فدا جندڑی کراں پیاری خدا دل دی پچائی اج تئیں
(حضرت) عبدالغفارؒ در ماندا ازل دے روز دا باندا
مداحیں تیڈیاں نِت گاندا عمر سک وچ نبھائی اج تئیں

منقبت شریف (۹)

فضلؒ دے فیض دا دریا لہر طغیان توں صدقے
ملیح ماہی منور توں شہِ خوبان توں صدقے

خم و خم زلف پیچیدہ در و دلہائے گرویدہ
سخن صحبان سنجیدہ مٹھے جانان توں صدقے

ایہو شُہرہ خَلق وچ پےَ تے ونج زلزل فلک وچ پےَ
ایہو غوغہ مُلک وچ پےَ مُوہن مستان توں صدقے

مہر دیاں نِت نگاہیں ہِن انوکھیاں نِت ادائیں ہِن
وڈیاں نِت دل کوں چاہیں ہِن سَجّݨ دل جان توں صدقے

ایہ ہے محبوب حق تعالیٰ سبھو چالا نبی والا
بیشک ایندا قدر اعلیٰ کفِ قدمان توں صدقے

ایہ خواجہ نقشبندیہ ایہ سلسلہ ارجمندیہ
ایہ ہے دِل وچ پسندیہ نظر فیضان توں صدقے

ہوون مُردے جِوا چھوڑے ہوون پُڈدے ترا چھوڑے
سبھے مرضاں ونجا چھوڑے دعا درمان توں صدقے

(حضرت) عبدالغفارؒ بے کارہ ہے جگ سارے توں آوارہ
ہے تکیہ تیڈا دِلدارا لطف ارزان توں صدقے

منقبت شریف (۱۰)

نہ چھوڑ فضل دا درڑی ہیں در تے توں ونج مرڑی
ہیں پیر فضلؒ توں دلڑی کر صدقے گھر زر در ڑی
تھی دھوڑ قریشیؒ دے در دی سٹ کوڑا ماݨ فخر ڑی
پَٹ پوٹا ہستی ہووَݨ ہیں ہستی پایا شر ڑی
ہیں دولت کوں لا چُوچی نہ نیسیں نال قبر ڑی
دل ڈے چا پیر فضلؒ کوں پیا سٹ گھت خوف خطر ڑی
نِت پرم نگر دے پندھڑے توں محکم بدھ کمر ڑی
ایہو خاکی جیڑا خاکے چَوں ڈیہاں دی کرفر ڑی
رکھ (حضرت) عبدالغفارؒ ارادث ایہو کیتا پیر امر ڑی

منقبت شریف (۱۱)

کیا کراں توصیف تیری اے قریشی دلربا،
خوبِ خُوباں سیم تن گلبرگ محبوبِ خدا۔
شوق تیڈے سینہ ساجن، کر ڈِتا شوقوں کباب،
بے قراری اشک باری گریہ زاری التجا۔
نَین نرگس کجَلے بھریاں، لُٹ نیتا دل ہائے ہا،

روندی رڑدی داہیں کردی در دی بردی آ رہا۔
رخ منور نور بھریا ہے قمر بدرِ منیر،
زلف زنجیر مسلسل گیسُوئے مشکِ سیاہ۔
رنگ رنگیلا ناز پرور نازنیناں دا سنگار،
شاہ شہاں دا دل کوں بھاندا دردمندیں دا دوا۔
ہن ڈیہنہ و ڈیہنہ سُول سُنجڑے پانڑھ سراندی سوز ہِن،
دِل نہ جلبے جسم کنبے لئے نی لنبے واہ واہ۔
کوجھی کملی در دی باندی پل نہ سہندی ہاں جدائی،
درد ٹالو دید بھالو چا سنبھالو سانورا۔
سڻ فغاں عبدالغِفارؒ دی قبلہ دل پیرِ مغاں،
شوق شعلے جگر کولے ڈِے نہ رولے راہنما۔

منقبت شریف (۱۲)

پیر میڈے جیہاں پیر نہ کوئی نہ تھسی نہ جایا
سکِن ولی جیندے ڈیکھڻ کیتے پکھڑے اساڈے آیا
حضرت خواجہ فضل علیؒ جئیں سارا مُلک نوایا
ہک ہک قدم توں سو سو واری ایہ سر گھول گھمایا
گھھٹی مدت توں شام سلوٹی، انگڻ آن سُہایا

خوشیاں چولے انگ نہ ماون سگݨ دی پوں رنگ چایا
سر سیندھاں چڑھ مانگھاں بولن بینسر دھوم مچایا
سرخی لاکر مُسکن لباں پا کجلہ ٹھمکایا
ہار حمیلاں گانے گائیں سر سوہا رنگوایا
بھاگ سُہاگ کوں ڈیکھ تے سولیں نہ کھڑ تے مکلایا
ناز نزاکت جڑ جڑ چھکدی ریس کرے ہمسایا
کالے وال وَل وَل زلفاں پیچ خم و خم پایا
ہجر دا پیرا کٹ تھیائس کالے روہ سدھایا
سندھ چناب دی کندھی وُٹھڑی مولا مار وسایا
یاد کرو دل نال میکوں ایہو خود اللہ فرمایا
سُتڑی دل کوں جانب جانی اُنگل مار جگایا
صورت سوہݨی سانولڑے دی سورج وی شرمایا
جادو بھریاں دیداں دلبر دید شہید کرایا
خُلق عظیم عمیم دے وچ چا سارا ملک مسایا
کرن شکار دلیں دے دیداں وچ لکھے پھڑکایا
(حضرت) عبدالغفارؒ مسیح بݨ سوہݨے مُردہ قلب جوایا
نظر توجہ دلبر دی چا پتھر کوں موم بݨایا

منقبت شریف (۱۳)

توڑے رہسوں سندھ دے وچ ہسوں ، اساں پیر ڈوں دیداں لائی رہسوں

ایں عشق قریشی کامل دیاں اساں ڈوریاں گل وچ پائی رہسوں

پیر پنل ڈو پندھڑے کر کر پینڈے پیر سجائی رہسوں

پیر فضلؒ دے بردے در دے نوکر نت سڈوائی رہسوں

ایں مِٹھڑے جانِب جانی توں ایہ جند تے جان جلائی رہسوں

چا ماڻ بھریئے دے مِہنڑے نت قدم اگوہاں چائی رہسوں

جو دم جیسوں تتّسوں پئے ایویں سِک وچ ساہ گنوائی رہسوں

توڑے کچھ شہر دے در در پنسوں تاں وی ہِکا رمز رلائی رہسوں

پیر فضلؒ دی زلف کنڈل دی گل وچ پیچ اڑائی رہسوں

ہک پیر فضلؒ دی ناز نگاہ توں سبھ گھر بار بُھلائی رہسوں

جو فیض فضلؒ دا مُخِل مخالف شُوکنڑ گوہ شکوائی رہسوں

اوندی کِٹ کِٹ کِنڑ کِنڑ مِنڑ مِنڑ توں نہ ڈرسوں دُھوتی دُکھائی رہسوں

توڑے سخت چڑاون چِگھڑاون اساں ہر دم پیر دھرائی رہسوں

ایہو سر تھیوے توڑے سو ٹکڑے ایں راہ وچ راند رسائی رہسوں

ایہ کر صدقہ سر سو واری ایویں سو سو پھیرا پائی رہسوں

ایویں رکھ سِک صورت سانولڑے دی دل تے نقش پکائی رہسوں
ایویں سن چرڑاٹ چکاٹ چودھاروں ایں ملوانڑے چڑرائی رہسوں
ایں گیلہڑ لکِر دے ٹپنکے کوں سٹ لا لا کے پِٹوائی رہسوں
اساں قلب دے وچ کر پیر کوں حاضر ذکر دی جوت جگائی رہسوں
ایں پیر دے پَیر مبارک دی نِت سُرمہ خاک بٹائی رہسوں
ایں مِٹھڑے ماہ مسکین پوری توں لکھ جِندڑی لُٹوائی رہسوں
اوندی بات نبُات توں گھن کر چساں دل ایہ ہتھ وچ چائی رہسوں
اوں حسن مآب جناب دے وچ تھی با آداب الائی رہسوں
ہِن دفتر دور دراز ڈُکھیں دے دلبر کوں سنُوائی رہسوں
محبوبِ خدا مرغوب مُوہن متوالے نال نبھائی رہسوں
ایہ جِند دلبر تے کر صدقہ اساں در تے دیرے لائی رہسوں

منقبت شریف (۱۴)

سانول بند دلیں دا سانول بند دلیں دا
پیر میڈے جیہاں سوہنڑا نہ ہوسی پیر کہیں دا
لگڑا نینہہ پنُل ہئی جیندا نام حضرت فضلؒ ہئی

ساڈا حاضر گل ہئی دل دا دوست چھیندا
میڈا پیر قریشیؒ سختیاں سب ٹلیسی
دل دی آس پچیسی سوہنا دل موہیندا
سوہنے نین نرالے کجلے بدلے کالے
دل دے موہن والے ہر دم ہووم جیندا
قریشیؒ کامل پیرے اللہ سائیں دا وزیرے
بیشک پاک ضمیرے ساڈا نور اکھیندا
پیر فضلؒ من موہنا سارے جگ توں سوہنا
کل مرضیں دا ٹونا مونِس ہر مسکین دا
جو ہن سوہنے سارے ایندے پانی ہارے
دل دے دوست پیارے جیوے مان موہیندا
پیر مطیع اللہ توں خواجہ رفیع اللہؒ توں
سائیں عتیق اللہؒ توں سارا جگ گھلیندا
پیر فضلؒ دے جانی کیتی دل دیوانی
سارے جگ وچ ثانی نظرے نہ کوئی ہیں دا
سوالی تھی کر آئیاں ڈٹھی در تے پائیاں

در آیاں کوں سائیاں خالی نہیں ولیندا
نِت عبدالغفارؒ پکارے سوہنا سائیں ہکوارے
تیڈے نال پیارے دل توں نہیں وسریندا

منقبت شریف (۱۵)

ویساں دیس میں پیر فضلؒ دے قدمیں سِیں نویساں ڑی
چُم کر خاک میں پاک پیریں دی اکھیاں سُرمہ پیساں ڑی
پریں پیارے ہٹکن سارے برہوں ستاوے ما پیُو مارے
پاتم گل وچ پیت پیارے چُم سر اکھیاں چیساں ڑی
دِل نہیں سہندی سکھ نہیں لہندی ڈُھنڈیں باجھوں دل نہیں رہندی
سِک دے سانگے پئی تڑپھاندی پیر پُنل ڈوں ویساں ڑی
تانگھاں پیر فضلؒ دیاں سانگاں کجھڑے وال تے اُجڑیاں مانگھاں
لکھ لکھ تھکدی ہجر دیاں کانگاں سِک دے وچ سِر ڈیساں ڑی
مور چنگھاڑن کرن پکاراں کوئل دردوں کرے کُکاراں
دلڑی اُلاساں کرے اُلاراں گل پئی لاج پلیساں ڑی
سرگئی سَوَنڑ سگون دی مہندی خلقت ول ول مہنے ڈیندی

پُر سِک اصلوں رہنڑ نہ ڈِیندی کینڈے سانگ جلیساں ڑی
کُلھی ویساں مارو تھل وچ ڈونگر ڈونگے روہ جبل وچ
روندی رڑدی پیچ پُنل وچ دل دے درد کوکیساں ڑی
پنل آ ہُنڑ موڑ مہاراں رو رو وگھڑیاں کجل دیاں دھاراں
توں بن اُجڑی کانگ اڈاراں رُٹھڑا ڈھول منیساں ڑی
(حضرت) عبد غفارؒ سِک سکھ نِیتا تاوے تن من پرم پلیتا
سوز سجنڑ دا سینے سِیتا داغ قبر وچ نیساں ڑی

منقبت شریف (۱۶)

سُنڑ عرضی فضلنڑ سائیاں اَڈ پلڑو در تے آئیاں
تن کھادا درد اندیشے تھئے ہجر ہنڈھانونڑ پیشے
تیڈی تانگھ کیتے دل ریشے ہُنڑ جان بلب آ تھئیاں
ڈِسے سُرخی زہر دی گولی بٹھ چندن ہار نہ بولی
سَس مارم سو سو بولی مِل ہاسے کردیاں سَئیاں
سب وِسریا آتنڑ اُورا تھئیاں رو رو تار طنبورا
ایہو درد نہ تھیوے پُورا تھیا چولا بوچھنڑ دَھنیاں

ڈکھ سانگے پیدا تھئی ہم ہئے چھدی نہ مرگئی ہم
ما گھٹڑی جھول پلائی ہم ودی رُلدی پوٹے لنیاں
ول پھیرا یار نہ پایو ڈیکھاں ریت ایہ کہیں سکھلایو
چاپے دل ونج ہئی جا لایو اِتھ میں پکڑیندی رہنیاں
اساں تھی غلام اگھائی تیڈے ناں توں مفت وِکائی
توں جاتئیں یار نہ جاتئیں گیاں بُھل ہنڑ سیندھ سلیاں
ہیں سِک دے وچ سِر ڈیساں ایہو داغ قبر وچ نیساں
ول دیرے مُول نہ ویساں تیڈے قدمیں دے وچ پئیاں
نِت (حضرت) عبدالغفارؒ پکارے ہنڑ کرم کرو ہِک وارے
آ ڈُکھیں کیتا نک تارے ہنڑ او خوشیاں کِن گِنئیاں

کرامت حضرت غوث اعظم جیلاني رحمة الله عليه

یا غوثِ معظم قطبِ وریٰ
واہ خوب ہے تیری چالریا

پیر سیر کرنے کو دریا پر گیا ایک بوڑھی بیٹھی کرتی آہ و بکا
پوچھا پیر نے مائی اب تو رو نہ ذرا مجھے حال اپنا بتاوریا

میں تو بیٹا بِٹھا کر پار لے آئی کشتی جنج کی بحر میں ڈوب گئی
باراں برس گذر گئے میں روتی رہی دریا کے کنارے بانوریا
وہاں پیر نے سجدہ میں دیا سر جھکا کیا عرض اے مالک روزِ جزا
فی الحال مجھے چشموں سے دکھا اس ندیا سے نکلے ساگریا
جب حضرت عرض گذار ہوا تب ظاہر سب اسرار ہوا
بیڑا جنج کا وہ اظہار ہوا ایک نعرے سے عرض ہلاوریا
اس وقت ندا آئی فوق سما محبوب میرے کیوں نعرہ کیا
تیرے نعرے سے ہوگیا حشر بپا اور فرش زمیں تھر تھاوریا
تیرا عرض محض منظور سجن کرو قبراں دے مردے نشور سجن
میرا لطف ہے تجھ پر وفور سجن تیری سبھ سے ہے چال نرالریا
سبھ مچھلی کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہر اک انسان علیحدہ ہوئے
بے فرصت آنکے شیدا ہوئے تیرے سر پہ نور کی چھالریا
اب سر کوں جھکا کر دیکھو سہی میرا حمد ادا کر دیکھو سہی
تھوڑے پلک نِوا کر دیکھو سہی محبوب ہمارے سانوریا
باراں برس کے ڈوبے عیاں ہوئے سبھ پیدا پیر و جواں ہوئے
شہ کے قدموں سبھ غلطاں ہوئے سبھ پیر تیرے ہیں چاکریا

کیتا رحم ہے تجھ پر خدا مائی اتنا اونچی نہ رُو کُرلا مائی
تیری رب نے آس پجاوریا گھر جاکر نیاز پکا مائی
تیرے تابع ہووے ہر ایک ولی تم آل نبیؐ اولاد علیؓ
دکھیاروں کے ہو تم والریا اے شاہ مکرم ذیشان جلی
مجھے کوثر کا بھر دو ساغریا ہوں واصف صبح و شام تیرا
شیریں شکر ہے نام تیرا ہے (حضرت) عبدالغفارؒ غلام تیرا

منقبت (۱۸)

فضل میڈے پیر دے قدماں توسر صدقوں جھکا دلڑی
فضل راضی نبی راضی تے راضی خود خدا دلڑی
اے رب دے فیض دا در ہے، اے محبوب پیغمبر ہے
ولیاں کل دا افسر ہے،اے ختم الاولیاء دلڑی
اے پہنچا حال دل بڑا صوبہ سومرا کھنڈڑا
کبک رفتار ڈھل کنڈڑا، گیا دل وچ سما دلڑی
چَسیلا چن دے منہ والا، رنگیلا رنگ گل والا
صنوبر قد مت والا، اکھیں نرگس نما دلڑی

توں لٹ گھن فیض اج وقت ہی، عجب صفت عجب بخت ہے
ایہا شاہی ایہا تخت ہے، تو چڑھ سیجاں سوہا دلڑی
کوساں گے سانگ ڈو تڑ تڑ، ڳیو دجھ وج اتے بڑ تھڑ
ڳدھونی سول سے مڑ مڑ، پیا کیتو خطا دلڑی
اجئ عمراں نبھیو سے پیئ ونجیوں سے پۓ ڳلیو سے پۓ
وطن دی وانجھیو سے پۓ، ڈٹھو نا کنڈ والا دلڑی
ایں سر ڈیوڑ توں نا چُک توں، پرے چھپ چھپ کے نال لُک توں
تھی بر دی نہ رُک توں، ایویں مفتی وِکا دلڑی
جیھو جنھیں ناز کرن ٹھاندن، مٹھل منٹھار من بھاندن
نا چولے تن بدن ماندن، تو خوشیاں خوش نبھا دلڑی
اسا ڈے من چگن تھی گئے، امن جوبھن چمن تھی گئے
سنجڑ گلشن صحن تھی گئے، قدم ٹھم ٹھم اٹھا دلڑی
پۓ لب مُسکے تے اکھ پھر کے، خوشی توں لوں پئ مر کے
پئ دل سُر کے تے پاہاں لٹکے، مٹھا ڳل نال لا دلڑی
سائیں عبدالغفار معیوبِ، اب محبوب ہے اے مرغوبِ
سبھو ایندی صفت خوبِ، سہٹا بے بہا دلڑی

منقبت شریف (۱۹)

میں پیر فضلؒ ڈوں ویساں　　میں پیریں پندھ کریساں
تھے ڈُکھڑے سُول سمولے　　آئے چانوݨ لا دے رولے
سر صدقے ایہ جند گھولے　　اِتھ کیندے سانگ جلیساں
ہݨ رہݨ نہ ڈیندیاں سکاں　　اتھ کیندے سانگے ٹکاں
نِت درداں دے دفتر لکھاں　　ہُݨ موت دا ملک منٹیساں
سب سندھ پنجاب مُسائیں　　ایویں سارا ملک پھسائیں
ڈکھ جیڑا جادو لائیں　　میں مُٹھڑی کیڈے ویساں
تھے بکھڑے رنگ کُمانٹے　　پئے ساڑن سیجھ سرانٹے
بَٹھ سوہے سُہاگی گہنٹے　　ہُݨ چوڑا آگ سڑیساں
ہک جیڈیاں سینگیاں سَنیّاں　　میکوں مِل سمجھاوݨ آئیاں
میں دردیں کارݨ چائیاں　　ایہو داغ قبر وچ نیساں
ہن جادو نیݨ نِرالے　　ہِن گوڑھے کجلے کالے
واہ سانول ماہ مَتوالے　　متھے سانوݨ سبزیاں چِیساں
توں سارے ملک دا راجہ　　توں ندی چناب دا خواجہ

تیڈے فیض دا ہر جا واجہ میں لکھ احسان منیساں
تیڈے قدمیں نومݨ بھاگے تیڈے آنوݨ وچ سُہاگے
ہُݨ بخت اساڈا جاگے ہُݨ اکھیاں فرش وچھیساں
ہے (حضرت) عبدغفارؒ مداحی تیڈا رخ روشن زیبائی
سارے عالم وچ روشنائی دم جیندیں تئیں پگریساں

منقبت شریف (۲۰)

ایویں کر پنجاب چناب دے پندھڑے پیر ڈو دیداں لائی رہسوں
نت عشق قریشیؒ پیر کامل دیاں گل وچ ڈوریاں پائی رہسوں
ایں مٹھڑے دی تاثیر مٹھی اساں اصلوں پی کہیں جا نہ ڈِٹھی
دل درددوں درد آزار پھٹی نِت نویں زخم اڑائی رہسوں
ایں حُسن قریشیؒ دیاں دُھماں ونج پیر دی میں چوکھٹ چماں
پئی خلقت در تے تھئی جُھماں اساں نوکر نت سڑوائی رہسوں
کل پیریں توں ایہ اعلیٰ ہئی محبوب دا شان نِرالا ہئی
ایہو قدر ڈِتا حق تعالیٰ ہئی نِت سِک وچ سک جلڑائی رہسوں
ڈے توجہ قلب ہِلا ڈیوے موئی دِل کوں جلد جِوا ڈیوے

ستے دین کوں جلد جگا ڈیوے کر ذکر ایہ قلب جگائی رہسوں
ایندے شان دی کیا کوئی ریس کرے سجھ نال مقابل تھے نہ ذرے
ایہ بحر مُحیط ہے ہِن قطرے ایہو دل تے سبق پکائی رہسوں
ایندا دلیں لُٹڑ دا چالا ہَئی ایہو مُوہن مہ متوالا ہَئی
خود یوسف مصری گالھا ہَئی ایویں دل وچ پیچ اڑائی رہسوں
نِت (حضرت) عبدؔغفارؔ سوالی ہے ایندی سخیاں والی چالی ہے
آیا سائل نہ کوئی خالی ہے اساں در تے پلڑو وِچھائی رہسوں

منقبت شریف (۲۱)

پیر فضل دلدار یار روندے نین رہا ونج
چاپے ڈِتوئی وسار یار سوہنڑا مُونہہ ڈِکھلا ونج
کندھ ولایو تھی اٹ سونہاں بلدیاں باہیں دُکھدا دُھونہاں
ہر دل دا غمخوار یار ہک پھیرا اِتھ پا ونج
کیوں چا کیتونی ملڑ مہانگے ملڑ دے سارے تروڑیونی سانگے
ایویں نہ ہَن اقرار یار کیتے قول پجُا ونج
توں بن سوہنڑا دُھند اندھاراں موڑ کڈاہیں وطن مُہاراں

اُبھریئے سُول ہزار یار سُنجڑے صحن سوہا ونج
ول نہ آیو گھٹی مُد لایو دلبر جانی کیوں دل چایو
ہجر گیا ہُݨ مار یار رُلیں کوں راہ لا ونج
جلدی ول ہُݨ دل نہیں سہندی سوز ستاون درد سرِاندی
گھتیو نک دی مہار یار دل دے زخم چھٹا ونج
فضلیؒ کوں مول نہ وسرن جاہِیں مِٹھڑیاں گالھیں ناز نگاہِیں
آئے ہِن سر بار یار سِکاں دل دیاں لَہا ونج

منقبت شریف (۲۲)

ہادی پیر مغاں حضرت فضل غوث زمن
سَرو قد خورشید خَد عالی خِرد سیمتن
قرۃ العینین مطیع اللہ رفیع اللہ ڈونہیں
گوہر بحر کرم سوہݨے صنم در عدن
ہُووِنی نو لکھ ودھائیاں نت مبارک بادیاں
جوانی ماݨن جگ سماݨن دل کوں بھاݨن دل موہن

کام گار و نامدار و زینت و زیب زماں

نازنیں دہن حسین و یاسمین و گلبدن

زاغت الابصار حاسد تھے نگونسار و ذلیل

ساڈے سانگے ساڈے بھانگے اے دلانگھے نت جشن

نوح دی عمر ہنڈھانون بختور نیک ارجمند

ہوون قائم ہوون دائم نت ہوون عیش و امن

عندلیبیں دی دعا گُل گُل اوتے رب علا

یاد رکھ دل شاد رکھ آباد رکھ ہر دم چمن

رب ڈِتوئی ڈات ڈے خیرات توں لجپال ذات

سوہنا سنیاں پنڑ آیاں در تے پیاں سٹ وطن

التجاء (حضرت) عبدالغفارؒ میڈی ایہا صبح و شام

کر نظر مہر والا وقر ایہو عرض من

منقبت شریف (۲۳)

پیر میڈے دی ہے طرز جدید جو قلب مقفل کوں لاوے کلید

سنگ دل مانند موم پگھارے جُنبش جذبے حق حق نعرے
جوش خروش بُکا وچ سارے نظر توجہ کردی شہید
دوران دنیا وچ ہے وحید

جان پیاری تے طور نیاری پیارے محمدؐ مدنی دی ساری
بیشک نائب رسول کباری جملہ خصال ہن خجستہ حمید
ز مخلوق عالم حقش بگزید

مسیح بݨ کے مردہ دل جِواوے ذکر اندر وچ شور مچاوے
کھول لطائف تے انجن چلاوے بخت بلندیں کیتی تائید
ہر ہر یوم ہے یوم العید

عزب البیاں تے رطب اللِسانے ملک مروت دا کامرانے
حاتم وی ڈیکھ سخی حیرانے ہے خندہ جبیں مبارک سعید
ہے خلقت ایندے در دی بے زر خرید

''فَاتَّبِعُونِی'' پڑھانوݨ آیا یحببکم اللہ'' ڈسانوݨ آیا
جے سچ پوچھو کلمہ پڑھانوݨ آیا چنین ذوالکرم در جہاں کس ندید
خدا می دہد فضل خود مَن یرید

نِت اُذکُرُو اللہ دا درس پڑھاوے کر تفلحوں دی تشریح سݨاوے
رات ڈیہاں بیٹھا فیض ونڈاوے مست تھی آکھن ھَل مِن مزید
ہَنیاً مریاً موافق مفید

تھیواں ہیں فیض ونڈانوݨ توں صدقے نازک چالی موسانوݨ توں صدقے
رات ڈیہنہ لنگر چلانوݨ توں صدقے ہے ابر کرامت مکرم رشید
ز شوقش تمامی خلائق مرید

عبدالغفارؒ ہیں در کوں نہ چھوڑے شالہ خدا سگ ایں در دا جوڑے
غیر دیاں غرضاں تیں سانگے چا تروڑے منگدیں دعا تھی مُدت مدید
جو دل وچ شوق ہے ہر دم شدید

منقبت شریف (۲۴)

درِ فیض حضرت دے جاکر تو دیکھو،
ذرا چشمِ دل کو صفا کر تو دیکھو۔
جے چاہو صفائی اندر کی اے بھائی،
فضل شاہؒ کی انگلی لگاکر تو دیکھو۔
یہ قیومِ زماں ہے قطبِ جہاں کا،
ذرہ دل سے پردہ اُٹھاکر تو دیکھو۔
جے چاہو محبّت خدا کی تو بھائی،
فضل سائیںؒ کی صحبت نبھا کر تو دیکھو۔
دے شوق دل کو فضل سائیںؒ کی تقریر،
یہ تقریرِ شیریں سناکر تو دیکھو۔
خدا کی قسم ہے دربار عالی،
چراغِ محبت جلاکر تو دیکھو۔
ہے فیض فضلؒ کا الٰہی فضل کا،
بزم میں اُنہیں کے تم آ کر تو دیکھو۔
یہ عبدالغفارؔ بیچارہ فضل شاہؒ کا خادم،
بزرگوں کی خدمت میں آکر تو دیکھو۔

کافی (۱)

رہی سُرت نہ تَن توفیق بدن اَتے ہجر کیتم لاچار میاں
نت شوق سجݨ دا طوق گلو ہِن باجھ شمار آزار میاں
اول بیزر مفت خرید کیتس پچھے زُلف دی قید شدید کیتس
ول نال ہک دید شہید کیتس ڈسو کون کرے نروار میاں
ہِن باغ خوشی دے وِیران سبھے غم سوز سِتم ہجران سبھے
میڈے مارݨ کیتے رانی خان سبھے پیا مونجھ دی نِت بدھ مار میاں
سب عشرت عیش حرام تھیُم اتے تلخ تمام آرام تھیم
جیندے کارݨ جگ بدنام تھیم بیٹھے قول اقرار وسار میاں
نت چاہ تے سِک دیدار دی ہے مٹھے بولݨ خوش گفتار دی ہے
ہک غرض موہن مَنٹھار دی ہے ہے نال سُولاں دے وَپار میاں
اللہ مونجھ میڈی کوں لہانویں ہا میکوں جیندَیں سجݨ ملاویں ہا
ہکوار دیدار کرانویں ہا نت رونوݨ نال وپار میاں
کیتا سُولیں دردیں نِدھاݨ میکوں ڈِتا امڑی جمیں ڈاݨ میکوں

آئی ویڑھ غماں دی کھاݨ میکوں نت سوز سِتم دی ملہار میاں
سینگے سنگتی لوک ستاوے میکوں مُحرق نار ہجر دی جلاوے میکوں
نِت سوز الم ستاوے میکوں کیتم یار سَجݨ بے وقار میاں
سَنّت روز اَزل دی ماری ہِم چانوݨ لادی مونجھ مونجھاری ہِم
دلڑی بیوس نت آزاری ہِم نت لاغر تے لاچار میاں
دل نت مشتاق ہَلاک رہی شب روز ایں سوز دی دھاک رہی
سِینہ چاک تے دل غمناک رہی رونواں دلڑی کڈھے پُکار میاں
ڈُکھ سُول بݨا جاگیر بیٹھے غم درد تھی ول دِلگیر بیٹھے
میڈے مارݨ دی کر تدبیر بیٹھے رہندا رات ڈینہاں تکرار میاں
دل (حضرت) عبدالغفارؒ نہ رہندی ہے سِک سانگ فراق نہ چھَندی ہے
ہݨ وقت ہجر نہ سَہندی ہے ہک محرم ہاں دیدار میاں

کافی (۲)

عمرا جائی نہ اجاڑ مروں یارا مرݨ کنوں پہلے

مار انا الحق منصور دا نعرہ سٹ گھت ہستی دا سارا کھپارا

سٹ ہستی پاڑ پہاڑ

سرمد وانگے سر کپوا چا جگ وچ اپنْا نام ودھا چا

پردہ دوئی دا بھاڑ

کوڑی صحبت کوڑی سنگت کوڑے نخرے کوڑی رنگت

بلدی بھا وچ ساڑ

فضلیؒ فیض فضلؒ دا لٹ توں بن فرہاد جبل کوں پٹ توں

پٹ ہستی پاڑ پہاڑ

کافی (۳)

ولا نہ دلبر توں مار بس بس جگا نہ دل دے ازار بس بس

سفر دے صدمے بحر وی رولیو تے نُج بیاباں برّ وی رولیو

دیوانہ کر در بدر وی رولیو ولا نہ ڈِے اے خار بس بس

اجئی دی کیتو الار ماراں پُوون وِچاراں کراں کوکاراں

جو سول ہزاراں تے بے شماراں ڈُھوسے تیڈِے پیار بس بس

ہے جی عذابی تیں آ خرابی ہے اضطرابی وی بے حسابی

رہے بیتابی تے دل بیابی کیتو ئی ڈاڈھا خوار بس بس

اوّل ڈِتو ئی دلاسہ دل کوں رولیو ئی کر کر پیاسہ دل کوں

نہ پووے کئی کسر ماسہ دل کوں گھتو ئی نک دی مہار بس بس
تے جوڑ جگ تے رُلایو در در روایو دھاہیں تے آہیں کر کر
جیندی نہ ہوندی ونجاں مَیں مر مر ونجایو سارا قرار بس بس
جو وعدہ کر تے وسار ڈِتو پیار کر جوڑ مار ڈِتو
وسا ظلم دا اندھار ڈِتو تے دل بنائیں بے قرار بس بس
ہے (حضرت) عبدالغفارؔ دی دل اُداسی بھوں پیاسی رہے ہراسی
نہ چاڑھ سولیں تے یار پھاسی ڈِتو ئی دل توں وسار بس بس

کافی (۴)

ڈِے یار دے راہ وچ سر توں
سر ڈیوݨ توں نہ پھر توں
ہے سودہ دست بدستی بٹھ ہونوݨ تے ایہا ہستی
ڈِے ہستی کوں وچ مستی ایہو گھیر سَولاّ گھر توں
سر ڈیوݨ توں اصلوں نہ چُک توں پے توڑے تیر لگن نہ لُک توں
کر جان قربان نہ رک توں رکھ دِھرتا ایہا دِھر توں
رکھ بوٹے دا دِھرتا رکھ پاڑ پٹیجݨ دا کِرتا

ایہو پیت پرمدا پرتا ونج آپکوں آپ وِسر توں
خود فانی تھیوݨ بقا ہے وچ موت دے اصلوں لقا ہے
ایہو قرب تھیوݨ دا راہ ہے بدھ محکم کمر سنبھر توں
ونج مرݨ کنوں اگے مر توں مَن آکھیا ایہو ایویں کر توں
کر ٹکڑے پرزے سر توں وچ آتش عشق پگھر توں
کر (حضرت) عبدالغفارؒ ہمیشہ سنبھالا جو وڈا سڈاوے اوندا ھُل پیا
ایہیں وڈے ہووݨ کم گالیا ناں نفس دے نال وِڈر توں

کافی (۵)

من گھن توں دلڑی رب دی رضا دوکھے ناحق ایویں ہوندن
اصلوں نہ توں آنیں شک ایہو پک ہجراں دے دھک ایویں ہوندن
سوہݨی لہر وچ لڑھدی رہی ہوتل کیتے سی کڑھدی رہی
ہِک تِل توں چلکی تے ٹھُڑدی رہی عشق دے دھک ایویں ہوندن
گیڑ ہجر گل گٹ رہن عاشق چوڑ چپٹ رہن
سئے سئے اندر وچ پھٹ رہن مارو نہ ہک ایویں ہوندن
قیس کرنگ سُکیندا ریہا رانجھن بین وچیندا ریہا

رنگ پورا توں دل دکھیندا ریہا طعنے خلق ایویں ہوندن
جیں تن عشق دا دھوں دُکھے رگ رگ تے لوں لوں ڈُکھے
دردیں دا قصہ نہ مُول ٹکے سُڑدے گئے تھک ایویں ہوندن
سوہنٹی نِت بیدار رہے عاشق دی نت فریاد رہے
ناشاد نہ کڈہیں وت شاد رہے اوکھے سبق ایویں ہوندن
(حضرت) عبدالغفارؒ تمامی عمر پیر فضلؒ دا نہ چھوڑ در
بے شک بے قدر تیڈا تھیسی قدر طالب حق ایویں ہوندن

کافی (٦)

اُٹھی مدہوش دیوانہ سجڻ دا در ییلیجے جُل
وٹاکر ویس جگیانہ گداگر بڻ پنیجے جُل
سدا جلجل ہنجوں ململ رووان پلپل اَکھیں ململ
نہیں ایں درد دا درمل رہائی ہڻ منگیجے جل
نہ ظاہر مونہہ ڈکھلاوے نہ شب کوں خواب وچ آوے
عقل تے ہوش بُھل جاوے اوکوں سچ کوڑ ایکھیجے جل
مِلن نت مونجھ دیاں ماراں آون سئے سُول کر واراں

نہ کوئی محرم جو غم گاراں تے قدمیں وچ ڈیہجے جل
فقط دیدار دا سائل صنم دلدار دا سائل
مٹھل منٹھار دا سائل تے ونج در تے ییہجے جل
بیراگن بݨ تے بت گالیم مصر تے روم پڑتالیم
اجائی دا مفت جی جالیم کئی کاری کریجے جل
قسم رب دی، نہ گھر دی ہے نہ کئی وت لوڑھ زر دی ہے
محض سِک ہیں امر دی ہے جو ہکواری ڈیکھجے جل
آون ڈکھ سُول منڑ منڑ دے تے یگل لگ رووان وَنڑ وَنڑ دے
ونجن سئے سئے بٹا بنڈے خبر ایہا سینجے جل
ڈینہاں راتیں ایہ جی جَلدا نہ سُکھ مِلدا نہ ڈکھ ٹلدا
اندر گلدا تے بُت بَلدا عُمر رَل تے نبھجے جل
نہ کر پھیرا کیتس کیڑھا سڑیا جیرا جگر بیرا
کیتس میں تے ظلم جیڑھا ایہا باعث پچھجے جل
مِنڑ دے نہیں ہَٹڑ دے نہیں ایہ غم اصلوں ونجڑ دے نہیں
تے مِنّت کوں مَنڑ دے نہیں ایہو جھگڑا میکجے جل
جگر غم دے سنگولے ہِن ڈینہاں راتیں دے رولے ہِن

جیونْ دے ڈِینہہ تھولے ہِن اُتھاہیں ونج مَریجے چل
مکُا (حضرت) عبدالغفاراؒ ہُنْ ریہا اَصلوں نہ چارا ہُنْ
توں سَٹ سارا کھپارا ہُنْ پلو گل پا یینجے چل

کافی (۷)

رُٹھے ڈھولے منانونْ دا اَجَنْ ہک پانْ باقی ہے
سجنْ دے گل دے لانونْ دا اجنْ ہک پانْ باقی ہے
دِھکے دھوڑے نہ تھئے تھوڑے ڈِینہو ڈِینہہ درد تھئے ڈُوڑے
روندی دل دے رَہانونْ دا اجنْ ہک پانْ باقی ہے
ڈُکھیں سُولیں توں ہاں ہُٹ گئے ہجر دے تازے دھک چُھٹ گئے
ہجر توں ہتھ چُھڑانونْ دا اجنْ ہک پانْ باقی ہے
کَرن مِل سینگیاں ہاسے شالا کھیں دی نہ دل پھاسے
صنم کوں ڈُکھ سٹانونْ دا اجنْ ہک پانْ باقی ہے
فضلؒ محبوب متوالے کیتے گاھلے عقل والے
ہِیں دل دی سِک لہانونْ دا اجنْ ہک پانْ باقی ہے
اول ایہو نینہہ سہل جاتا وَنج اوکھی جا تے دل لاتا

تے گل وچ پلڑو پانوݨ دا اجݨ ہک پاݨ باقی ہے
لِکھاں دفتر نہیں کھُٹدے نہ مرہم توں زخم چھُٹدے
زخم اُلڑے چھُٹانوݨ دا اجݨ ہک پاݨ باقی ہے
(حضرت) عبدالغفارؒ دل لائی مصیبت ویڑھ کر آئی
وفا دے آزمانوݨ دا اجݨ ہک پاݨ باقی ہے

کافی (۸)

آ مِل سوہݨا سانورا پئی کلہڑی کُرلانواں
جادو کیتو جانیاں جی بُت نال ہنڈانواں
سئے سئے سُول سیاپڑے دھوڑے درد اندیشڑے
وَیری وِیر وساریم ما پیو کوں نہ بھانواں
سکھڑے آسے پاسڑے آئے ہجر ہنڈیپڑے
مُٹھیاں ناز نگاہ دی صدقے صدقے جانواں
تھل وچ کلہڑی کوکدی ڈِسدے ڈِہر ڈِراکلے
دردوں تِڈڑے بھُوکدے سُݨ سُݨ تے تڑپھانواں
پیر فضلؒ دے پیارڑے پھاتھے دام دلاسڑے

مُلک وَسایا مارُڑو بے زر مفت وکانواں
(حضرت) عبدالغفارؒ نہ ہک میں سہنس ہزاراں پھاتڑے
تَھیاں در دی گولڑی بھانواں مُول نہ بھانواں

کافی (۹)

آ مِل مٹھڑا محرما دلڑی کردی دانہاں
تھل وچ ماراں دھروکڑیاں بھج بھج موہنہ بھر ڈھاہاں
بیوَس دلڑی باندڑی نہ کر مِلنڑ مہانگڑے
پیتاں پال پیارڑا بھالو بھال کڈاہاں
رُلدیاں روہ جبل وچ پیریں پئے گئے چھالڑے
لایو لا ڈِکھلایو برِہوں بگھایاں بھاہاں
پیر فضلؒ دے نینہہ وچ جیڑا جُھک جُھک جالڑے
صورت مُول نہ وسرے ماریا ناز نگاہاں
تھیاں خال سیاہ دی باندی مفت وکاندڑی
گل لانونڑ دے سانگڑے ول ول تھکن باہاں
(حضرت) عبدالغفارؒ ہمیش دے آئے درد ہنڈانونڑیں
کھیں کوں مُول نہ بھاندڑا طعنے تبرّے ساہاں

کافی (۱۰)

آ مِل سوہنڑا سومرا میں وَل موڑ مہاراں
راول ڈِے نہ رولڑے رو رو عرض گذاراں
روہ کنڈیالے کالڑے رُلدیاں مار اُڈاکڑیاں
ترس پووئی وے پنھلا بھج بھج ہکلاں ماراں
جَیں ڈِینہہ لائی پیت ہَم وِسرئے سہگ سُہاگڑے
لاوے سیج سنگولڑے لڑھ گئے نیر ہزاراں
بُتھڑے ویس برلوگڑے اُجڑیاں سیندھاں مانگھڑیاں
تھے بکھڑے رنگ رُوپڑے دِگھریاں کجل دیاں دھاراں
پیرِ فضلؒ دے سانگڑے سئے دِلڑیاں دیوانیاں
دل جدائی نہ سَہندڑی کُٹھیاں باجھ کٹاراں
(حضرت) عبدغفارؒ فِراق دے لِکھ لِکھ کاغذ موکلے
جَیں بن پل نہ جالڑے کیویں یار وِساراں

کافی فراق مرشد (۱۱)

اج لڈ گئے دلدار دلیں دے
جا گے درد آزار دلیں دے

جو کجھ سر گئے پوریاں کر گئے
سٹ سُنج بر گئے رول سفر گئے

بیوس تے کر ظلم قہر گئے
ایویں نہ ہن اقرار دلیں دے

تیر چلا گئے زور آزما گئے
کنڈ ولا گئے دل وی چا گئے

رت روا گئے قہر وسا گئے
ڈیکھو ایہ اسرار دلیں دے

بحر غماں وچ لُڑھدی رہ گئی
تھت کنوں نت ٹھُڑدی رہ گئی

چڑھدی رہ گئی کُڑھدی رہ گئی
یار تھئے ول غار دلیں دے

پئی تڑپھاندی موہنہ بھر ڈھندی
درد سراندی غم ہن کاندھی

تھئی آں باندی مُول نہ بھاندی
ڈیکھو وت ایہ پیار دلیں دے

عیش امن گئے جوش جشن گئے
وسر وطن گئے سیر چمن گئے

چر غم ماس بدن تے تن گئے
تھے پیدا انکار دلیں دے

سوز اندر وچ درد جگر وچ
لوڑھ غماں دی ٹھاٹھ لہر وچ

آپ وطن گیا رول سفر وچ
ڈیکھو ونج وپار دلیں دے

(حضرت) عبدغفارؒ ایہ درد کہانڑی
ہجر نبھیندیں مدت وہانڑی

مفت وِکانڑی دل وی رنجانڑی
اُبھریئے سول ہزار دلیں دے

کافی - فراق (۱۲)

ڈسا دلبر سبب کیا ہے جو اج جھوکاں لڈائی ویندیں
وفا کیتو کیڑھی دلبر جو کر کلھڑا کھڑائی ویندیں
موہوں خوش تھی تے نہ بولیو وفاداری کوں نہ گولیو
بیگانے دیس وچ رولیو کینڈے ساہ تے لِکائی ویندیں
ڈتو نہ سُدھ تیاری دی نہ ہے ایویں ریت یاری دی
سوہنٹی صورت پیاری دی اندر وچ چوٹ لائی ویندیں
ڈسا کیتئیں رویسیں تُوں کڈاں ول پھیرا پیسیں توں
ڈسا ہنٹ کِن تے ویسیں توں نہ کئی دل دی سٹائی ویندیں
ڈیکھو دلبر ہُئے ویندے جو ویندیں کھڑ نہ مکلیندے
لہا زیور سُہاگیں دے میکوں بیوہ بٹائی ویندیں
وِسر گیاں ساریاں پڑ پیتاں پُراٹیاں لایاں ہن پیتاں
نہ ہِن یاری دیاں ایہ ریتاں سبھے جھگڑے مکائی ویندیں
اساں کنوں یار دل چایو کہیں ہئی جا تے ونج لایو
نہ ویندیں کھڑ تے مکلایو جلی دل کوں جَلائی ویندیں

کڈاں وَلسیں ڈِسائی ونج کوئی وعدہ پکائی ونج
میڈے نال ہُݨ مکائی ونج ایویں لُٹ پُھر مُسائی ویندیں
متھے چھتڑے تے سر چوٹیاں میں لائی ہم پیت سَن چھوٹیاں
مُسایُم چا سنگت کھوٹیاں جو جڑ جَکُ تے روائی ویندیں
(حضرت) عبدالغفارؒ عمر ساری ریہا مہجور آزاری
بھلا ڈَس گالھ ہکواری سچݨ کیوں مُونہہ لکائی ویندیں

کافی (۱۳)

کر بے وس دل کھس کے دلبر ڈِس کیوں تھیندَیں پرے پرے
پیر فضلؒ دے شوق شدیدوں دلڑی دھاہِیں کرے کرے
دلیں لٹݨ دی انوکھی ریتے عشق قریشیؒ بحر محیطے
عاشق مضطر ترے ترے
یوسف ثانی سٹ کر مانڑے در دلبر دے مفت وِکانڑے
تے سر ٹکڑے ذرے ذرے
تار زُلف زنجیر دِلیں دے اُڈدے پروانے ایں پھسیندے
جو تھکے سو مرے مرے

ڈُکھ تے سکھ دا اٹک گیا جھگڑا سکھ کوں ملیا جڑ تے رگڑا
ٹھڈھڑے ساہیں بھرے بھرے
نینہہ لانوݨ دی ہے طرز نیاری کرے نہ اِتھ کئی جان پیاری
موت کنوں نہ ڈرے ڈرے
(حضرت) عبدالغفارؒ ایہا ریت انوکھی تھئی دل توݨے ڈاڈھی اوکھی
نت اگوںہاں قدم دھرے دھرے

دوہڑہ ۱

دھاڑ وے لوکو دھاڑ پئی میں تا دھاڑیلوں جاں لُٹی
خبر نہ پئی ایویں پیر پنُل گیا اَݨ مکلایا اُٹھی
سُدھ نا ہَئی جو کھوٹ کریسن ناحق ویسن کٹھی
فضلیؒ پنل دی پیت پرانی روز ازل دی مُٹھی

دوہڑہ ۲

ڈَس مُلا میڈے یار جہیں کئی صورت پی ڈِکھلا تاں سہی
جیویں یار میڈا دِلیں لُٹیندا ایویں توں ہِک دل وِندلا تاں سہی
جیویں یار میڈا مویاں دلیں جِویندا ایویں ہِک دل موئی جولا تاں سہی
جیویں پتھر موم بݨاوے دلبر ایویں ہِک دل موم بݨا تاں سہی
شہباز بݨاوے چِڑیاں کوں او ایویں ہِک شہباز بݨا تاں سہی

نصیحت

نصیحت (۱)

ڈیوے جو یار سر صدمہ توں تھی ہوشیار چائی رہ ونج
توں تھی مسکین ئکھ تِس وچ نبیؐ وانگیں نبھائی رہ ونج
ڈھواں گھر وچ نہ ڈکھدا ہا تواتر حملہ ئکھ دا ہا
پلک پاسہ نہ سُکھ دا ہا شُکر کر کَم چَلائی رہ ونج
جیویں بوبکرؓ لج پرور رہیا رَلے نبیؐ سرور
کیتس ایثار سر گھر زر توں سر صدقوں جھکائی رہ ونج
لگا فاروقؓ کوں خنجر مصلّے تے نماز اندر
آئے رودھے تے ٹش باہر حکم تے سر نوائی رہ ونج
نماز اپنڑی ادا کیتس حکم رب دا بجا کیتس
ہا زخمی نہ قضا کیتس وفا پوری پچائی رہ ونج
امیر عثمانؓ وڈ شانہ محاصرے وچ حسودانہ
شہید ہویا بزندانہ قدم سِک وچ ودھائی رہ ونج
شہِ مردان سر واریا اونکوں دشمن خنجر ماریا
تھیا غازی دا سر پارا ہِیں ڈکھ وچ سُکھ بھلائی رہ ونج

خودی کوں خود توں کر دُوری انانیت توں مہجوری
وفا دی سکھ رسم پوری توں ناں نِت وچ گِنتائی رہ ونج
جے نہیں نبھدی تاں لانوڑ کیا اجائی عاشق سڈانوڑ کیا
قدم اتھ کے دَھرانوڑ کیا پرے تھی سر چکائی رہ ونج
(حضرت) عبدالغفارؒ نہ کڈاہیں جو آخر دم جیندیں تائیں
ڈینھو ڈینھہ نت رَہن چاہیں توں گل وچ طوق پائی رہ ونج

نصیحت (۲)

سُڻ گالھ میڈی بے خبر آخر تو اِک دن جائے گا
کرنا ہے تیں لمبا سفر آخر تو اک دن جائے گا
ہے جسم توں تیری جاں الگ مادر پدر خویشاں الگ
ہے سیم و زر ساماں الگ آخر تو اک دن جائے گا
ایہ کوکب و حشمت تیری ایہا منزلت دولت تیری
ہے خاک میں ذلت تیری آخر تو اک دن جائے گا
سُڻ کاروانِ مسافرا توں چند دن زیرِ سما

رہنے نہ دیں گے اے بھرا آخر تو اک دن جائے گا

توں خواب چھوڑ ہوشیار تھی چڑھ بیڑے تے لنگھ پار تھی

غفلت توں بھج بیزار تھی آخر تو اک دن جائے گا

جو دنیا دے ہن بادشاہ اُہے بادشاہ ہُنڑ ہِن کُجا

قبر دے وچ آرام گاہ آخر تو اک دن جائے گا

جو قافلہ تھا چل گیا جو وقت تھا وہ ٹل گیا

وقتِ شبابت ڈھل گیا آخر تو اک دن جائے گا

اے صوفیا سیانڑا توں بنڑ سر تے نہ رکھ سو بار منڑ

مشکل ہے منزل تے پُچنڑ آخر تو اک دن جائے گا

کر فکر کالی گور دا کیڑیں پتنگیں مور دا

منکر دی جنگ تے جور دا آخر تو اک دن جائے گا

سُنڑ مومنا ایہو بول توں اندر دے وچ پیا گول توں

کر ذکرِ رب دل چول توں آخر تو اک دن جائے گا

فضلی ذکر رب دا توں کر تا قلب تھیوے پُر اثر

ہے قلبِ مومن رب دا گھر آخر تو اک دن جائے گا

نصیحت (۳)

سُݨ توں سیاݨا دوستا نیکی کما اج وقت ہئ
غفلت کوں چھوڑ اے غافلا نیکی کما اج وقت ہئ
تیڈے کنّیں وچ پیا ڈور ہے ہر پاسوں مَوت دا شور ہے
ایہا گوش وچ گھنگھور ہے نیکی کما اج وقت ہئ
مِٹھڑا میڈی سݨ گالھ توں رکھ قدم ڈیکھ تے بھال توں
اُٹھݨ چال سنبھال توں نیکی کما اج وقت ہئ
نازک بدن گل لالہ توں دنیا تے نا تھی گالھا توں
اگوں دا رکھ سنبھالا توں نیکی کما اج وقت ہئ
مَل مَل کے ہتھ پچھتاسیں توں مڈی پَٹ کے جاں اِتھوں جاسیں توں
روسیں تے پیا غم کھاسیں توں نیکی کما اج وقت ہئ
بدن اجاڑیا موت دا ماریا پچھاڑیا موت دا
لودھیا لتاڑیا موت دا نیکی کما اج وقت ہئ
ایہا نگری مُلک پرایا ہے تَیں پکا ڈیرا لایا ہے
تیڈا دُنیا ہوش بُھلایا ہے نیکی کما اج وقت ہئ
مٹھڑا متور مہ رخا ہیں ساہ دا نہیں پل دا وِساہ

قبر تیڈی ہے گلھی جا نیکی کما اج وقت ہئی
فضلیؒ تے ہے رب دا فضل وسدا پیا سر تے بدَل
پیا فیض دا دریا اُچھل نیکی کما اج وقت ہئی

نصیحت (۴)

سُݨ توں عزیزا دلربا نیکی کما اج وقت ہئی
ڈے گوش دل سݨ دوستا نیکی کما اج وقت ہئی
مِٹھڑا پیارا پارسا دل تے ایہو سبق پکا
کر ذکرِ حق صبح و مسا نیکی کما اج وقت ہئی
سُݨ عارفانہ پند توں کر غیر دا در بند توں
کر حُبِ حق پسند توں نیکی کما اج وقت ہئی
دنیا دی پچّر چھوڑ ڈے مونہہ موڑ تے دل تروڑ ڈے
بیڑا ترَا نہ بوڑ ڈے نیکی کما اج وقت ہئی
قبر دی ظلمت یاد کر سختی صلابت یاد کر
کُلفت کرابت یاد کر نیکی کما اج وقت ہئی
کیڑے مکوڑے ماس کھا کرِن تیڈا تن من فنا
قبر دے وچ ہے گلھی جا نیکی کما اج وقت ہئی

اے طالب حق پاک دا　　عاشق شہِ لولاک دا
پُتلا توں مٹی خاک دا　　نیکی کما اج وقت ہئی

وچ گور وِچھوں مار ہن　　ہک تن تے سُول ہزار ہِن
رَتی تے سَے مَݨ بار ہِن　　نیکی کما اج وقت ہئی

مِٹھڑا نہ تھی غافل ذرا　　تھی ذکر میں شاغل ذرا
ہوشیار تھی کاہِل ذرا　　نیکی کما اج وقت ہئی

اے محب مولا یاد کر　　وچ ذکرِ حق دل شاد کر
ایویں عمر نا برباد کر　　نیکی کما اج وقت ہئی

کر اللہ اللہ روز و شب　　دل توں نہ وِسرے یاد رب
دنیا دا دھندا چھوڑ سب　　نیکی کما اج وقت ہئی

سݨ دوستا ایہا گالھ توں　　سٹ مندی گندی چال توں
عمر نہ گال سنبھال توں　　نیکی کما اج وقت ہئی

سݨ خوش لقا خوشتر لقب　　ڈیوے ہدایت تیکوں رب
غفلت تیڈی ہے پَر عجب　　نیکی کما اج وقت ہئی

ہے بحر غم دا موجزن　　اٹھ تارا سِکھ ترݨ دا فن
سݨ یارِ مَن دِلدارِ من　　نیکی کما اج وقت ہئی

مُشفِق مہرباں پند سݨ　　نصیحت دے کلمے چند سݨ

مرغوب خوب پسند سڻ نیکی کما اج وقت ہئی
دریا غماں دا تار ہے جھُڑ مینہہ اندھار غبار ہے
ونجڻا ضروری پار ہے نیکی کما اج وقت ہئی
فضلیؒ دی ایہا التجا رحمت کرے شالا خدا
تکیہ نہ کئی پیا آسرا نیکی کما اج وقت ہئی

نصیحت (۵)

رنگین محلیں والیا دنیا تے توں دھوکہ نہ چا
کوڑا جہاں فانی بنا نیکی کما اج وقت ہئی
ایہ گلاب گلدستے چمن دنیا تے ہن عیش و امن
اِتھ کے مسافر بے وطن نیکی کما اج وقت ہئی
ایہ ہن سبھے کوڑیاں ہوائیں نہیں تیڈیاں ہن بیگانیاں جاہیں
ملکیں دے تھیسن آن سئیں نیکی کما اج وقت ہئی
آشیانہ بیٹھوں جوڑ تے ڈٹھوں توں گوڈے کھوڑ تے
مولا کنوں مونہہ موڑ تے نیکی کما اج وقت ہئی
نازک وجودا گلبدن مکھنٹیں دا پلیا سیم تن

چالاک چابک کوہ کن نیکی کما اج وقت ہئ
جھڑ موت دے گجدے رہیے سر قوس نت وجدے رہیے
مومن دے سر سجدے رہیے نیکی کما اج وقت ہئ
نقاش اڑژنگی کتھاں سالار بن جنگی کتھاں
رومی اتے زنگی کتھاں نیکی کما اج وقت ہئ
فرعون اتے شدّاد کتھ شیریں اتے فرہاد کتھ
مجنوں دی دھاں فریاد کتھ نیکی کما اج وقت ہئ
عشوے تے غمزے ناز کتھ سُرخی کجل جاں باز کتھ
وسمے کرشمے ساز کتھ نیکی کما اج وقت ہئ
بلبل نہ کر غلغل چمن گل لالہ سنبل تے یاسمن
چوں ڈیہنہ دے ہن کوڑے جشن نیکی کما اج وقت ہئ
جُھگا تیڈا دریا دی بھر موجاں آون کڑکن کپر
ساوݨ دی نئیں مارے لہر نیکی کما اج وقت ہئ
وھندی اگوں نئیں تار ہے پیا رات اندھار غبار ہے
بجلی دا سر کڑکار ہے نیکی کما اج وقت ہئ
ترݨ نہ سکھیو تار دا نہ وت کرایہ پار دا

بے جیت گئے توں ہاردا نیکی کما اج وقت ہئی
تھی گئے فنا وسدے شہر جیں گھر دے وچ رہندے ٹبر
ڈٹھے اہیں گھر ماریئے در نیکی کما اج وقت ہئی
محرم دلیں دا آشنا من چا الا دل تے لکا
ایہ جھوک جگیدی ہے فنا نیکی کما اج وقت ہئی
اے شیطان پیا لوچڑے ڈے نفس دے سر موچڑے
جلدی فکر کر سوچ ڑے نیکی کما اج وقت ہئی
سمھسیں سراندی پانہہ رکھ نوڑی نہ سگسیں بھال اکھ
اوکھی اگوں ڈاڈھی پرکھ نیکی کما اج وقت ہئی
سوہنڑے سلوٹے مانگلے ستے او چادر تاݨ کے
بھائی نہ توں بھل جاݨ کے نیکی کما اج وقت ہئی
مٹی دے وچ تھی گئے دفن گل برگ سیمی سیمتن
گل گئے بدن گل گئے کفن نیکی کما اج وقت ہئی
بیوہ بنا گئے زال کوں روا کر یتیمیں بال کوں
سٹ گئے اکیلا ماں کوں نیکی کما اج وقت ہئی
سمھدے جیویں سیجھیں اتے اج خاک دے وچ پئے ستے

وَلدی نہ گئی قاصد مُتے نیکی کما اج وقت ہئی
پیو ڈاڈے وی مکلا گئے وطنیں کنوں دل چا گئے
کر کوچ جھوک لڈا گئے نیکی کما اج وقت ہئی
وارے ولیں سُہاگ دے سکھ ستے او پئے جاگدے
سر آئے ڈینہہ سُہاگ دے نیکی کما اج وقت ہئی
کر فکر رب دا ہر پلک قبر دے وچ سمھسیں اُچھک
سُتا رہسیں قیامت تلک نیکی کما اج وقت ہئی
غافل اٹھی اکھ بھال توں ایویں نہ عُمراں گال توں
کر سوچ وقت سنبھال توں نیکی کما اج وقت ہئی
ستی ہوئی دل کوں ہِلا کر ذکر دل کوں جگا
اندر دے وچ ڈیوا جَلا نیکی کما اج وقت ہئی
مرݨ کنوں توں اگے مر فکر دے وچ دل زندہ کر
ول موت دا نہ کر فکر نیکی کما اج وقت ہئی
ہئیں خاک توں تھی خاک ونج ہئیں پاک توں تھی پاک ونج
سر ڈے تے تھی بیباک ونج نیکی کما اج وقت ہئی
ہݨ پہلے اَنانیت ونجا تھی ونج ذکر دے وچ فنا

ڈیہنہ و ڈیہنہ اگوں تے قدم ودھا نیکی کما اج وقت ہئی
ہئی عشق لانوݨ سوکھڑا پر ہئی نبھانوݨ اوکھڑا
ایہو نفس چندرا چوکڑا نیکی کما اج وقت ہئی
خود تے خودی توں دور تھی وچ عشق دے مخمور تھی
توحید توں معمور تھی نیکی کما اج وقت ہئی
مرشد پڑھاوئی جو سبق صورت کوں ہر دم پیش رکھ
نہ غیر ڈوں ول دید تک نیکی کما اج وقت ہئی
(حضرت) عبدالغفارؒ پُر خطا مرشد محقق راہنما
جو کجھ ڈساوے کر بجا نیکی کما اج وقت ہئی

نصیحت (۶)

ور ہمچوں ماہ تابندۂ آخر فنا آخر فنا
گر تا قیامت زندۂ آخر فنا آخر فنا
نا شاہ رہیں گے نا جہاں نا ماہ اختر کا نِشاں
نا مہرِ تاباں آسماں آخر فنا آخر فنا
ہر دم خدا کوں یاد کر بلبل وانگیں فریاد کر

کر ذکر حق دل شاد کر آخر فنا آخر فنا
حوا کجُا آدم کجا او دانہٗ گندم کجا
او ندمت و توبہ کجا آخر فنا آخر فنا
کشتی کجا طوفاں کجُا او نوح کشتیباں کجُا
وہ موج تے طغیاں کجُا آخر فنا آخر فنا
تختِ سلیماں ہاں کجا داوٗد خوش اِلحاں کجا
شوکت کجا وہ شاں کجا آخر فنا آخر فنا
یوسف مہِ ثانی کجا وہ ملک و سلطانی کجا
وہ پیرِ کنعانی کجا آخر فنا آخر فنا
وہ حشمتِ اسکندری سارے جہاں کی سروری
وہ ہے کہاں بالاتری آخر فنا آخر فنا
وہ سعدئے شیریں زباں وہ خُسروئے طوطی بیاں
وہ حافظِ عذب اللِساں آخر فنا آخر فنا
اج تخم نیکی کِشت کر پرہیزگاری سرشت کر
کجھ غور گور و خِشت کر آخر فنا آخر فنا
گلبرگ نازک نازنیں خوش خلق تے خندہ جبیں

مسرور یا اندوہ گیں آخر فنا آخر فنا
اے دل توں حق دی یار تھی بچ غیر توں بیزار تھی
غفلت نہ کر ہوشیار تھی آخر فنا آخر فنا
یا رب بحق فضلِ علیؒ غوث الزّمَن ہادی ولی
کُن قلب ما را منجلی آخر فنا آخر فنا
فضلیؒ ہے دنیا بے وفا شب روز کر ذکرِ خدا
کر ترَک کُلی ماسوا آخر فنا آخر فنا

نصیحت (۷)

جے لکھ برساں جیوے کوئی آخر ہِک دن مرنا
آبِ حیات جے پیوے کوئی آخر ہِک دن مرنا
کِتھن پیر پیغمبر مُرسل کیتے گور ٹکانے
کِتھن عابد ساجد زاہد رب دے راہ وکانے
کِتھن او متکبر جابر کتھ اَنْ چانْ سیانے
ہر ہِک تے رب سوہنےْ اک دن موت کوں حاضر کرنا
کِتھن او جنھیں لوہے کوں وچ ہتھیں موم بنایا

کِتھن او جنھاں پٹ پہاڑیں کوں مثل بَرود اُڈایا
کتھ رستم دستان دِلاور زور زلل ڈِکھلایا
ایں دوران دہر وچ آخر مرنا دم نہ بھرنا
کتھن او جو تخت جِنھاں دے اُڈدے وچ ہوائیں
دیو پریاں جن بُھوت اڑانگے تابع بریاں بلائیں
کتھن اورنگزیب تے اکبر رنگ محل کتھ جائیں
بِن ایمان برادر سُݨ توں مشکل پار اُترنا
کتھن او جنھیں سِر اپݨے کوں آرے دے نال چِرایا
کتھن او جنھیں بدن اپݨے کوں کیڑیں دا قُوت بݨایا
کتھن او جنھیں پیٹ مچھی وچ رب دا ذکر کمایا
کتھن او جنھیں بھا وچ پیر آ دَھرنا تے نا ڈرنا
ایہ نگری ہے دیس پرایا مُلک ایہو بیگانا
دنیا تے توں تھی دیوانہ بݨیا بیٹھیں مستانا
موت حکم ڈے فوت تیڈے دا لکھ بھیجے پروانہ
اگوں ندی تار سٹیندی سکھ ہݨ تاری ترنا
کفن کوں تاݨ قبر وچ سُتے بستر خاک سِرھانے

عاقل مرد مُدمِغ مانک سَۓ موتی دے دانے
نازک بدن ملوک معظم ہَیۓ وچ خاک نمانے
ہُݨ وَقتیٔ ہُݨ سنبھل سیاݨا غافل کیونکر پھرنا

چھوڑ تکبر تکیہ تاڈا گردن موت مروڑے
بدن تیڈا گلبرگ گلابی کھاسِن ماس مکوڑے
قبر دے وچ تھی کلّھا روسیں تھیسیں خاک پنوڑے
گُرز دی مار فرشتے ڈیسِن سر سامی وچ دھرنا

پل پل پیک اجل دے پہنچن موت سنیہڑے گھلے
کالی قبر منور تھیوے عمل تیڈے جے بھلے
فضلیؒ باجھ فضل دے اصلوں کوئی نہ چارہ چلے
مرشد دا وسیلہ کامل اِتھے اُتھے پکرنا

نصیحت (۸)

یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے | بَݨ نہ توں اَݨ جاݨ آخر موت ہے
خیال رکھ آخرت دا ہر دم اے بِھرا | حکم ہوسی رحمان آخر موت ہے
جیندی خاطر دو جہاں پیدا تھۓ | اوندا ہیٔ فرمان آخر موت ہے

دَھج دنیا دے اُتے شادان ہَیں عبث ہے ارمان آخر موت ہے

ڈُکھ سکھ دے وچ جو صابر رہے ہے اوہو انسان آخر موت ہے

مرنڑ توں پہلے یاد رکھ توں مرنڑ دا کر سامان آخر موت ہے

دین وچ نہ ست بنڑ تھی چست ونج پھر نہ سرگردان آخر موت ہے

جُمعہ وچ ستی جماعت وچ قصور نہیں تیکوں شایان آخر موت ہے

کیوں نہوی ڈیندا بھلا ایہ زکواۃ توں نہیں تیکوں کُئی دِھیان آخر موت ہے

کہیں دا حق نہ کھا نہ کر کہیں تے ظلم بنڑ نہ توں اَنڑ جانڑ آخر موت ہے

ہے فنا دا ملک اِتھ دل نہ لگا سُنڑ پیاری جان آخر موت ہے

ہے کِتھاں فرعون تے قارون کِتھ مرگیا ہامان آخر موت ہے

موت دی چکّی دے وچ پِس گئے سبھے جنّ اتے انسان آخر موت ہے

کیا بھَلا آوے اِتھاں دل کوں خوشی لحظے دا ہے مکان آخر موت ہے

واہ تیڈا ماریا عقل دنیا تے دل دین دا نقصان آخر موت ہے

تھی ونجیں توں سارے ملک دا بادشاہ حاکم اتے سلطان آخر موت ہے

مال و زال تے بال وچ مصروف ہیں تھی کے توں ذیشان آخر موت ہے

تھی ونجیں سلطان سکندر دنیا وچ تھی ونجیں سلیمان آخر موت ہے

عقل حکمت ذہن صنعت وچ جے توں بنڑ ونجیں لقمان آخر موت ہے

زور طاقت وچ جے توں تھیویں رستمِ دستان آخر موت ہے
خوش لحن داودی ہے ہرکوں پسند سوہنٹا خوش اِلحان آخر موت ہے
جے تیکوں درکار رب راضی تھیوے ہر تے کر احسان آخر موت ہے
مَن حکم شریعت محمّد مصطفےٰ ڈیکھ وچ قرآن آخر موت ہے
حُسن جوانی دے اُتے غرّہ نہ تھی سُنڑ توں میڈی جان آخر موت ہے
ہے برابر تخت بخت تے خاک دھوڑ ڈیوے رب ایمان آخر موت ہے
ایں حویلی دنیا وچ ہر کوئی غریب لحظے دا مہمان آخر موت ہے
ایہ جہاں (حضرت) عبدالغفارؒ بے بقا کوڑ دا جِھان آخر موت ہے

نصیحت (۹)

یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے موت دا رکھ دھیان آخر موت ہے
اے برادر موت اپنٹی یاد کر زندگی غفلت میں نا برباد کر
مرنڑ توں پہلے ایہ جان آزاد کر جانڑ یا نا جانڑ آخر موت ہے
چھوڑ ڈے سودائے دنیا اے عزیز کر توں سنبھل آخرت اے با تمیز
آخرت دے اگے دنیا ہیچ چیز تھی نہ توں نادان آخر موت ہے
پیر و پیغمبر قطب سب اولیاء رات ڈینہاں کردے ہن ذکرِ خدا

کر نظر او عابد و زاہد کجُا دنیا ہے زندان آخر موت ہے
ہے عبث آوارگی فریاد کر کر ذکر حق دا ہمیشہ یاد کر
اتباع شریعت دا کر دل شاد کر کر ذکر رحمان آخر موت ہے
پڑھ نمازاں پنج وقتی اے عزیز اے برادر تھی سیاݨا باتمیز
چھوڑ ڈے غفلت توں باطن دا مریض تھی نہ بے فرمان آخر موت ہے
پڑھ جماعت نال پنج وقتی نماز بے عدد سجدے دے وچ کر توں نیاز
تاں کرے حق پاک تیکوں سرفراز سُݨ پیاری جان آخر موت ہے
کر ذکر شب و روز قلبی یارِ مَن غیر توں بیزار تھی دلدارِ من
حُب رکھ حق دی توں اے منٹھارِ من تھی نہ توں انڄاݨ آخر موت ہے
مومنا گھن مت میڈی دل تے رکھ ذکر قلبی دی ذرا توں چاش چکھ
عشق رب دا توں پکا دل تے سبق کر قوی ایمان آخر موت ہے
پیرِ کامل دا توں تھی بیعت ضرور فانی فی اللہ باقی باللہ با حضور
دل تیڈی کوں کر ڈیوے معمور نور کر ذکر سبحان آخر موت ہے
پیر ہے میزابِ فیضِ کبریا پیر ہے راضی تاں راضی ہے خدا
پکڑ دامن پیر دا محکم بھِرا بَݨ توں سگ دربان آخر موت ہے
چوری خُوں ریزی اَتے دھاڑا نہ مار ستمگر سنگین دل بے ترس خُوار

قبر تے محشر دا کر کجھ خوف یار — سُݨ ادا ذیشان آخر موت ہے

ساری خلقت دا او ہِک معبود ہے — لا شریک و لا مثل موجود ہے

مطلق و بے انت نا محدود ہے — تھیواں میں قربان آخر موت ہے

ساکوں رب پیدا کیتا سوہݨی شکل — ہک ہے بس توحید گِدھی دِل ئل

معرفت دے بحر وچ عاجز عقل — ہے سدا حیران آخر موت ہے

امتی کیتس نبی آخر زماں — احمد و مدنی محمدؐ جانِ جاں

تھورے رب دے بے حساب وَ بے بیاں — لکھ اوندے احسان آخر موت ہے

دنیا وچ کئی جیت گئے کئی ہار گئے — کر عمل چڑھ بیڑے تے لنگھ پار گئے

کئی تاں ہِن بدبخت جو مت مار گئے — تھی گئے ویران آخر موت ہے

فیض فضلیؔ جو پیا مارے لہَر — موج اندر موج پیا وہندا بحر

کو بکُو کیا سُو بسُو کیا تھل بر — چڑھ گیا طغیان آخر موت ہے

نصیحت (۱۰)

اے سالکِ راہِ خدا — کر اللہ اللہ روز و شب

اے طالبِ نورِ ہدیٰ — کر اللہ اللہ روز و شب

غمگین دل کوں شاد کر — بُلبل وانگیں فریاد کر

ہر دم خدا کوں یاد کر کر اللہ اللہ روز و شب
فردوس کی ہے آرزو تو کر ذکر بے گفتگو
ہے دو جہاں کی آبرو کر اللہ اللہ روز و شب
کر نفس دا تزکیہ توں کر قلب دا تصفیہ توں
کر ذکر وچ تخلیہ توں کر اللہ اللہ روز و شب
اے مردہ دل بیدار تھی غفلت نہ کر ہوشیار تھی
نہ سُست بن بیکار تھی کر اللہ اللہ روز و شب
جنّت ملے راحت ملے رحمت خدا رأفت ملے
شاہت ملے جاہت ملے کر اللہ اللہ روز و شب
دعویٰ محبت دا کریں پیا عشق دیاں لافاں ہنٹیں
سِر تے گناہ سَئے سَئے منٹیں کر اللہ اللہ روز و شب
دنیا دا دھندا کوڑ ہے لوں لاتاں منگا چوڑ ہے
دنیا مٹی لَپ دھوڑ ہے کر اللہ اللہ روز و شب
کر ذکر تے پُرنور تھی وچ عشق رب معمور تھی
دنیا کنوں بھج دور تھی کر اللہ اللہ روز و شب
جے چاہیں توں رب دا لقا پیا ذکر توں ہر دم کما

ہیں قلب خفتہ کوں جگا کر اللہ اللہ روز و شب
اے نازنیں خوشتر لقا خرّم خراماں خوش ادا
سُݨ عرض اے مؤمن بھرا کر اللہ اللہ روز و شب
فضلیؒ توں دل دیوانہ تھی حیرانہ تے مستانہ تھی
وچ عشق رب ویرانہ تھی کر اللہ اللہ روز و شب

نصیحت (۱۱)

مالِ دنیا کو نہیں کچھ پائداری دوستو
مالِ دنیا کو نہیں کچھ اُستواری دوستو
آج ہے فرصت تمہیں کرلو عبادت اے عزیز
کیونکہ نہرِ زندگی ہردم نہ بھاری دوستو
وچ محبت خوف رب دے ہونا چاہیئے خستہ دِل
حق تعالیٰ کو پسند ہے انکساری دوستو
سر جُھکالو سجدہ میں پنج وقت پڑھ لو تم نماز
اس طرح ہے حکم رب دا حکم بھاری دوستو
ہر گدا ہر بادشاہ چکھے گا موت کا ذائقہ
خواہ وہ ہے جنتی یا ہووے ناری دوستو

گذریا دورِ شبابت آگیا پیری کا وقت
یوں خواب میں ساری یہ شب گذاری دوستو
ساری عمر دنیا میں جو کرتا رہے گا ذکر حق
اُس کی جا فردوس ہے اور فضلِ باری دوستو
وہ خدا تعالیٰ جو ہے خالق زمین و آسماں
ساری خلقت کی کرے حاجت براری دوستو
اے میرا پیارا خدا مخلوق کا حاجت روا
ہو نہ عقبیٰ میں کسی کو شرمساری دوستو
تو کریمی تو رحیمی کامگار و کارساز
کر عطا اپنی محبت بے قراری دوستو
موت دے جب ذات تیری راضی اور خوشنود ہو
قلب کر زندہ ذکر میں دِلفگاری دوستو
اے کریما کرم کر اے بے نیازا عرض سُن
تیری رحمت کی ہے بس اب انتظاری دوستو
اور کی رغبت کا فضلیؒ کو نہیں کچھ ولولہ
دائما کر فضل کی باران باری دوستو

نصیحت (۱۲)

تیکوں کجھ اسلام دی خبر نہیں ول مسلمان سڈانوݨ کیا
تیڈی پَہنْ مسیت دی ریت نہیں ول مؤمن نام رکھانوݨ کیا
مال چُراکر چھپر چا کر، بیوہ یتیم رُوا کر توں
ڈاکو بَݨ کر چاقو بݨ رَت غیر دی کڈھ کر کھانوݨ کیا
تیکوں حُسن پرستی دی مخموری تیڈے سر دے وچ ہے مغروری
ناجائز بیگانے بُشکے کوں، ہتھ لانوݨ نظر ٹِکانوݨ کیا
ریش مناکر پدھر کراکر، مچھاں ودھا کر جنٹلمین
جے سنت نبوی ہے پیاری، بݨ انکاری ول منوانوݨ کیا
ہے کم سارا رسم نصاریٰ سر، ٹوپی تے منجھ نکرس کر
توں منکر سنت مخِل نبی، وچ امت ناں گݨوانوݨ کیا
ڈیکھو مولویاں کوں علم دے وچ ادراک توکل تقویٰ دا
گھِن رقم درس پڑھانوݨ کیا مکروہ مباح رلانوݨ کیا
جو کجھ آیا سو کجھ کھایا پیٹ رجایا بھر بھر کے
اہل دُوَل دے در تے عالم ہوکر عجز کمانوݨ کیا

واعظ تے ونجارے ڈوہیں روزی کاݨ رہن سفری
رَطَب یابِس سڻواکر گالھیں مُفتہ مغز کھپاوݨ کیا
دنیا ڈون سَفِیہ پرستی علماواں چا جائز کیتی
اہل سلَف دے محض مخالف مسئلے دا اُلٹاوݨ کیا
علم کنوں مقصود عمل ہا عمل نہ کیتو کیا کیتو
جئیں لائی دید مُسَبِب تے ول سبب ڈو دید بھَنواوݨ کیا
سِکھ ہنر کسب، کر محنت کھا، اتے علم پڑھا محتاج نہ تھی
ہوویں شیر تے بݨ رُوباہ ونجیں ایویں پِن پِن پیر سجُاوݨ کیا
کئی جاہل بے اعتقاد تھیئے احساسِ نفرت عالم دا
جڈاں ڈیکھن پِندا کرن حقارت آپ کوں مفت لجاوݨ کیا
توں پِیر سڈا تسخیر بݨا تقریر سݨا تزویر کریں
نِت رِچھ لڑا دنگل ٹکرا ایویں خرقہ فقر دا پاوݨ کیا
تھیَ بھنگ تے حُقہ تیڈی غذا نہ صَوم صلوٰۃ زکوٰۃ ادا
شطرنج دے وچ گئی عمر وہا بَݨ پیر تے خلق ٹھگاوݨ کیا
ہے عبدالغفارؒ دی غرض نصیحت عارض ہے وچ خدمت دے
سُݨ پند تھیوں نفع مند سبھے بے سود ابیات بݨاوݨ کیا

نصیحت (۱۳)

مسلماناں کر کجھ خدا توں حیا
ہُݨ ایمان ویندئ سنبھل ونج ذرا

توں ماریں مسلمانی دی کوڑی پَٹ   زنا جے کیتوئ تاں ایمان چٹ
جے دکاّن کھولیں تاں نیّت دا وَٹ   ترکڑی دے تولݨ دی اُلٹّ پلَٹ
ونجیں ڈیندیں گھندیں ڈونہیں پاسوں کھا

توں ہٹّی تے اُتے بیٹھوں تاناں تَݨ   توں چالی دا ڈانور بیٹھوں خاص بݨ
گِھنیں کوڑ لا لا تے پیسے توں جھݨ   توں آکھیں میں اِحسان کیتے اَجَݨ
بہیں ڈوڑی تے چوَڑی رقماں کما

جو ڈانور جیویں مکھّی دے بھݨکار تے   جو چالی دے وچ بجھے چڑھ تار تے
پووے پھاس جبکر رکھے مار تے   نہ آوس رحم اوندے پھݨکار تے
صبح شام دی اوندی تھیوے غذا

بزازیں دے کپڑے وِکاون کیوں   گھٹے وچ ودھائے دے رَلاون کیوں
تے کر کر تعریفاں سُناون کیوں   کچھیندیں چھکیندیں کُھٹاون کیوں
ڈَہِن ڈَہ گز تاں ہَتھ ڈیون گھٹا

جیڑھے کم کیتونی سبھے پُٹھے کم خدا کنوں کوئی نہ کیتو شرم
قبر تے حشر دا نہ مرݨ دا غم ریہوں دھندے دنیا دے وچ توں گرم
تتی چُلھ دے وچ کھڑوں سر پھسا
قصایاں دے جیکر ونجو کھوڑ تے اُتوں ماس چرپی رکھن جوڑ تے
وچوں کڈھ ڈیلا ڈیون موڑ تے نہ ڈردے کہیں دی ہٹک ہوڑ تے
آون یار ونجن تاں چھچھڑے وِکا
سُناریں دا نکل گیا ایہ گرٹ نہ لوے دی لاون وزن وچ ایہ کٹ
ڈیون کھوٹ دی وچ کوٹھالی پلٹ ڈیون کرکے خالص تے کئی ماسے گھٹ
تے رتیاں تے ماسے گھئے ایہ بچا
ہمیشاں کریندا ریہوں جے ایویں نبی سائیں دے متھے توں لگسیں کیویں
توں ول وی مسلمان جیویں تیویں حشر وچ جڈاں پیش رب دے تھیویں
شرم کر نہ سوہݨے نبی کوں لجا
لوہاریں دا اکثر ایہو ہے ہنر جو لوہا پُراݨا ڈیون نواں کر
نہ پئی دھار تے پاݨ دی کئی خبر جیڑھا کھوٹ کرے اوہو کاریگر
لُٹݨ پیسیں کیتے بیٹھوں مچ مچا

جو درکھاݨ لکڑ کوں رنگیل کر   اوندا عیب رنگ نال تبدیل کر
ڈو گھنٹیں دا کم ڈیہنہ تحویل کر   کھاون نت حرام ایویں تحلیل کر
ہے مدعا تے او لگ ڈوہیں ناروا

دغے باز دوزخ ویسن نک دے بھر   کھوایو ٹبر کوں دغے بازی کر
ہوسی نفسی نفسی ڈیہاڑے حشر   کریسی شفاعت نہ خیر البشر
جے رُٹھا نبی سائیں نہ سگسیں منا

توں موچی نہوی ہیں شریعت دا چور   کریں بھرتی تھگڑیں دی ٹھنبھݨ دا زور
نہ پنّیں کوں کوئی ڈیکھ سگے پھلور   اُتوں رنگ دا پوچا تے سوہݨی اکور
ڈتو کلبوتیں دی ڈِساور بݨا

گھِنن درزی کپڑے دے وچ حصہ وَنڈ   وہیتر دے وچ کردے کپڑے دی چھَنڈ
ہووے کپڑا وافر تاں گھت ڈیسی گنڈھ   توٹے ناپ گھندے تاں لاون پلَنڈ
ڈیون ہِک نہ لیرا وَلاکر بچا •

ایہا چال بھیڑی مسلماناں چھوڑ   نہ اسلام دا نام لِچوا تے پوڑ
چوہا بݨ نہ شریعت دیاں پاڑاں اکھوڑ   شفاعت نبی دی جے ہے تیکوں لوڑ
شرم کر نہ سوہݨے نبی کوں رُسا

ہے پَولیں دی ایہا ہمیشاں رسم   جو وَنڈیں تے تنڈیں چوتھائی ہضم
ونجن ویچ کئی کھا جو موڑی چٹم   آکھن چور چا گئے خدا دی قسم
ضرور ہک ڈِوں بئّے او گھنّن چرا

جے دھوبی کنوں ونج تے کپڑے دُھواوٗ   جو کُٹ کُٹ تے کڈھ گھنسی کپڑیں دی رَوٗ
جے کپڑے تے کوئی رنگ پکا ڈیواوٗ   ونجے اوڈ دُھپ تے توتے آزماوٗ
گھنن جھاڑ رقاں ایہ کر کر دغا

جڑیا ہویا اسلام تیڈے ہتھیں آئے   قدر جاننڈن او جنہاں گُل کُھائے
جنہاں رَتوں دے وچ گھوڑے دوڑائے   ایہ احکام شریعت توں سمجھیں اجائے
نہ کیتو کہیں نال اج تئیں بھَلا

طبیب آکھن اوّل اِتھاں فیس رکھ   ڈیکھن نبض قارورہ تے جیب اکھ
آکھن گِدھی ایہ مرض اساں پرکھ   جو ڈِیساں دوا پنجیں رُوپیں دا لکھ
جو ڈِوں لکھ کھاسیں تے کلی شِفا

اکھانڑ ہے کسب دی ہے چوری رَوا   حرامیں کوں جو کوئی سڈے مُباح
اوندا اصلوں ایمان نہ رہ گیا   اکھیسیں توں کیا جڈاں پچھسیٔ خدا
سُوہاں بنسی اُتھ کے نہ ما پیو بِھرا

توں نائیا نہ مُن ڈاڑھیاں نہ کتر تیں مرنا نہیں ڳیو ویلہ وِسر
جو شیطان ڈِتی ایہ بازی پِتھر جو ڈاڑھی منڑ تے گیا ہتھ تھِر
نہ مُن ڈاڑھی تے نہ دھنوَل بٹا

کریں کم رہکی بٹیوں زمیندار رکھیو نال مہتے دے گھاٹا وپار
رہایو ڳھایو بٹا رکھیو بار جو تل سُود داٹیں ڳدھونس بہار
ڳدھس سُود تے نال چلکاناں لا

پووے پک فصل تاں وِگڑ ونجے چٹ جو کوڈی تے نغزے دا راتیں ترٹ
تے ڄتی چھوڑیندی نہ مہتے دا ہٹ کرے ڳوجھیاں اَگے چھ ماہیں دی چٹ
ونجن کُھٹ داٹے رہے چیتا جا

مسلماناں چوری دی عادت وِسار نہ پا ہتھکڑیاں کر نہ منزل خُوار
توں گھوٹا گھٹیندیں نہ عمرا گذار جو چکّی دا چکّر تے ہوڑنڑ دی مار
غریبیں دے بچے نہ مُفتے چکا

آیو ہتھ حکومت توں تلّوں تے ڈیکھ نہ گردن کوں اکڑا نہ رکھ کوڑی ٹیک
ظلم دی نہ بھا بال ڈے نہ توں سیک نہ گِھن وڈھی ناحق دا ڈے کر اَڑیک
نہ کڈھ رت غریبیں دی نِشتر کلا

حکومت توں کر جیویں نوشیرواں   سخاوت دے وچ بݨ توں حاتم سواں
نہ آکھن تیکوں ڈیکھ تے اَلاَماں   جو شاباش آکھسَی پُراݨا نواں
توں نِروار کر شینہہ بکری چرا

پڑھیو علم روزی کماوݨ کیتے   کیتو وعظ عالِم سڈاوݨ کیتے
مدرّس دی عزّت ودھاوݨ کیتے   براتیں تے تنخواہیں کھاوݨ کیتے
خدا واسطے علم پڑھ تے پڑھا

پڑھݨ تے پڑھاوݨ دی رقم نہ گِھن   نہ جاہل تیڈی ول اہانت کرن
توں خود کر ادب علم در در نہ پِن   نہ شینہہ لونبڑی بݨ تے بے ڈُو تکِن
توکل قناعت دا سبق پکا

ہے خدمت دے وچ عرض عبدالغفارؔ   سٹو دوستو ٹھگ بازی دی کار
رکھو نال نیکی دے کم دے وپار   نہ مَن آکھیا شیطان دا خبردار
تو کر توبہ دل نال بُھل بخشوا

نصیحت (۱۴)

فقط ناں دے اج کل مسلمان رہ گئے
نہ توقیر عزت اتے شان رہ گئے
اَجائی مٹیاں پٹ پٹ گذر گئی حیاتی
مرݨ تئیں ایں دُنیا دے ارمان رہ گئے
مسیتیں نہ بہندے پڑے تھی کے رہندے
تھے چیتے چکر نت پریشان رہ گئے
نمازاں توں عاری تے اِنکارِ سنت
نہ شریعت دے رہ گئے نہ ایمان رہ گئے
سوائی ڈیڈھ تے قرضے چاوِن تے کھاوِن
تھی نوکر کراڑیں دے ویران رہ گئے
کراڑیں دے ہتھیں دی تَل حَل مِٹھائیاں
بکھی دید کھاوݨ ڈو نگران رہ گئے
نہ پوریاں پوون ڈیہنو ڈیہنہ ونجن لہندے
پیئے گیڑ گل وچ تے ججمان رہ گئے
چُوٹی کیتے سر تے قرآن چاون
سدا ہتھکڑیاں پیریں جولان رہ گئے

ایہ چغلی تے چوریاں تے چٹیاں بھہندے
ناحق کوڑ ہِک بے تے بہتان رہ گئے
ایہ سڈن وہابی جے مسئلہ سنٹیجے
ایہ مجنون عقل تے حیوان رہ گئے
کرن وعظ وچ راگنٹی اج دے مُلاں
تے وچ بھیرمی پڑھدے قرآن رہ گئے
ایہ جاہل جھولاں دے لُٹن دے کیتے
جو ممبر تے چڑھ تار گرتان رہ گئے
عمل کاٹ آکھن اساڈا جوابے
کرن سن اہانت تے خندان رہ گئے
مُلاں گوہ دے اگوں پئے مُرلی وجاون
ہیں واہ واہ تے شابش تے شادان رہ گئے
شریعت دی راہ توں جیندا پیر تھُڑکیا
او سمجھو ایویں سنگتی شیطان رہ گئے
چھُڑی چھوٹ انگریز خلقت کوں ڈِتی
نہ اسلام تے کوئی حکمران رہ گئے
ایہ مُلاں بھلا دین کیں کوں سکھاون

وظیفیں تے لوکیندا نِت دھیان رہ گئے

جے پیریں کوں ڈیکھو تاں کیتا کمالے
مریدیں دے در تے ایہ دربان رہ گئے

مریدیں کنوں پیر اوّل زین رکھے
ڈیوے پُٹھی کڈھ تے پچھے دان رہ گئے

جو اَبلق تے چنبی تے نُقری پلاہی
نہ چاڑھے لگام ایویں بھگتان رہ گئے

سُتے دین کوں ایہ بَھلا کیا جگیں
دین وُٹوں بھنگ رگڑݨ دے سامان رہ گئے

خبردار کاکا توں گھن پیر کامل
جیندے ہتھ شریعت دے جزدان رہ گئے

پرکھ پیر کامل دی ڈَساں میں تیکوں
جو حق نال شاغل بہر آن رہ گئے

ہدایت خدا وس ہے (حضرت) عبدالغفارؒ
او مخلوق تے نِت مہربان رہ گئے

نصیحت (۱۵)

فقط ناں مسلمان رکھنڑ دے رہ گئے
مُوحّش طبیعت نہ لکھنڑ دے رہ گئے
مَسیتاں نہ بھندے پرے تھی کے رہندے
ایہ جُھمّر تے تاڑی ترّپنڑ دے رہ گئے
جو قرآن رکھ چھکے چھت نال ٹنگِن
نہ کھولنڑ دے رہ گئے نہ ٹھپّنڑ دے رہ گئے
ایہ رَل مِل تے بٹّاں لاون کوڑ سٹاں
بس ہِیں ہچھپّنڑ ہُلپّنڑ دے رہ گئے
ڈیکھو جیل وچ نَیل جولان پاتے
کٹیجنڑ پھٹیجنڑ تے ٹھکنڑ دے رہ گئے
امیریں دے لقمے کیتے لُندھ مارِن
خوشامد کما تھالیں چٹّنڑ دے رہ گئے
نہ اسلام عقبیٰ نہ مذہب دا پتّہ
نہ کئی ہوش عقل سِرِھپّنڑ دے رہ گئے
پرائی دے چاون تے ہتھ کوں ہِلایا

ایہ کھانوݨ کیتے مُچھاں وَٹّݨ دے رہ گئے
وڈے وال مُچھ پال مونہہ وِچ لگاماں
ایہ مِقراض ڈاڑھی دے کَٹݨ دے رہ گئے
جے مسئلہ ڈسیوے نصیحت کریوے
تاں یرقان یڑویل سَٹݨ دے رہ گئے
ہے (حضرت) عبدالغفارؒ عجب ایہ نظارا
ہُݨ اسلام دے درد لِکھݨ دے رہ گئے

نصیحت (۱۶)

مسلماناں! فکر کر کجھ اساڈے پیو تے ما کتھن
ایویں پِیو ما دے ول پیو ما ڈسا او ہُݨ بھلا کتھن
ساری مخلوق دا والد صفی اللہ نجی اللہ
تھئے پوشیدہ پردے وچ جہاں فانی ڈکھا کتھن
اَبُو الاَسدَین تے عتُبہ ابُوجہل تے اُمیّہ
ڈِتونے ڈکھ نبی سائیں کوں او کافر بے حیا کتھن
جِنھاں ول گل دیاں رتوں ڈے شجر اسلام دا پالیا

تمامی اولیاء مؤمن اساڈے پیشوا کتھن
سُتے قبریں دے وچ نازک بدن محبوب متوالے
بدن گلبرگ مٹی وچ توں ونج ہُݨ جھاتی پا کتھن
نہ لا دنیا تے دل کاکا توں پردیسی چلیا ویسیں
تیڈی جا وَل تاں ہئے آنِ عَمل چنگے کما کتھن
تیڈی میّت کوں چاویسن قبر دے وچّ دفنیسِن
نہ پیسی کئی وَلا پھیرا اوہے صاحب وفا کتھن
نہ دنیا ڈیکھ تے بُھلیں میاں سُݨ ماڑیاں والا
سُتے قبریں کفن گِل پا اوہے تیڈے بھرا کتھن
جے آویں پیر میڈے دی توں خدمت وچ قسم رب دی
نظر کر پار پہنچیسی ایہو جہیں رہنما کتھن
عجب خوش قِسمتی عبدالغفّارؒ انہاں لوکاں
آون ہیں شیخ دی خدمت اوہے طالب خُدا کتھن

نصیحت (۱۷)

حضرت مہدی آنوݨ والائے مسلمان جاگو
شرک کفر مکلانوݨ والائے مسلمان جاگو

شرم حیا دا بھناں بناں قرضہ چاوݨ تیڈی دھناں
مہتے نال وپار، ملکانڈی تھئی تیار، پھردی وچ بازار، خوش تھیا شاہوکار
رات وی ڈھلے پئی گھر ولے واہ ناموس ودھانوݨ والائے

حکم شرع دا ہے پردہ رکھݨ گناہ ہے غیر دی زال ڈو تکݨ
کونتل پھردی زال، دشمن پاڑے نال، ملک نہ منے گال، پھردا خوش نہال
پاکر جنبے پل نہ جنبے ناں اپݨا لچوانوݨ والائے

مسلمان ہزاراں وڈن دھیریں وچ رقم گنڈھ بدھن
گذر گئے ویہہ سال، اجݨ نکی بال، چھڑدی بکریں نال، گل وچ پیا جنجال
چھپ چھپے وچ نک پئی وڈھے دھیریں پرݨاوݨ والائے

نوک زمیں تے در بھا پٹِن کہی کماون واٹر کھٹِن
آگیا مرلی مل، کنور وچ بغل، ملک نہ سگے جھل، چیتا گیُس رُل
ڈِے نانگٹیں دے دانٹے لہنٹ سود تے قرضہ چانوٹ والائے

بیٹے بھَن زمین ودھانون حد براری دیاں برزیاں لانِون
پٹواری کوں ڈِے رقم، کھاوے کرکے ہضم، آکھے کریں نہ غم، پکا کیتم اے کم
کون آوے میڈی قلم کوں چاوے وڈھی جوڑ رکھوانوٹ والائے

چھپر چا تے چھتوں کپن چھمکڑ بلے وانگوں ٹپن
گھنن مڈی چا، جھگا کرن فنا، سئیں وت ڈیون ڈھکا، ڈیون بری سزا
ڈنڈے مارن ہتھ وی ٹھارن ہتھکڑیاں کھڑکانوٹ والائے

اکثر خان تے ملک چورن چٹے ڈیندے ڈھانڈھے ٹورن
تھانہ آیا چڑھ، کھلیں دے تھے جھڑ، سر تے کڑ و کڑ، مارن سپاہی چڑھ
ہن ترٹن کاغذ کھٹن جیل کوں ونج سہانوٹ والائے

دین دا دشمن دنیا دا طالب رن بیگانی تے شہوت غالِب

اپنی پے دے کول، گل لاستی ڈھول، سئے سئے کرے چپول، اصلوں کجھ نہ پھول
برا کراوے سچ کماوے وہ واہ عشق دے لانوݨ والائے

(حضرت) عبدالغفارؒ نصیحت کرے شرع کنوں جو تھیوے پرے

رہن ہمیش ذلیل، کرن کم رزیل، شکل تھئی تبدیل، بد کم دی تعجیل
دنگے باز لڑاکے ڈاکو فتنے دے چمکانوݨ والائے

نصیحت (۱۸)

نہیں رہ گئے او لوک حق ڈساوݨ والے شرع دے سکھلاوݨ والے
جنگوں کردے دین دے راہ تے سر کوں یار کھاوݨ والے
نہ کئی شرک کفر بد رسمی نہ وت بُت پرستی ہئی
ہن تکبیر دے نعرے نازل شرک دے سر ول سختی ہئی

مُلک دے وچ فترور، سارے کم اݨ جوڑ
دین کنوں موہنہ موڑ، پئے گئے سخت وِگوڑ

آئی رعیت ہتھ نہ پیندے واہ منصف عمل کماوݨ والے

مسلمانیں گل دیاں رتوں ڈیکر دین کوں جوڑیا ہا
رہ گئے نت جہاد کریندے وطن کنوں موںہہ موڑیا ہا
اج دے مسلمان، کیا مَلِک تے خان
دنیا دے سامان، پئی مسجد ویران
مسجد تروئے گھریں غلیچے گل دستے ہتھ پاوݨ والے

ہکو ہے توحید دا کلمہ ہِک نبی ہکو قرآن
کیوں لڑھ پئے گئے مذہب دے وچ ہر کوئی تھی گئے کان و کان
بٹّیے روافض غُول، نیچر نا معقول
مرزائی مجہول، اہلحدیث فضول
تارک سنت نبوی دے خود مذہب دے بدلاوݨ والے

ابوبکرؓ فاروقؓ غنیؓ دا سُݨ منکر غدار
حُب حیدرؓ دی کیا فائدہ جے رہ گیا گل زُنّار
نبیؐ دے کئی داماد، کئی سوہرے دلداد
ہر عیبوں آزاد، ولیاں دے اُستاد
برحق چارے من بر چشماں محب علیؓ سڈواوݨ والے

اگلے وقت دے پیر ہَن کامل در در دین سکھیندے ہَن
بُھلیاں کوں راہ لیندے ہَن تے خلقت کوں سدھریندے ہَن
ڈیکھو اج کل پیر، دنیادار امیر
رکھدے مال کثیر، پِندے مثِل فقیر
چھوہر باز قہر دے ہوتی ڈاڑھی دے مُنواوڻ والے

عالم پیر دِی مَنِن منوتی اجڻ نہ جمیا بال
شرع دے مَنّڻ والیندا یارو ملک تے پیَ گئےَ کال
مَنّڻ منوتی خطا، جھنڈ دا رکھڻ گناہ
زال دی رکھ رضا، تھیوے خود گمراہ
(حضرت) عبدغفارؒ ایہ رِندی فرقہ نام اسلام لکھاوڻ والے

نصیحت (۱۹)

کجھ بے نمازا شرم کر نادم تھییں یوم الحشر
مسجد نہ پانویں پیر توں ڈیکھیں لنگھیں مونہہ پھیر توں
اکڑ رکھیندیں ڈھیر توں اگوں تے پئی پوسے خبر
سُنتاں نمازاں بُھل گیاں جیکر پڑھیاں بے ئل گیاں
سبھے ایویں تھی گُل گیاں نکتا نتیجہ بے ثمر
جے کر پڑھیں تھیوے ٹھک وڑک فارغ بہیں تھی ٹھک پک
ہر وقت تیڈی ایہا ٹک ولیں توں ویلھا ول بہر
کھانویں توں نعمت رات ڈیہنہ نظرن نمازاں کالا شیں
مسجد نظر آوے اویں بالیں دا پِیو انجاں چُھوہر
کھانوݨ دے کیتے گرگپن جوٹا ہووے چاپڑ دا من
لسی دی مَٹی گاٹے بھن نہیں پیٹ ہے ڈھنڈھوں دی بھر
کھانوݨ کیتے پَٹ وات نِت جوٹے دی ڈیویں ہکا گِت
کھانوݨ کیتے ہر ویلے چت ہِک کھا تے پی دا منتظر
ٹکر گھنیں بالیں دے کھس کھاندیں نہ تھئی کہیں وقت بس
چوسے دی ہے گئی ڈنڈیں رس سُنجاں ترک چوتھے پہر

نغمے دمامے دول دا ٹپے تے جھومر بول دا
گُر کھگی حمدے تولدا ہئیں توں انہاندا کاریگر
رچھ وانگیں ٹپے ماردا چھو چھو کریں نہ ہاردا
نچ نچ تے دھوڑ اُڈاردا ماریں جڈاں جڑ تے جُھمر
رچھ ٹپے تھوڑا پوے تھک توں شام توں لا صبح تک
کھیڈیں توں جُھمر تھی اُچھک خرکوں جیویں چنبڑن مچھر
سارے مَلک تے خان تھی ناں والے تے ذیشان تھی
مارن جُھمر حیوان تھی پاندھی تے پاری خاں مٹر
گڈھا ڈھویندا بار ہے کھلیں دی سر تے جھار ہے
او وت وی تابعدار ہے ہے تئیں کنوں بہتر ایہ خَر
کُتا نہ چھوڑے سائیں دا در ونجے اُتھائیں در تے مر
دل وچ ذرا توں سوچ کر کتا ہے وڈا وچ قدر
غیرت نہ کیتو ہک ذرا لنڈ لچے دا آشنا
دیوّث دا سَکا بھرا نصیحت نہ کرے کوئی اَثر
گھوڑیں تے گڈھیں نال دل گاوے تے مانجھے مال دل
ڈیڈھی لٹی تے بال دل چھڑویسی نہ تیکوں اتھاں ٹیر

دنیا تے بیٹھوں دل کوں لا ماڑیاں محل اُچی بنا
اوڑک تھیسیں آخر فنا کوڑا جہاں کوڑا فخر

کُتیں دا جوڑیو وڈا دَھڑ راتیں ڈینہاں کھانون مکھڑ
کُتیں دا خدمتگار بڑ جاہل پیا مارے ٹکر

کُتا گھنے جے کہیں کوں پٹ اگوں او مارے سر دی سَٹ
اُٹھی تے توں وَل تھیویں بَٹ آوے جیکر تیکوں لہر

کُتا گھنیں منجھیں دا مُل رِچھیں لڑانوڑ دا شغل
پیا ملک وچ پترٹ ہُل لعنت دی بڑ گیوں کھکھر

بھونکڑ ہے کُتے دی رسم ہِس منصبی پَٹّڑ دا کم
پر تیں ودھا رکھیا قدم ایہا گالھ سمجھیں مختصر

رِچھ دا لڑانوڑ چھوڑ ڈے کُتیں کنوں مونہہ موڑ ڈے
سنگتاں بُریاں سب تروڑ ڈے دوزخ نہ ونج ڈھےَ نک دے بھر

حُقّہ ہے تیڈا دلربا حُقّے توں کیتو جاں فدا
بیٹھوں نڑی وچ مونہہ دے پا بڑ بڑ کریں شام و سحر

حُقّہ حقیقی یار ہے پیوَڑ دے نال وپار ہے
دھوئیں پھلوڑ کار ہے ہر وقت چائی بھا دے بھِبَر

پیویں پیالا بھنگ دا ہتھ پا کلابہ ونگ دا
سڈواویں نام ملنگ دا ڈاڑھی مُنا کیتو پدھر
بھنگی گیا سک بند تھی جیں وقت ہندا بھنگ پی
نظرے برابر زال دھی بھنگی تے ہے رب دا قہر
ڈاڑھی دے تلوں وال نِت مُنیں ہُنال سیال نت
مُچھاں رکھیں توں پال نِت بݨ گیوں ڈپٹی کمشنر
ڈاڑھی مُنا ہجڑا بݨیں سڈݨ میکوں نینگر ہٹیں
جوانی پیا اجݨ چڑھیں ماری تیڈی ساری سگھر
تیڈی شکل تے دھنوئل ہک جا ہو جے ڈوہیں رَل
سگدے پرکھ نہ ذی عقل ہے کون ہندو دا پسر
آئی ہتھ حکومت بھا بلّی سِنّی تے سکی گئی جلی
مظلوم ونجن کتھیں گلی رشوت تے جُڑ بدھو کمر
مظلوم دی پی گِدھو رت کھیسے ڈو جیکر نیوے ہتھ
کن ڈے سنٗیں اوندی گالھ وت سجُھدی نہوی کالی قبر
تھیڈار وانگیں پھوکیا کرسی تے بیٹھا شوکیا
مظلوم بیٹھا کوکیا سݨ کر کرے اگر مگر

ڈالیاں ڈیون گھر وچ پچا نارنج تے ناریل کیا
بِیٹاں جیکر ہتھ آگیا پکڑے جیویں بکری نہر
حاکم بیٹھا ول وڈھی گھن چھوڑے نہ جیکر ونجے کن
کرسی تے ول بݨ ونجے جنّ ونجے وگڑ پیئے ونجے شر
رشوت اول بیٹھا پچا جھوٹھا مقدمہ ہے ریہا
ڈیوے ہتھوں جرمانہ لا آکھے گواہ نہیں معتبر
کر چِین تھئے کپتان دے کھڑکار تھے جولان دے
ٹورے لگے ملتان دے لُٹ پُھر لگی نِرّا جبر
چوریاں کریں کھاویں نہ حق حوالات تے بدھیں نہ تک
چُھٹݨ دے ویلے ماریں بک آنوݨ سیتی چاویں چھپر
چوری تیڈی تھی گئی غذا اکھ چُکی تاں گھنیں چرا
توڑنے ہووے سکا بھرا دل تے نہ ہک ذرہ مِہر
چھوڑیں نہ کُتیں ساگ دے جیکر ہووَن سَیں جاگدے
گانے بدھن پے سُہاگ دے کُٹ کُٹ تے بھے رکھن گبر
نَلیو مونہہ کالہ جوڑ تے آپے چڑھیوں ونج کُھوڑ تے
کٹیا سپاہیں پوڑ تے لکھ لعنتاں ملیا اجر

ہتھکڑیاں کھڑکیندا ریہوں نت دال سرکیندا ریہوں
جولان نت پیندا ریہوں چوری تیڈی پیشہ پدر
واہ کیتو پوری رسم اُٹھلانویں نہ توں دھی دا کم
پیویں نہ جے تئیں ڈوں وییم آکھے کھڑا سارا شہر
شودی اَجنڑ ہے بال او مونہہ کھیر دی آندی ہے بُو
ہے چھوکری پَر خوب خو وڈی عقل دانی دَہر
تیڈے لیکھے او بال ہے شوہر دا اونکوں خیال ہے
کھلیں دا یارا کال ہے چڑھیا تیڈے چیتے چکر
بڈھی مکاراں کوزہ خم رنجھیت دے بیلے دی مَم
چاکر وکالت جوڑے کم پوزک پرانٹی تے کھپر
بھیڑو بنڑے خر خوش رن پُھس پُھس کرے ہر وقت کن
اُرکاوے جندرے گھتے بھن سَو سال دی بڈھی پھرڑ
شادی کریں توں نک کپا جبرًا پوانویں توں نکاح
سارا کیتوئی کم خطا رو رو تے پئی گذرے عمر
لڑکا جمے رسماں کرن بالغ تھیوے ختنہ کرن
اسلام کوں بدناں کرن بازی ڈیوے شیطاں پتھر

بُڈھی اکھیندی کھاکھڑا جھیڑے دا لاکر ٹھاکڑا
تھیندا نہ بال اُچھاکڑا مَنّت لیے پووے کسر
چلن کچاوے جھول دے چِھن کار تھے رمجھول دے
عاشق وی آون کھولدے عِشوے تے غمزے بے حذر
موٹھو تھیا رنیں دے لگ جلتے وچ پووے نال وَگ
شیطاں گدھا ہے ملک ٹھگ رنیں دا ہے وادھو مکر
پے گئی چھوہر بازی دی چس تیڈی گئی پے نال پھس
عزت نہ رہ گئی ہک خس تھی گئے مسلماں بے خبر
لوکیں دیاں تاڑیں زالیاں گوریاں تے بھگویاں کالیاں
لنڈن دیاں ایہ ہِن چالیاں سُوں سُوں کریں توں دربدر
دل ڈِتو اپنی پے دے وس واہ واہ بنڑے ایہ خوب چس
پے دی کھسیو گئی تیڈی نس آکھیں تھیا رب دا امر
رکھیں توں شوق پلھاٹیاں چھوڑیں نہ اندھیاں کانٹیاں
اپٹیاں لیونی گھاٹیاں ڈِس پے کھیں کوں کیا خطر
زانی تے لعنت رات ڈینہہ منگدے اماں اہلِ زمیں
ساکن سماء والا مکیں سجّین زانی دا مقَر

سݨ کر نصیحت کر عمل میاں تھی سیاݨا سِکھ عقل
سٹ گھت برائی دا خَلل رکھ صاف سینہ تے اندر
جے ہے تیڈے وچ کئی خطا ہُݨ وقت ہئی بُھل بخشوا
مَن گھِن بھرا میڈا آکھیا سنبھل توں نے پوتھے پہر
جیڑھے گنّیے میں عیب ہِن ڈِٹھے سُنّیے لاریب ہِن
ظاہر تے کئی وچ غیب ہِن ہُݨ میٹ چا اگلے اکھر
(حضرت) عبدالغفارؒ دی التجا برکت نبیؐ خیر الوَریٰ
بخشے ونجن سارے گناہ رحمت دی نِت ہووے نظر

نصیحت (۲۰)

تیکوں کلمہ پڑھݨ دا ڈھنگ نہیں اتے مسلمان سڈانوݨ کیا
تیڈی وڑݨ مسیت دی ریت نہیں ول مؤمن نام رکھانوݨ کیا
نت جوا چوپڑ شطرے تے شطرنج کبوتر بازی ہے
بݨ چور چتر چنڈال ایویں حق غیر دا لٹ کر کھانوݨ کیا
بݨ جنٹلمین مچھیل مچھندڑ نت مشین پھرانویں توں
ڈس سنت اُتے کہیاں عمل کیتو ول ڈاڑھی دا منانوݨ کیا

ہن چال چلن بدماشی دے نہ چھوڑیں رن بیگانی کئی
نہ خوف خدا نہ شرم نبیؐ سر زنا دا بار اٹھانوݨ کیا
تیڈی رسم رسوم تے بدعت وچ ڳئی عمر وہا تیکوں سوچ نہیں
ہے دنیا مکر و فریب دی جا ٹھگباز دا ڈھکو چانوݨ کیا
کریں وعظ بہانے زور دے چندے ڈے چکر چودھار پھریں
تیڈے وعظ دے وچ کجھ اثر نہیں ولا ایہیں مجلس وچ آنوݨ کیا
جے سک ہے تیکوں وعظ کرݨ دی فَاتَّبِعُونِی تے عمل کما
ایویں بٹ کڑاک ہٹاک نہ مار اگے یُحبِبکُم سمجھانوݨ کیا
ہے علم کنوں مقصود عمل گھن ٹکڑے پن پن تنگ کیتو
ڳیوں نگل حرام دے کئی لقمے بݨ مولوی درس پڑھانوݨ کیا
گھن رقماں ختم قرآن سݨانویں کریں فخر میں حافظ قاری ہاں
مُڑی ہک آیت تے نہ عمل کیتو ایویں کوڑ قیاس کمانوݨ کیا
بݨ حاکم رشوت خور بݨیں کھا ٹکڑیں کریں مقدمے چٹ
گھت لُٹ پُھر دھوں اندھار ڈِتو کھا ناحق تے پیٹ ودھانوݨ کیا
بݨ پیر پلنگیں لیٹیں توں نت دنگل دول تے رچھ لڑانویں
تیڈی بیعت اصلوں جائز نہیں گل خرقہ فَقر دا پانوݨ کیا

گھن مرشد کامل قطب زماں جیڑھا دل غافل بیدار کرے
ہتھ کار ڈوہیں دل یار ڈوہیں پیا پڑھ پڑھ مغز کھپانوݨ کیا
کر دل وچ اللہ اللہ جیڑھا کفر کوں دور کرے
لا وی جے تیں تار نہ پولے زہد تے زور ازمانوݨ کیا
ایہے چوڑاں بیت نصیحت دے ہِن (حضرت) عبدالغفارؒ دی ہے غرض ایہا
جیڑھا شاعر لغو کلام کرے ول انجھیں شعر بݨانوݨ کیا

نصیحت (۲۱)

یا الٰہی خود بذاتِ کبریا کے واسطے
کرم کی برسات برسا مصطفیٰؐ کے واسطے
اشک باری گریہ زاری شب بیداری کر عزیز
ہے مُجیب قریب مولیٰ ہر دعا کے واسطے
اے بھرا توں ذکر کر کچھ فکر کر، زہد کر کچھ جہد کر
عمل کر کچھ سمل کر دار البقا کے واسطے
حق پرستی میٹ ہستی کر توں مستی مست بݨ
دم بدم کر اللہ اللہ دائما کے واسطے

با عقل کر توں عمل نا تھی جہل ناعاقبت
سر جھکا بُھل بخشوا اپنٹی خطا کے واسطے

اے عزیزا باتمیزا باز آ ہُنٹ باز آ
توبہ کر تعجیل کر اپنٹی رہا کے واسطے

مر توں آگے موت دے جڈاں لوک آکھن مرگیا
جنّت الفردوس ماویٰ ہے شہدا کے واسطے

ذکر کر بھر زور ذاکر قلب وچ تھیوے اثر
چست تھی نا سُست تھی اپنٹی بچا کے واسطے

بے نمازی حیلہ سازی دغا بازی چھوڑ ڈے
ترک کر تلاش دُنیا پُر دغا کے واسطے

پاک تھی اتے خاک تھی موصوف با خاکی صفت
محو تھی مفتون تھی خاصہ خدا کے واسطے

قلب دا تصفیہ کر اتے نفس دا تزکیہ کر
تعزیہ کر نفس ناقص پُرخطا کے واسطے

زانی ہے زندیق زندانی ظہیر اندر سقر
ہے سقر خود مقر زانی بے حیا کے واسطے

شوم ہے او بوم ہے محروم بدمقسوم ہے
جیں عمر کیتی تلف دنیا بے وفا کے واسطے

اے خدا حاضر اتے ناظر سمیع تے بصیر
خالق مخلوق کل ارض و سما کے واسطے

بھال کر ساڈے حال تے چال بدافعال تے
رحم کر توں اے رحیم اپنْی سخا کے واسطے

برکتوں فضل علیؒ کر فضل فضلیؒ تے مدام
اپنْی رحمتُ وَسیع بے انتہا کے واسطے

نصیحت (۲۲)

ڈینہہ راتیں چرخہ کت ڑی | توں تند نکیری گھت ڑی
سکھ ہوش عقل تھی سیانْی | گھِن امڑی دی ہنْ مَت ڑی
اِگوں تَند دی قیمت پوسی | نہیں ونجنْ والے جت ڑی
آیا وقت وونڑنڈا نیڑے | باقی رہ گئے ڈینہہ پنج ست ڑی
رکھ گھر وچ وَر کوں راضی | کر حاضر گلدی رَتڑی
نا لچوا سَور ہے پیکے | نا مار توں اپنْی پت ڑی

جے وَتر سُتر تُنڑ دا آیو　　توں ڈوڑہ چھیسیں وَت ڑی
بھج پرے پرائی شئے توں　　توں اصلوں نا لا ہتھ ڑی
رکھ دل تے (حضرت) عبدؔ غفاراؔ　　ایویں کر نا چِیتا خَط ڑی

نصیحت (۲۳)

ڈسو کہیں نال ہیں دنیا کوئی اج تئیں وفا کیتے
ہمیں دل لئی اوکوں پٹوا پٹوا تے ادھ مُوّا کیتے

محبت وچ جیڑھے اڑ گئے　　پٹیندیں قبریں وچ وڑ گئے
ایویں پٹ پِٹ اوڑک مر گئے　　ایں جو کیتے جفا کیتے
شرِیفیں دے شرم لوڑھے　　ایہ بیڑے بھرم دے بوڑے
بیشرمی دے بھجا گھوڑے　　نہ ویندیں کھڑ وِداع کیتے
جیڑھا ایندیں نال آ گسڑے　　اول وارے گیہل گسڑے
او خوش تھی جگتے نا وُٹھڑے　　ایں گھر وسدے فنا کیتے
اوڑک سر تئیں ایہ تَڑ چھوڑے　　قبر دا تیر ہَنڑ چھوڑے
ہَری بازی ایہ جُھنڑ چھوڑے　　تے جھنٹ کر سنج سوا کیتے
فخر ایندا اَجائی دا　　کرِن دعوےٰ خدائی دا

ایہ ہے ہِک دھوڑ چھائی دا ایں جو کیتے دغا کیتے
کیویں قارون کوں موڑیس کیویں فرعون کوں جوڑیس
اوڑک دریا دے وچ بوڑیس ایں حق اپڻا ادا کیتے
خدا کوں دل توں ڈے کاکا توں چا سر تے فقر فاقہ
نہ تھی دنیا تے دل راکھا ہے دل خود حُب خدا کیتے
(حضرت) عبدالغفارؒ ایہ دشمن کرے وچ ڈیہنہ دے سے سے وَن
پرانٹی کاٹکو راہزن ایں راہ ویندے ولا کیتے

نصیحت (۲۴)

ڈِسا دلبر مسلماناں پھریں ڈاڑھی مونا کیتیں
شباہت نال نصرانیاں رہیں مُچھاں ودھا کیتیں
تھیویں سنت دا اعتراضی منا ڈاڑھی تھیویں راضی
تے نت پئی وگدی مقراضی ہے پاکی بجا کیتیں
نبی سئیں، ڈاڑھی رکھوائی لمبی ہک مُٹھ جتی ہائی
تیں مُنوائی تے کترائی منیسیں ڈِس ولا کیتیں
نبی سئیں کوں نہ ٹھاندی ہی تاں ول کیوں ڈاڑھی جاندی ہی
نبی سوہنڑے کوں بھاندی ہی کریسیں ایہ گناہ کیتیں

نمازاں تھی ونجن مکروہ نبی ناراض دل مجروح
شکل معیوب ہے یکسو کریسیں ایہ جفا کیتیں
زنا دا کیتو ورتارا بڈیا بھیٹو ٹیر سارا
ڈیویں کھولیں دے وچ پارہا ساریاں راتیں گنوا کیتیں
رہیں مچھیں کوں وٹ چاڑھی بیگانے رنیں کوں تاڑی
تیڈیں کوں ہئے کھڑن گھاڑی توں ویسیں ڈس بھلا کیتیں
جیکر وارث اُتوں آون کرورے جوڑ پلواون
کٹا پرچہ تے ڈھکواون بھگیسیں ایہ سزا کیتیں
سِدھی کُبّی چِپی کانْی سانول بُھوری سبو بھانْی
لہایو سبھنٹیں دی گھانْی کریسیں ول پچا کیتیں
نہ سچ آکھن تے چڑ سائیں نہ لڑ مُفتہ نہ بھڑ سائیں
ونجے جیڑھا نبڑ سائیں رہے بیھڑی ادا کیتیں
پئی غفلت وچ عمر گلدی عزیزا توبہ کر جلدی
توں بچ ونج پئی بھا بلدی حیاتی ہے بقا کیتیں
ڈسے (حضرت) عبدالغفارؒ ایویں خدا دا ہے حکم جیویں
نہ غرہ دنیا وچ تھیویں ہے دنیا دا وفا کیتیں

نصیحت (۲۵)

درم اُتے دینار کیتے پیا کھانویں نِت دَھموڑے
ڈاڈھے دے ہتھ پنڈاں آوے پیا رَت نچوڑے
حُب دنیا دیوانہ کیتا تھئے عقل دے تھوڑے
دانشمند دیوانے اگے تھی خادم ہتھ جوڑے
جو دوران دہر ہتھ آیا بھنّے جوڑ بھروڑے
مول وصول نہ تھیوے دنیا پانْی پیا وِلوڑے
تھی مغرور قلیل حیاتی ودا لتاڑیں لوڑھے
عزرائیل آنیدا پھیرے عمرہ پیر سنگوڑے
ہے ازمائش ہر ہک اُتے تھے ہکدے وَل ڈوڑے
اجل دے نال علاقہ ہر دا کون تعلق تروڑے
پیک ڈیون پیغام اجل دے سݨ سݨ تھے کن بوڑے
دوست عزیز اقارب لڈے موت بھجاوے گھوڑے
آکس نال نہ بھالیں اکھیں غفلت مول نہ چھوڑے
ساتھ لڈیجن سنگت دے ول کوئی نہیں سگدا موڑے
سیجھ گلاں دی پاجھ نہ سُمدے تھے اج خاک پنوڑے

قبراں دے وچ کیڑے کھانون پٹّن ماس مکوڑے
موت پھرے چوطرفوں تیڈے باہروں چاڑھے خوب وکوڑے
حرص وچ نُوٹ اکھیں پیا کھانویں دِھکڑے دھوڑے
جاں اشراف آیا ہتھ لوفر دے وَل وَل چم ادھروڑے
اجل مثل ہے رستم وَل تاں زورے بانہہ مروڑے
عبدالغفارؒ پچھانویں وانگیں موت پچھوں نِت دوڑے

نصیحت (۲٦)

دنیا فنا دی دار ہے ہر کوئی چلنڑ ہار ہے
ونجنڑاں ضروری پار ہے دریا پیا کڑکے کپر
دلبر ایمان اپنڑا بچا دنیا تے دل اصلوں نہ لا
ڈٹکوں ایندا اصلوں نہ چا ٹھگباز ہے کوڑی غدر
شریعت دا توں پابند تھی رسمیں تے نا خورسند تھی
ہشیار توں ہر چند تھی ڈینہہ گذریا پچھلا پہر
اللہ دا کر ہِک آسرا دنیا دا تکیہ خاسرہ
مرشد ہے قوت باصرہ روشن مثل کامل قمر

دل دی چلاوے تار کوں تروڑے تیڈے زنار کوں
مارے تیڈے اتار کوں تڈاں پووے تیکوں قدر
توڑے توں قابل تارہ ہیں بے پیر ہیں بیکارہ ہیں
وڈا توں وچ اندھارا ہیں رہبر سوا کیڑھی خبر

نصیحت برائے نماز (۲۷)

خداوند عالم سے آئی نماز، تیں سمجھی ہے گل دی پھاہی نماز
سویں سجھ دا ستا سجھ ابھرے اٹھیجیں، فجر والی ایویں چکائی نماز
توں آکس بھنیندیں تڑیندیں تکیندیں، کیتو وقت ضائع رجائی نماز
مگر نہیں سمجھدا قیامت دے ڈیہنہ، وچ جو دوزخ توں ویسے بچائی نماز
رکھ انگار حقے تے پڑکاٹ ماریں، چلم چرٹ پیندیں سدھائی نماز
توں حقے دیاں سُراں بٹیندیں ٹھیندیں جو دھوہیں دکھیدیں گوائی نماز
جے ملے ہا تیکوں کوئی کوڈی کثیرا، کریں ہا توں ڈاڈھی کمائی نماز
پچھے تھیسیٔ ارمان دل دیوچ توں یارا، جو ہیۓ ہیۓ میں کیوں چا چکائی نماز
ہا خنجر شمر دا توڑے گل اوتے، حسینؓ نہ دل توں بھلائی نماز
حسینؓ سخی سجدے وچ سر کٹایا، تے تیں کہیں کنوں بخشوائی نماز

کریں ہا عبادت صداقت جو والی، صفا کر قلب دی صفائی نماز
بہ برکت فضلؒ پیر (حضرت) عبدالغفارؒ، عجب خوب لذت چکھائی نماز

نصیحت برائے نماز (۲۸)

پڑھن نہ نماز اُہے ازلوں لگے قفل جنھیندے
ترک نماز کرے جیکوئی او دوزخ ونجیندے
مسجد وچ نا پیر رکھن مونہہ پھیر پروں لنگھ ویندے
نوڑ سلام کرن کئی بارھوں متھا رہیے ٹکیندے
مئی مسیت محابے رب دے مدد کریں پکریندے
پڑھن نماز ٹھکو ٹھک تھیوے وچ لحظے بُھگتیندے
فرض نماز کیتی حق تعالیٰ ہر کوئی سمجھیندے
اینجھیں کلمے کُفر دے آکھن پڑھی نماز ونجیندے

در فضیلت درود شریف (۲۹)

مؤمنو کیوں نہوے پڑھدے دُرود
میں پڑھداں حضرت دا مولود

ہِک ڈیہنہ یہودی تورات کوں چایس نام حضرت دا نظر وچ آیس
پڑھ درود چا سِر کوں جھکایس رحمت کنوں گیا بخشا یہود
تھی گئے سب اوندے مطلب زود

کالی قبر دا جیکر ڈر ہووے تے حشر دا جیکر ڈر ہووے
موت سَقر دا جیکر ڈر ہووے تھیسی نہ سِر تے سختی درود
ایہ ہے نسخہ بس آزمود

ذات خدا دی تھِیندی ہے راضی پڑھے درود جے ہووے نمازی
سمجھو ایویں گویا جِیتی اوں بازی جُرم اوندے تھئے سب مغفور
ہِک درود تے لکھ لکھ سُود

درود پڑھݨ توں جو انکاری سمجھو ایویں اوندی قسمت ماری
بݨ گیا او دوزخ دی چِنگاری تھیسی جہنّم دا او وَقود
سڑ سڑ مرسی او مردود

بخشے مجلس کوں حق تعالٰی بخشے ساکوں ساڈے پیو ما کوں شالہ
اُمت نبی دی نہ ڈیکھے کُشالہ برکت چوں یاراں دے وُجود
رد کرے ساڈے سارے حسود

رب ہر مؤمن دیاں آساں پچاوے (حضرت) عبدالغفارؒ دی ایہا دُعائے
پہنچاں مدینے تے وَل نہ وَلاوے سئے سئے کریساں شکُر سجُود
سُݨ توں غریبیں دی اے معبود

فضائل جمعة المبارک (۳۰)

فلک تے ہے صدا یارو مبارک ہو مبارک ہو
تھیا جمعہ ادا یارو مبارک ہو مبارک ہو
ونجا ڈیوے سبھے مرضاں مٹا ڈیوے سبھے غرضاں
ایہ ہے مشکل کشا یارو مبارک ہو مبارک ہو
ڈیسجن چہرے نورانی صلواۃ الجمعہ لا ثانی
ہے راضی خود خدا یارو مبارک ہو مبارک ہو
درِ دولت کشادہ ہے رحم بر سر خدا دا ہے
ہے وچ فردوس جا یارو مبارک ہو مبارک ہو
اینکوں عیدِ ضحیٰ سمجھو اینکوں یوم الجزا سمجھو
ہے اج روزِ دعا یارو مبارک ہو مبارک ہو
رحم جیکر خدا چاہو جے دوزخ توں رہا چاہو

نہ کر جمعہ قضا یارو مبارک ہو مبارک ہو

بہشتاں وچ پوچا ڈیسے جہنم کوں بجُھا ڈیسے
ڈیسی محشر چھڑا یارو مبارک ہو مبارک ہو

قبر دے وچ اندھارا ہے اُتھاں مشکل گذارا ہے
کریسی پر ضیاء یارو مبارک ہو مبارک ہو

ترامے دی زمین ہوسی جمیع خلقت حزین ہوسی
ہوسی اتھ دستگاہ یارو مبارک ہو مبارک ہو

جیڑھا وچ رنج علیل ہووے جیڑھا مفلس ذلیل ہووے
اینکوں سمجھو شفا یارو مبارک ہو مبارک ہو

(حضرت) عبدالغفارؒ ہوں بیغم پڑھوں ''لَا تَقنَطُوا'' ہردم
ہے ہر دل دا دوا یارو مبارک ہو مبارک ہو

فضائل جمعة المبارک (۳۱)

اج روز جمعہ دا عید آیا، ہر مؤمن مسلمان کیتے
جیڑھا پڑھسی جمعہ ہے بہشت برین، مشتاق اوں پاک انسان کیتے
ایہو حج بے زر مسکین دا ہے، ایہ تسلّی قلب حزین دا ہے

ایہو کنگرا کوشک دین دا ہے، سارے عجم تے عربستان کیتے
توڑے لکھاں گناہ بے شمار ہوون، توڑے سئے سئے مٹیں سر بار ہوون
توڑے بھیڑے سبھے کردار ہوون، ایہ ہے رحمت جملہ جہان کیتے
اڄ رم جھم برسے نورِ خدا، جیڑھا جمعہ پڑھے منظورِ خدا
سبھے کیتے اوندے ڈکھ دور خدا، ایہ ہے دولت دین ایمان کیتے
اڄ ڈینہہ مبارک بادی دا ہے، اڄ فرحت راحت شادی دا ہے
اڄ دوزخ توں آزادی دا ہے، رب ڈکھڑے سبھے آسان کیتے
اڄ بادل جھڑ ساوݨ دا ہے، اڄ سارا جوڑ وسانوݨ دا ہے
ایہو ڈینہہ گناہ بخشانوݨ دا ہے، اڄ ہر تے رحم رحمان کیتے
اڄ نور دی بارش چھلک چھلک، اڄ شور پیا وچ ملک ملک
پیا زلزلہ وچ ہر خلق ملک، شادان ایہیں دربان کیتے
اڄ ڈینہہ مبارک عالی ہے، اڄ ہر کوئی رب دا سوالی ہے
اڄ سائل نہ کوئی خالی ہے، رب سائیں ہزاراں دان کیتے
اڄ رحمت دی دربار کھلی، کر ونڄ وپار بازار کھلی
اڄ گلشن باغ بہار کھلی، رب ساڈے اُتے احسان کیتے
کر سودا اڄ ارزانی ہے، تیڈی عمر فنا در فانی ہے

بئ سبھ پچھے پشیمانی ہے، تیڑیں سینگیاں سنیاں سامان کیتے
ایہو (حضرت) عبدالغفارؒ راز عجب، ہے قرب خدا دا ناز عجب
پر اصلی عجز نیاز عجب، ساڈا صابݨ ہے عصیان کیتے

فضائل رمضان شریف (۳۲)

رب خلقت تے احسان کیتا، کیہاں نیک ایہ ماہ رمضان کیتا

کر ذکر فکر نت شکر خدا — کر فرض تے قرض خدا دا ادا
رکھ خوف تے ڈر حکم بجا — رب امت تے ایہو دان کیتا
سٹ غیرت غیر غضب سبھ کینا — کر صاف اندر کر حسد توں سینہ
گھنٹی مدث کنوں ایہو آیا مہینہ — رب ساڈا ایہو مہمان کیتا
کر خدمت ماہ رمضان دی پوری — نیک عمل کر گھن مزدوری
رکھ تعظیم تے پاس ضروری — رب قید دے وچ شیطان کیتا
پڑھ توں تراویح تے صلواتیں — ختم قرآن دا ساریاں راتیں
سٹ گھت غیر دیاں کوڑیاں باتیں — رب ایندا اعلیٰ شان کیتا
سٹ دلیلاں تے جھگڑے جھیڑے — سمجھ قیامت آئی نیڑے
نا کر کم آویڑے بھیڑے — ایہو حکم خدا رحمان کیتا

کتھ گئے او راج رعیت والے ونج ستے او خاک وچالے
دنیا نہ نیتی کہیں نالے کوڑ دا سب سامان کیتا
عبدالغفارؒ نہ تھی توں عاری غفلت چھوڑ پکڑ ہشیاری
مفت حیاتی گزری آواری کڈہیں سوچ نہ ایہ دھیان کیتا

فضائل رمضان شریف (۳۳)

اَلحَمدُ لِلّٰہ وَالمِنّۃ اج اجڑئے صحن گلزار ڈِسن
ڈیکھ رونق ماہ رمضان دی کوں کل مومن باغ بہار ڈِسن
مرحبا مرحبا اے مہِ خوش لقا مرحبا مرحبا اے مہِ ذو العطا
مرحبا مرحبا اے مہِ دلربا تیڈے فیض بے انت شمار ڈِسن
ایندی شہرت زمین آسمان دے وچ دھوم دھام ہے سارے جہان دے وچ
کافر سڑ سڑ مرن ارمان دے وچ بے دین سبھے بے وقار ڈِسن
ایہو بخشش آیا گناہ گاراں کیتے جالینوس آیا بیماراں کیتے
آیا دافع ایہ درد آزاراں کیتے ایندے لطف چوگوٹھ چودھار ڈِسن
ایندی برکت کنوں سختیاں دور تھیون ایندے وچ عمل منظور تھیون

مومن رات ڈینہاں مشکور تھیون	ایندے ہر ہر جا انوار ڈِسن
اینکوں معدن لطف الٰہی آکھوں	اینکوں مخزن فیض خدائی آکھوں
ایکوں ہر مذہب دی رہائی آکھوں	ایندے سوہنڑے سبھے آثار ڈِسن
ایہو جُھڑ آیا ملک وسانوݨ کیتے	وٹھا دھرتی اُتے رنگ لانوݨ کیتے
ایہو آیا قصور مٹانوݨ کیتے	سبھے راضی تے شکر گزار ڈِسن
جنہیں سجدہ نہ کیتا ہا ساری عمر	بَدھی ہانیں بُرائی تے چست کمر
ڈیکھو ماہ رمضان دی برکت اثر	سارے ساجد تے روزیدار ڈِسن
ماہ رمضان دے ہن درجات عجب	ماہ رمضان دے ہن برکات عجب
کیتا لطف خدا دی ذات عجب	سبھے عابد تے شب بیدار ڈِسن
کارݨ ساڈے کیتا رب دان ایہو	آیا ساڈے کیتے ماہ رمضان ایہو
تھوڑے ڈینہیں دا مہمان ایہو	ایندیاں خوبیاں تے یُمن ہزار ڈِسن
ایہو (حضرت) عبدالغفارؒ ہے نور خدا	ایندے وچ ہے سبھ منظور دعا
بخش ڈیوے خدا سبھ جرم و خطا	ایندے فیض نہاں آشکار ڈِسن
(کر) عبدالغفارؒ دعائیں طلب	اللّٰہ بھیجا وسیلہ تے جوڑ سبب
اللّٰہ کیتا ایہو احسان عجب	ایندے فیض نہاں آشکار ڈِسن

رمضان المبارک (۳۴)

رکھ روزہ ماہ رمضان دا جاگݨ دا ویلا آ گیا

تیں کیتی نندر پیاری ہے نزدیک تیڈی تیاری ہے

کر چِنتہ یار سامان دا جاگݨ دا ویلا آ گیا

رکھ روزہ توں کھانوݨ کنوں پیا چوری شئے چانوݨ کنوں

پیا روزہ رکھ توں زبان دا جاگݨ دا ویلا آ گیا

اکھیں نہ ڈیکھن بد نظر کینے حسد توں صاف اندر

رنجاّ نہ دل انسان دا جاگݨ دا ویلا آ گیا

سُتا توں ساری رات دا ایہو وقت ہئی برکات دا

ایہو وقت اعلیٰ شان دا جاگݨ دا ویلا آ گیا

مقبول ہیں ویلے دعا بخشے ونجن سارے گناہ

ایہو وقت ہے احسان دا جاگݨ دا ویلا آ گیا

اَلصّوم لِی فرمایا ہے اَجزِی بِہی وت آیا ہے

ثابت حکم قرآن دا جاگݨ دا ویلا آ گیا

غفلت کنوں ہشیار تھی سنگتی ٹپیونی دھار تھی
سَٹ کوڑا تکیہ جہان دا جاگݨ دا ویلا آگیا
ایہا نندر پئی لگدی مٹھی سختی نہ جیں اج تئیں ڈِٹھی
الٹا ہے دور زمان دا جاگݨ دا ویلا آگیا
اگوں پندھڑے دور دراز ہِن تیکوں جی دے ناز ہِن
اگوں پینڈا کوہستان دا جاگݨ دا ویلا آگیا
سُتّے قبر پاکے کفن پے سُتّے جتھ کے تھے دفن
واپس حکم نہیں آندا جاگݨ دا ویلا آگیا
رمضان دی تعظیم کر کر مرحبا تکریم کر
کر قدر ایں مہمان دا جاگݨ دا ویلا آگیا
(حضرت) عبدالغفارؒ ہِن خطا کثرت دے وچ بے انتہا
ہک آسرا رحمان دا جاگݨ دا ویلا آگیا

آمدِ رمضان المبارک (۳۵)

اج ماہ رمضان دی آمد ہے

رب جیندیں ولا ڈکھلیندا ہے

آو ماہ رمضان دے بھالݨ والے ۔۔۔ آو نیک عمل کمانوݨ والے

اجھو ماہ رمضان ہݨ آنوݨ والے ۔۔۔ ساڈیاں ساریاں مونجھاں ونجیندا ہے

اج روندیاں کوں آیا رہانوݨ کیتے ۔۔۔ آیا سکدیں دی سک لہانوݨ کیتے

اج آیا گناہ بخشانوݨ کیتے ۔۔۔ ساڈی کل تقصیر مٹیندا ہے

جیڑھے جنت نعیم دے مشتاق ہووَن ۔۔۔ جیڑھے وچ گناہ غمناک ہوون

جیڑھے دنیا دے وچ ہلاک ہوون ۔۔۔ اج ساریاں تے لطف کریندا ہے

آو جنت نعیم دے ونجݨ والے ۔۔۔ آو لطف عمیم دے گھنِݨ والے

آو فیض کریم ونڈݨ والے ۔۔۔ ساڈے سارے گناہ بخشیندا ہے

اج مؤمناں وقت کمانوݨ دا ہے ۔۔۔ ایہو ویلا نہ ہتھ آنوݨ دا ہے

پچھے وقت سبھو پرتانوݨ دا ہے ۔۔۔ اج لطف خدا فرمیندا ہے

اج کھلیا باغ خدائی ہے ۔۔۔ اج رنگ لگا مولائی ہے

رب جیندیں آس پجائی ہے ۔۔۔ اج چہرہ پاک ڈکھیندا ہے

اج ماہ رمضان برات سمنج ایہا رب طرفوں سوغات سمنج
ایہا رب دی ڈِتی ہک ڈات سمنج وچ ہر ہر سال بھجیندا ہے
اج ہار سنگار پئے ٹھہندے ہن اج گل گلزار پئے بھاندے ہن
اج یار سجݨ ول آندے ہن ساڈی سک تمام لہیندا ہے
ایہا رونق جنگل بار ڈِسے ایہا رونق شہر بازار ڈِسے
ایہا دھرتی ساری گلزار ڈِسے اج سارا جہان سُہیندا ہے
اج (حضرت) عبدالغفارؒ غم خوار آیا ایہ مونس تے دلدار آیا
گھنٹی مدت کنوں ول یار آیا جیڑھا ہر دے عیب کجیندا ہے

الوداع رمضان المبارک (۳٦)

اج ماہ رمضان سدھایا ہے اج سینے سوز سوایا ہے
اج مکھڑا یار چھپایا ہے جیڑھا ہر مؤمن دا مایہ ہے
اج مؤمناں دا مہان گیا اج خوشیاں دا سامان گیا
تھی رخصت ماہ رمضان گیا جیڑھا رحمت رب دا سایہ ہے
اج ماھی باغ رسولؐ گیا اتے دافع رنج ملول گیا
ذی شرف مہِ مقبول گیا اج رونق رنگ وٹایا ہے

اج دین نبیؐ دا سنگار گیا اج جھوک لڈا دلدار گیا
اج موڑ وطن ڈو مہار گیا اج سارا رخت لٹایا ہے
اج مؤمن کوں مونجھ زیادی ہے بے دین دے گھر اج شادی ہے
اج مشرق مغرب منادی ہے شیطان زنجیر کڈھایا ہے
ایہو صابڻ اوگنہاریں دا تے آسرا بدکرداریں دا
ایہو دارُو درد آزاریں دا اج مونہہ تے برقعہ پایا ہے
اج ہتھوں اُڈ شہباز گیا کر عرشیں ڈوں پرواز گیا
ڈیکھاں ساڈے اُتے ناراض گیا ونج سارا حال سٹایا ہے
اج سارا جہاں ویران ڈسے بِن یار دے سرگردان ڈسے
اج اُجڑیا صحن دالان ڈسے ول یار نہ کھڑ مکُلایا ہے
کر (حضرت) عبدالغفارؒ نہ ہرگز غم ایہو بیشک شفیع روز ندم
نا امید نہ تھی رکھ امید ہردم رب ایندا شان ودھایا ہے

الوداع رمضان المبارک (۳۷)

مؤمن ماہ رمضان اج ویندَے اج ویندَے نہ کھڑ مکلیندے
مؤمن ہا ایہو نیک مہینہ ہے ایہ رحمت رب دا خزینہ
گیا مَر ہا نفس کمینہ اج مکھڑا یار چُھپیندے
آندے سال اساں ہوسوں نہ ہوسوں ڈیکھاں مر قبریں وِچ پوسوں
دم جیندیں تیَں وڈّے لوہسوں سر بار غمیں دے ڈیندے
اج سخت ہے دلڑی ماندی تھئے ڈکھڑے آبانہہ سراندی
ایہے سُول قبر دے کاندھی وڈّے کوچے گلیاں گولیندے
ایندے سارے ہِن طور نیارے ایندے جگ وَچ شعل شولارے
ایندی خوبی دے ہر جا ہوکارے اج برقعہ موہنہ تے پیندے
اساں کیتی نا تابعداری سر بار گناہاں دے باری
ایندے فیض دیاں نہراں جاری آ اجڑے آباد کریندے
ایں مہینے دی ڈیکھ فیاضی ایندے وچ خداوند راضی
ونجن بخشے گناہ سبھ ماضی رب رحمت دا مینہہ برسیندے
اٹھ گانڑِن جرم بے پایاں جِتی وال بدن تے بُرائیاں

اللہ سئیں دیاں ایہ ہِن بھلائیاں   جو ایہ نیک مہینہ بھجیندے
اج یار تھیا ویندے راہی   اساں کیتی نہ کئی حق ادائی
کر سگے نہ نیک کمائی   ساڈے کیا ونج حال سٹیندے
منگدا (حضرت) عبدالغفارؒ دعائیں   شالہ مارے نہ موت اوہو تائیں
جیتئیں راضی نا تھیوے رب سائیں   جیڑھا ہر دے عیب کجیندے

در مزمت چوری (۳۸)

چوری کرن نہ ڈرن اصلوں چم آنونڑ ادھروڑی
اکہ چکے پئی گھر وچ ڈھکے ڈھیر ہووے یا تھوڑی
پت پر تیت پریت دنجا ناموس رھنڑ نت بوڑی
دہاڑا وجاڑاتے چک چونڑھی کچی رھنڑ مروڑی
ہتکڑیاں جولاں تے ڈنڈا ہے گھوٹا سر توڑی
ظلم اندھاری بے نرواری عادت ایھا جوڑی
کوئی مظلوم بے کوکے حاکم رہندارت نچوڑی
رشوت گھن ریھا کر ڈیوے عدل دے بیخ اکھوڑی

وچ عدالت جے کوئی ونجے لٹ پھر لگی ڈوڑی
جو فریاد کرے او سمجو آپٹی بیڑی بوڑی
موت پیام پٹھیسی جڈاں پے سر تھیسیٹ کھوڑی
جے کوں وی خوف خشیت نیہہ اوں جا جہنم جوڑی
حضرت محمد عبدالغفار جو لکھی قادر اصلوں کہیں نہ موڑی
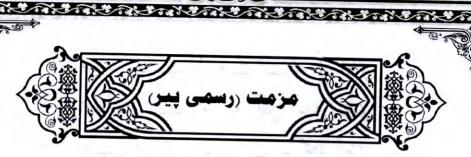
اج دے پیریں کنوں دلڑی تھی گئی ہے کک
پنّڑ پیشہ بنڑیا جبرا چاونڑ دی ٹک

گدھا پیر تیں جھنڈے تے گھڑیالیں والا
ڈھولک طبلہ طنبور مطرب سازیں والا
گودھا گھنے نہ چھوڑے پکڑے پَیر ناحق

کھسے کھووے تے کُھرڑے جیڑھی چیز رکھیں
رُسیں رووِیں تے رڑیں پوندا پیر بکیں
جو شئے در تے ڈیکھے مارے ہِل دا جھٹک

حُقّہ بھنگ تے چِلم چنڈو چرس پیوے
تھیوے ضیق النفس نہ مرے نہ جیوے
نرویا تھیوے جڈاں کھاوے تاکھوں ترک

تھِندی روٹی دا ہیلک چھِچھڑے بوٹی دا ہیلک
کھاوے کھولے نہ رجے بدھے تھنبھیں تے نہ تک
جیڑھی چیز آوے ونجے تھیندی بگڑک

چا بھنگ ملنگاں تے بیٹھا کراماتاں چلائے
میڈی داری کرو تہاڈے لئے ہِن سجائے
جیکوں پِٹوں چا اساں او نہ تھیوے اُچھک

مُچھاں پال تے وال ودھائی وَدِن
ڈاڑھی پدھر کرا تے مُنوائی ودِن
چمڑ پوش حُقہ چمٹہ لاوے لٹک

ڈس (حضرت) عبدالغفارؒ کامل پیر کیڑھے
تارک سُنت نبیؐ دے نہ ہوون جیڑھے
اوکوں چاݨ ولی پکا ہے ایہو پک

مزمت (رسمی پیر)

اینجھیں پیریں کنوں دلڑی تھی گئی ہے کک،
ہن ٹھگباز داغل اصلوں آئیں نہ شک۔
گھنیں توں پیر گھڑیں تے گھڑیالیں والا،
ڈھولک طبلہ سارنگی مطرب سازیں والا،
کپے لٹ ونجے پھٹ سوہنڑے لالیں والا،
گودھا گھنے نہ چھوڑے کڈھے جوڑ تے رت۔
لُندھا پیر گدھو کیتس تنگ تیکوں،
آنونڑ سیتی ڈِسے حقہ بھنگ تیکوں،
آکھے مرید لایا میں رنگ تیکوں،
جو شئے در تے ڈیکھے مارے ہِلدا جھٹک۔
ڈُوہیں مرشد تے مرید دیاں گیاں بیڑیاں بُڈ،
جیویں پیر وی ٹھنڈاڑ اگوں مرید وی ڈُڈ،
ہو ہِل ٹُھٹل تے چھچھڑا کھیں جا دا ایہ لُدھ،
پن پن تنگ کرے رکھے کھیندا نہ کِھ۔
گودھا بوہل بھریں گھوڑیاں بدھ بدھ تھکیں،

واہ واہ پیر تیڈا کیا اعتقاد رکھیں،
مفلس ہووے جے مرید پوندا پیر بکیں،
ڈاڑھی کٹ مچھاں وٹ مارے ولیندی بک۔
لکڑ کرکے مرشد ٹرکے آکھے جلدی کھاو،
رُکھی روٹی نہ ہووے تھنب پُراٹھیں دا پکاو،
کڑھیا کھیر ہووے مِٹھا ڈھیر گھتاو،
لوٹا کھیر دا بنج گھڑا کھیر دا بنج پیندا پیر اوَ چھک۔
چھیچھڑے بوٹیندا ہیلک تھندھی روٹی دا ہیلک،
جیہڑی شئے جو آوے تھیندی ونجے جو کڑک،
پیوے روڑ وانگیں بدھے تھنبیں تے نہ تک،
مُچھے تچھے تے کھاوے جیویں تاکھوں ترکھ۔
چا بھنگ ملنڑ داسو ٹا بہہ کرامتاں چلائے،
میڈی خدمت کرو تہاڈے لئے ہن سبھے،
جیکوں پتوں چا اساں او ول چیئں کوں سکھئے،
پڑھ پڑھ پھوکے ڈیوے کرے شوں شوں شک۔
نت حقے دی نڑی رہندی موہنہ وچ وڑی،

ڈھینگر علی ٹوپی شاہ ڈاڑھی جھمندیں سڑی،
رتی تن تے نہ رَت سُک سُک تھی گیا نڑی،
چمڑے پوش حقے دی علیحدہ دھک۔
مچھاں پال تے وال ودھائی وتن،
ڈاڑھی پدھر کراتے منائی وتن،
ڈاڑھی کٹ منچھاں وٹ مارے ولییں دی بک
اساں محب علیؓ اے ہُلائی وتن،
ڈاڑھی پدھر کرا تے مُنائی وتن۔
پالے پیر کُتے وڈ واتے بُل ڈانگی،
تلُے بُوجے کن کپئے پیتے تے نانگی،
لڑے رِچھ دے رلے ملی کھڑے جو دانگی،
سڻ سڻ سُوریندیاں ہاگاں ڈیوے کُتیں کوں نسک۔
طالب پیر دا جے ہیں آ میں پیر ڈساں،
سوہݨے نام والا دستگیر ڈساں،
حضرت فضل علیؒ بے نظیر ڈساں،
ڈَس توں (حضرت) عبدالغفارؒ کرے ہر کوئی پرکھ۔

خطبات

(اردو و عربي)

خطبہ اوّل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لِرَبٍّ هُوَ شَافٍ لِسَقِيْمٍ وَ الشُّكْرُ اَرْحَمُ مَنْ كَانَ رَحِيْمٍ

اَلْعَالِمُ وَالْوَاحِدُ وَالْبَاقِىْ اَبَداً وَالْغَافِرُ لِذَنْبٍ جَدِيْدٍ وَّ قَدِيْمٍ

اَلظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَالنَّافِعُ حَقٌّ اَلرَّازِقُ لِلْعَبْدِ وَ اِنْ كَانَ اَثِيْمٍ

اَلْحَاكِمُ وَالنَّافِذُ لِلْحُكْمِ سَرِيْعًا لَا مَانِعُ مَا يُوْصِلُ مِنْ فَضْلِ كَرِيْمٍ

اَلْعَالِمُ وَالنَّافِذُ فِىْ كُلِّ اَوَانٍ وَالْحَافِظُ مِنْ نَارِ سَعِيْرٍ وَّ جَحِيْمٍ

اَلْقَابِضُ وَالْبَاسِطُ وَالرَّافِعُ رَبِّىْ اَلْمُحْىُ الْمُمِيْتُ مِنْ عِظْمٍ رَمِيْمٍ

وَ اَشْهَدُ بِا الصَّادِقِ لِلْخَبْرِ جَلِيٍّ اَلْقَاسِمُ لِلْكَوْثَرِ مِنْ كَرَمٍ عَمِيْمٍ

فَعَلَيْهِ صَلٰوةٌ وَّ سَلَامٌ بِكَمَالٍ مِنْ عِنْدِ هُوَ الْقَادِرُ مِنْ غَيْرِ نَدِيْمٍ

وَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَهٗ لَيْسَ نَظِيْرٌ اَلْخَالِقُ لِلْعِيْسٰى مِنْ بَطْنٍ عَقِيْمٍ

وَالْمَلَكُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَفْضَلِ رُسُلٍ وَالنَّاسُ جَمِيْعُوْنَ بِاٰدَابٍ عَظِيْمٍ

وَ عَلٰى اَوَّلِ اَصْحَابِ نَبِيٍّ وَّ رَسُوْلٍ صِدِّيْقٌ رَفِيْقٌ هُوَ فِى الْغَارِ نَدِيْمٍ

وَ اَعْدَلَهُمْ نَاطِقُ بِالْحَقِّ صَوَابَا مِنْ هَيْبَتِهٖ فَرَّ اِبْلِيْسُ رَجِيْم

وَ عَلٰى اَعْلَمِهِمْ جَامِعُ اٰيَاتِ شَرِيْفٍ عُثْمَانُ قَتِيْلُ بِيَدِ الْقَوْمِ رَجِيْم

وَ عَلٰى زَوْجِ بَتُوْلٍ اَسَدِ اللهِ وَلِيٍّ هُوَ فَاتِحُ لِلْخَيْبَرِ مِنْ فَضْلِ عَمِيْم

وَ عَلٰى قُرَّةِ عَيْنَيْهِ شَهِيْدَيْنِ قَتِيْلَيْنِ حَسَنَيْنِ سَعِيْدَيْنِ بِجَنَّةِ نَعِيْم

وَعَلٰى حَمْزَةِ عَبَّاسٍ خِيَارَيْنِ اَمِيْرَيْنِ عَمَّيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ رَسُوْلٍ وَّ كَرِيْم

وَعلٰى بِنْتِ رَسُوْلٍ هِيَ زَهْرَاءَ بَتُوْلٍ لِلْخَلْقِ ضَمِيْمَيْنِ هِيَ فِيْ يَوْمِ سَهِيْم

وَعَلٰى سَائِرِ مَنْ تَابَعَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا رَحِمَ اللهُ عَلَيْهِمْ وَلَهُمْ فَضْلُ عَظِيْم

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانَ يَعْلَمُوْنَ اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ وُكِّلَ بِكُمْ وَ اَنْتُمْ غٰفِلُوْنَ وَالْقَبْرُ مُنْتَظِرٌ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ فِيْ نَوْمِ الْغَفْلَةِ نَائِمُوْنَ

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَبٌّ تَعَالٰى شَانُهٗ اَضْحَى الضَّحٰى بُرْهَانُهٗ اَعْلَى الْعُلٰى سُلْطَانُهٗ

سُبْحَانَهٗ سُبْحَانُهٗ

اَعْلَى الْاَعَالِيْ ظَاهِرٌ مَوْلَى الْمَوَالِيْ بَاهِرٌ مِنْ كُلِّ شِبْهٍ طَاهِرٌ سُبْحَانُهٗ سُبْحَانُهٗ

حَرَقَ الْقُلُوْبُ بِعِشْقِهٖ وَجَلَ الصُّدُوْرُ بَطَلَبِهٖ فُقِدَ الْعُقُوْلُ بِوَلَهِهٖ سُبْحَانُهٗ سُبْحَانُهٗ

سُبْحَانَ جَلَّ جَلَالُهٗ لِكُلِّ عَمَّ نَوَالُهٗ فَوْقَ الْفَهُوْمِ كَمَالُهٗ سُبْحَانُهٗ سُبْحَانُهٗ

سُبْحَانَ مَنْ هُوَ وَحْدَهٗ اِخْتَارَ اَحْمَدَ عَبْدَهٗ صِدْقٌ حَقِيْقٌ وَعْدَهٗ سُبْحَانُهٗ سُبْحَانُهٗ

صَلَّوْ عَلٰى مَحْبُوْبِهٖ خَيْرُ الرُّسُلْ مَطْلُوْبِهٖ نُوْرُ الْهُدٰى مَقْصُوْدِهٖ سُبْحَانُهٗ سُبْحَانُهٗ

خَيْرَ النَّبِيْ خَيْرَ الْبَشَرْ صِهْرُ الرَّسُوْلِ اَبُوْبَكَرْ اَعْطَاهُ مَوْلٰهُ الْقَدَرْ سُبْحَانُهٗ سُبْحَانُهٗ

مِنَ الصَّحَابَةِ اَعْدَلٌ عُمَرَ النَّقِيْ اَكْمَلٌ مِنْ فَضْلِ رَبِّهٖ اَفْضَلٌ سُبْحَانُهٗ سُبْحَانُهٗ

عُثْمَانُ ذِى الْحِلْمِ وَالْحَيَاءِ حَافِظُ الْاٰيَاتِ النَّبَاءِ اِخْتَارَهٗ رَبُّ الْعُلٰى سُبْحَانُهٗ سُبْحَانُهٗ

مَوْلٰى عَلِيٌّ الْمُرْتَضٰى اِبْنُ عَمِّ الْمُصْطَفٰى اَدْرَكَ مِنَ اللهِ الْهُدٰى سُبْحَانُهٗ سُبْحَانُهٗ

اَلْفَاطِمَةُ كَبَدُ النَّبِيْ خَيْرُ النِّسَاءِ نُوْرٌ بِهٖ بِضْعَةُ النَّبِيْ الْاَبْطَحِيْ سُبْحَانُهٗ سُبْحَانُهٗ

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَرُوْرَهٗ بَصَرُ الْعُيُوْنِ وَنُوْرُهٗ سِبْطَ النَّبِيْ ظُهُوْرَهٗ سُبْحَانُهٗ سُبْحَانُهٗ

عَمَّاهُ ذُوالْمَجْدُ وَالْكَرَمْ عَبَّاسُ حَمْزَةُ مُحْتَرَمْ يَا رَبِّ فَارْحَمْ جَمْعَهُمْ سُبْحَانُهٗ سُبْحَانُهٗ

رِضْوَانُ رَبِّ مُحَمَّدٍ عَنْ آلِ صَحْبِ مُحَمَّدٍ عَنْ كُلِّ حِزْبِ مُحَمَّدٍ سُبْحَانُهٗ سُبْحَانُهٗ

وَعَلَيْنَا مِنَّةُ النَّبِيْ اَلشَّيْخُنَا فَضْلِ عَلِيْ اَلْهَادِيُ الْمَهْدِيْ تَقِيْ سُبْحَانُهٗ سُبْحَانُهٗ

بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ وَتَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ وَاَسْتَغْفِرَ اللهُ الْعَظِيْمَ لِي وَلَكُمْ وَسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ اَنَّهٗ تَعَالٰى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ قَدِيْمٌ بَرٌّ الرَّءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ

خطبہ دوم — خطبہ اوّل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَمَّ الْوَرَیٰ آلَائُہٗ ۔ وَ عَلَی النَّبِیِّ وَ اٰلِہٖ صَلَوَاتُہٗ وَ ثَنَائُہٗ

بِاللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّہٗ مُتَوَحِّدٌ وَّ مُحَمَّدٌ ۔ ھُوَ عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ شَرُفَتْ بِہٖ اٰبَائُہٗ

صَلَّی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ اَبَدًا وَّ سَائِرِ صَحْبِہٖ ۔ رَبُّ الْاَنَامِ تَعَزَّزَتْ وَ تَقَدَّسَتْ اَسْمَائُہٗ

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا دَیَّانَکُمْ حَقَّ التُّقٰی ۔ وَ تَزَوَّدُوْا لِلْمَوْتِ اِذْ کُلٌّ اَتَاہُ فَنَائُہٗ

وَاخْشَوْا لِقَاءَ صَنِیْعِکُمْ وَالْحَشْرَ عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ ۔ اِذْ لَا مُحَالَۃَ وَاقِعٌ بَعْدَ الْحِسَابِ جَزَائُہٗ

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَدْ عَمَّنَا نَعْمَائُہٗ ۔ وَ تَحِیَّۃُ الْمَوْلٰی عَلٰی مَنْ صَادِقٌ اَنْبَائُہٗ

وَاَرٰی وَ اَشْھَدُ اَنَّہٗ فَرْدٌ وَّ اَحْمَدُ عَبْدُہٗ ۔ وَ رَسُوْلُہٗ صَلَّی عَلَیْہِ اللّٰہُ جَلَّ ثَنَائُہٗ

وَ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّ فَارُوْقٍ وَّ عُثْمَانَ الزَّکِیِّ ۔ وَ الْمُرْتَضٰی وَ عَلٰی کِلَا الْحَسْنَیْنِ ھُمْ خُلَفَائُہٗ

وَ عَلَی الْبَتُوْلِ الْفَاطِمَۃِ وَ عَلٰی کِلَا الْعَمَّیْنِ لَہٗ ۔ وَ عَلَی الصَّحَابَۃِ کُلِّھِمْ رِضْوَانُہٗ وَ رَضَائُہٗ

فَاغْفِرْ لَنَا یَا رَبَّنَا وَ اَدْخِلْنَا فِیْ دَارِ السَّلَامِ ۔ وَ انْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ لَا زَالَ اسْتِعْلَائُہٗ

وَلَذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَوْلٰی وَ اَعْلٰی وَ اَعَزُّ وَ اَجَلُّ وَ اَتَمُّ وَ اَھَمُّ وَ اَکْبَرُ۔

خطبہ سوم — خطبہ اوّل

اَلْحَمْدُ لِمَنْ خَصَّ لَهُ الْفَضْلُ كَمَالًا وَ الشُّكْرُ لِمَنْ عَمَّ لَهُ اللُّطْفُ نَوَالًا

بَرٌّ وَّ رَؤُوْفٌ وَّ رَحِيْمٌ وَّ عَظِيْمٌ حَنَّانٌ وَّ مَنَّانٌ ذُوالعِزِّ جَلَالًا

وَهَّابٌ خَبِيْرٌ وَّ قَدِيْمٌ وَّ كَرِيْمٌ قَدْ خَلَقَ عَلَى الْاَرْضِ بِحَارًا وَّ جِبَالًا

لَا ضِدَّ وَ لَا نِدَّ وَ لَا كُفْوَ لِرَبِّیْ لَا جِسْمَ وَ لَا رُوْحَ وَ لَا شِبْهَ مِثَالًا

مَوْصُوْفٌ بِوَصْفِ اَزَلِیٍ اَبَدِیٍّ اَلثَّابِتُ وَ الدَّائِمُ لَا نَقْصَ زَوَالًا

لَا فَوْقَ وَ لَا تَحْتَ وَ لَا قَبْلَ وَ لَا بَعْدَ لَا كَيْفَ وَ لَا كَمْ فَهُوَ اللّٰهُ تَعَالٰى

خطبۂ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِمَنْ اَرْسَلَ فِی الْخَلْقِ رَسُوْلًا فِیْ كُلِّ زَمَانٍ هُوَ مُبَدِّلٌ ضَلَالًا

فَالْاَوَّلُ مَا اَظْهَرَهٗ نُوْرُ نَبِیٍّ كَالشَّمْسِ مُجَلًّا وَّ مِنَ النُّوْرِ تَلَالَا

قَدْ عَزَّزَهُ اللّٰهُ خِطَابًا بِمُحَمَّدٍ وَ الْحَامِدُ لِلّٰهِ غُدُوًّا وَّ اَصَالًا

صِدِّيْقٌ اَنِيْسٌ هُوَ فِی الْغَارِ جَلِيْسٌ قَدْ جَآءَ اِلَى الصِّدْقِ سَرِيْعًا وَّ عِجَالًا

وَ الثَّانِیْ فَارُوْقٌ لَهٗ الْوَصْفُ بِعَدْلٍ وَ الْمُنْصِفُ لِلْحَقِّ لَهٗ خَيْرٌ مَّـآلًا

وَالثَّالِثُ عُثْمَانٌ هُوَ الْجَامِعُ الْفُرْقَانِ قَدْ جَمَعَ آيَاتٌ قَصِيْرًا وَّ طِوَالًا

وَ الرَّابِعُ بِالْاِسْمِ عَلِیٌّ وَّ وَلِیٌّ كَاللَّيْثِ اِذَا صَالَ لِحَرْبٍ وَّ جِدَالًا

حَسْنَيْنِ هُمَا سِبْطُ نَبِیِّ اِبْنُ عَلِیٍّ عَنْهُمْ رَضِیَ اللّٰهُ لَهُمْ حَسَنُ اَعْمَالًا

اَلْحَمْزَةُ وَ الْعَبَّاسُ هُمَا عَمُّ نَبِیٍّ قَدْ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ لَهُمْ خَيْرَ خِصَالًا

خطبہ ۴ خطبہ اوّل

اَلْحَمْدُ لِمَنْ هُوَ فَرْدٌ وَّ وَحِيْدٌ مَا شَآءَ فَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ سَرِيْعًا وَّ عِجَالًا

مِنْ قُدْرَتِهٖ سَآئِرَ ضَيْفَاءَ وَسِيْعٌ وَحْشٍ وَّ سِبَاعٍ وَّ ظَبْيٍ وَّ غِزَالًا

نُوْرٌ وَّ غَفُوْرٌ وَّ صَبُوْرٌ وَّ شَكُوْرٌ لَازَالَ قَرِيْبٌ وَّ مُجِيْبٌ لِسُوَالًا

لَا اَكْلَ وَ لَا شُرْبَ وَ لَا لُبْسَ لِرَبِّيْ لَا حَرَّ وَ لَا بَرْدَ وِصَالًا وَّ فِصَالًا

اَلْحَاضِرُ وَ النَّاظِرُ مِنَ اللُّطْفِ وَ فِيْ فِي الدَّاجِ اِلَى النَّمْلَةِ لَوْ سَارَ وَ مَالًا

سُلْطَانٌ ذُوالْمُلْكِ عَلَى الْكُلِّ سَلِيْطٌ مُخْتَارٌ عَلَى الْعَبْدِ نِجَاتًا وَّ نَكَالًا

خطبۂ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ قَدْ عَمَّنَا نَعْمَآئُهٗ وَتَحِيَّةُ الْمَوْلٰى عَلٰى مَنْ صَادِقٌ اَنْبَائُهٗ

وأَرٰى وَ اَشْهَدُ اَنَّهٗ فَرْدٌ وَّ اَحْمَدَ عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ صَلّٰى عَلَيْهِ اللّٰهُ جَلَّ ثَنَآئُهٗ

وَ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ وَّ فَارُوْقٍ وَّ عُثْمَانَ الذَّكِىْ وَالْمُرْتَضٰى وَ عَلٰى كِلَا الْحَسَنَيْنِ هُمْ خُلَفَائُهٗ

وَ عَلَى الْبَتُوْلِ الْفَاطِمَةِ وَ عَلٰى كِلَا الْعَمَّيْنِ لَهٗ وَ عَلَى الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ رِضْوَانُهٗ وَ رَضَائُهٗ

فَاغْفِرْلَنَا يَا رَبَّنَا وَ انْصُرْ بِفَضْلِكَ دَائِمًا وَ انْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ لَا زَالَ اسْتِعْلَائُهٗ

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْلٰى وَ اَعْلٰى وَ اَعَزُّ وَ اَجَلُّ وَ اَتَمُّ وَ اَهَمُّ وَ اَكْبَرُ۔

خطبہ ۵

خطبہ اوّل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمَا لِمُحَمَّدٍ | اَعْطٰی کَمَالًا کَامِلًا فِی الْاَنْبِیَاء لِمُحَمَّدٍ

جَعَلَ السَّمَآءَ مُدَوَّرًا وَّ الشَّمْسَ خَلَقَ مُنَوَّرًا | فِی الْجَوِّ خَطًّا مِّحْوَرًا وَّ الْاِسْتِوٰی لِمُحَمَّدٍ

جَعَلَ اللَّیَالِیْ مُزَیَّنًا بِالنَّجْمِ کَانَ مُضَیَّئًا | ذَرْوَاۃَ اَوْجٍ مُقَلِّبًا حَرَّکَ السَّمَا لِمُحَمَّدٍ

طَافَ الْمُدِیْرُ مَدَوَّرًا تَحْتَ الْقُدُوْمِ مُزَوَّرًا | سَبْحَانَ اَسْرٰی نَازِلًا خَرَقَ السَّمَاءِ لِمُحَمَّدٍ

تَدْوِیْرُ مَا فِیْہِ الْقَمَرِ سَابِحُ لِنَجْمٍ فِی الْاَمْرِ | اِعْجَازُہٗ شَقُّ الْقَمَرِ نَصْبُ اللِّوَا لِمُحَمَّدٍ

صِدِّیْقٌ فِیْ تَصْدِیْقِہٖ فَارُوْقٌ فِیْ تَوْفِیْقِہٖ | عُثْمَانُ فِیْ تَرْفِیْقِہٖ حَیْدَرْ فَتٰی لِمُحَمَّدٍ

سِبْطَاہُ فِیْ غُفْرَانِہٖ عَمَّاہُ فِیْ رِضْوَانِہٖ | وَ بَنَاتُہٗ فِیْ جَنَابِہٖ خُلْقُ الصَّفَا لِمُحَمَّدٍ

خطبۂ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَمَّ الْوَرٰی آلَآئُہٗ | وَ عَلَی النَّبِیِّ وَ اٰلِہٖ صَلَوَاتُہٗ وَ ثَنَائُہٗ

بِاللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّہٗ مُتَوَحِّدٌ وَّ مُحَمَّدًا | ھُوَ عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ شَرُفَتْ بِہٖ اٰبَآئُہٗ

صَلّٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ اَبَدًا وَّ سَائِرِ صَحْبِہٖ | رَبُّ الْاَنَامِ تَعَزَّزَتْ وَ تَقَدَّسَتْ اَسْمَائُہٗ

یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا دَیَّانَکُمْ حَقَّ التُّقٰی | وَ تَزَوَّدُوْا لِلْمَوْتِ اِذْ کُلٌّ اَتَاہُ فَنَاءُہٗ

وَاخْشَوْ لِقَاءَ صَنِیْعِکُمْ وَ الْحَشْرَ عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ | اِذْ لَا مُحَالَۃَ وَاقِعٌ بَعْدَ الْحِسَابِ جَزَآئُہٗ

یَا قَوْمَنَا اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰہِ وَ اٰمِنُوْا بِہٖ یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ وَ یُجِرْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ

خطبہ ٦ خطبہ اوّل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ السَّمَا لِمُحَمَّدٍ
اَعْطٰی کَمَالًا کَامِلًا فِی الْاَنْبِیَا لِمُحَمَّدٍ

لَوْ لَا کَ قَالَ خِطَابُهٗ اُمُّ الْکِتَابِ کِتَابُهٗ
خَیْرُ الْمَآبِ مَآبُهٗ سَعْدُ الْعُلٰی لِمُحَمَّدٍ

اَسْرٰی لِعِزَّةِ شَانِهٖ وَحْیٌ بِنُطْقِ لِسَانِهٖ
قَوْسَیْنِ حَدُّ قِرَانِهٖ قُرْبُ الدَّنٰی لِمُحَمَّدٍ

وَ الشَّمْسُ فِیْ تَوْصِیْفِهٖ وَ اللَّیْلُ فِیْ تَعْرِیْفِهٖ
یٰسٓ فِیْ تَشْرِیْفِهٖ نَزَلَ الضُّحٰی لِمُحَمَّدٍ

وَ یَدٌ سَخِیٌّ بَازِلٌ قَلْبٌ عَلِیْمٌ شَاغِلٌ
وَحْیٌ یُّرِیْدُ نَازِلٌ صَدْرُ الصَّفَا لِمُحَمَّدٍ

یَمُّ الْعِنَایَةِ وَ الْکَرَمِ نُوْرُ الْهِدَایَةِ وَ النِّعَمِ
اِذْنُ الشَّفَاعَةِ لِلْاُمَمِ یَوْمُ الْجَزَا لِمُحَمَّدٍ

اَعْلَی الْمَدَارِجُ فِی الْجُمَلِ خَتْمُ النُّبُوَّةِ فِی الرُّسُلِ
وَ الْاَمْرُ فِی الْقُرْآنِ قُلْ یَآ اَیُّهَا لِمُحَمَّدٍ

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ الْحَشَمُ رَأْسٌ رَفِیْعٌ فِی الْخَدَمِ
لِیْنُ الْحِجَارَةِ فِی الْقَدَمِ فَتْحُ الْغُزٰی لِمُحَمَّدٍ

صِدِّیْقُ فِیْ تَصْدِیْقِهٖ فَارُوْقُ فِیْ تَوْفِیْقِهٖ
عُثْمَانُ فِیْ تَرْفِیْقِهٖ حَیْدَرْ فَتٰی لِمُحَمَّدٍ

سِبْطَاهُ فِیْ غُفْرَانِهٖ عَمَّاهُ فِیْ رِضْوَانِهٖ
وَ بَنَاتُهٗ فِیْ جَنَابِهٖ خُلْقُ الصَّفَا لِمُحَمَّدٍ

بَارَکَ اللّٰهُ لَنَا وَ لَکُمْ فِی الْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ ۙ نَفَعْنَا وَ اِیَّا کُمْ بِالْاٰیَاتِ وَ الذِّکْرِ الْحَکِیْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰی جَوَّادٌ کَرِیْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ط

خطبۂ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یَنْتَہِیْہِ الْوَاصِفُوْنَ وَ الشُّکْرُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَدْ جَآءَ مِنْہُ الْمُرْسَلُوْنَ

رَبٌّ تَعَالٰی شَانُہٗ مُسْتَوْجِبٌ غُفْرَانُہٗ قَدْ جَآءَنَا قُرْاٰنُہٗ اِنَّا لَمِنْہُ الْمُہْتَدُوْنَ

رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ ھُوَ وَاحِدٌ حَیٌّ قَدِیْمٌ وَ الرَّسُوْلُ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّ کُلُّ الْمُرْسَلُوْنَ

صَلّٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ اَعْدَادَ ذَرَّاتِ الْوَرٰی وَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ مَعَ اٰلِھِمْ ھُمْ طَاھِرُوْنَ

یَا رَبِّ اَنْتَ خَلَقْتَنَا اَحْسَنْتَ اِذْ رَبَّیْتَنَا اَنْعَمْتَ اِذْ کَرَّمْتَنَا اِنَّا لِفَضْلِکَ مَادِحُوْنَ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَ اَوْلٰی وَ اَعَزُّ وَ اَجَلُّ وَ اَتَمُّ وَ اَھَمُّ وَ اَکْبَرُ

خطبہ ۷ ❁ خطبہ اوّل

حَمِدْتُ اللّٰہَ حَمْدًا لَا فَنَاہٗ وَ حَدُّ الْحَمْدِ لَا یَعْلَمُ سِوَاہٗ

لَہٗ اَسْمَآءٌ صِفَاتٌ قَدْ تَعَالَتْ وَ جَلَّتْ وَ انْجَلَتْ فَاطْلُبْ رِضَاہٗ

حَکِیْمٌ حَاکِمٌ مُخْتَارُ فِعْلٍ عَمِیْمٌ فَیْضُہٗ عَامٌّ عَطَاہٗ

رَؤُوْفٌ رَازِقٌ لِلْخَلْقِ رَبٌّ سَمِیْعٌ عَالِمٌ دَائِمٌ بَقَآہٗ

وَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ وَ لَا یَفُوْتُ عَدِیْمُ الْمِثْلِ لَا یَلْحَقُ نَوَاہٗ

وَ سَتَّارٌ وَّ غَفَّارٌ نَزِیْہٌ بَرِیْءٌ بَارِیْءٌ بَرٌّ اِلٰہٗ

وَ جَبَّارٌ وَّ قَهَّارٌ غَنِيٌّ قَوِيٌّ قَادِرٌ فَاحْذَرْ بَلَاهُ
وَ مَوْلَانَا بِلَا كُفْوٍ وَّ زَوْجٍ قَدِيْمٌ لَا ابْتِدَآءَ وَ لَا انْتِهَاهُ
نُصَلِّيْ ثُمَّ بَعْدَ الْحَمْدِ صِدْقًا عَلٰى خَيْرِ الْبَرِيَّةِ مُصْطَفَاهُ
اِمَامُ الْاَنْبِيَآءِ حَبِيْبُ رَبِّيْ شَفِيقٌ مُشْفِقٌ حَقٌّ هُدَاهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ مَبْعُوْثٌ اِلَى الْكُلِّ اِلٰى جِنٍّ وَّ اِنْسٍ وَّ مَا سِوَاهُ
مُحَمَّدٌ مِيْمُهٗ مَوْتٌ لِّكُفْرٍ حَيَاةُ الْقَلْبِ لِلْمُؤْمِنِ بِحَاهُ
وَ مِيْمُ ثَانِيْ مَوْجُ الْمَوَاهِبِ وَ دَالٌ خَيْرُ دَالٍ لَا اشْتِبَاهُ
شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ مَلَاذُ اُمَّةٍ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ تَبَّتْ يَدَاهُ
فَاٰمَنَّا وَ صَدَّقْنَا يَقِيْنًا فَنَوِّرْ سِرَّنَا زِدْنَا صَفَاهُ
عَلَى الْاَصْحَابِ ثُمَّ الْاٰلُ جَمْعًا صَلٰوةٌ بَرْكَةٌ رَحْمٌ رَضَاهُ
اَبِيْ بَكْرٍ خُصُوْصًا ثُمَّ عُمَرَ فَعُثْمَانَ عَلِيٍّ مُرْتَضَاهُ
وَ عَمَّيْهِ وَ سِبْطَيْهِ وَ بِنْتِهٖ بَتُوْلِ الْفَاطِمَةِ اُمِّيْ فِدَاهُ
عَلَى السِّتَّةِ الْبَقِيَّةِ ثُمَّ سَلِّمْ فَيَا رَبِّيْ اَجِبْ عَبْدًا دُعَاهُ
فَيَا اِخْوَةُ عَلِمْتُمْ اَنَّ الدُّنْيَا هَلَاكٌ مُّهْلِكٌ دَانٍ فَنَاهُ
فَلَا تَهْوَوْا اِلَيْهَا بَلْ دَعَوْهَا وَ رَبَّكُمُ اتَّقُوْا حَقَّ تُقَاهُ
وَ تُوْبُوْا وَ اذْكُرُوْا ذِكْرًا كَثِيْرًا بِصُبْحٍ ثُمَّ ظُهْرٍ فَالْمَسَاءُ

لَعَلَّ اللّٰہُ یُنْجِیْنَا جَحِیْمًا وَ یُؤْوِیْنَا جِنَانًا بِارْتِضَاہٗ
وَ رَحْمَۃُ رَبِّنَا بَحْرٌ مُّحِیْطٌ وَ فَضْلُ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ انْتِہَاہٗ
اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَّادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ ط

خطبۂ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ زَیَّنَ الْاَیَّامَ بِیَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَ الَّیَالِیَ بِلَیْلَۃِ الْجُمْعَۃِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ثَبِّتُوْا عَلَی الْاِیْمَانِ وَ الْاِیْقَانِ یَا عِبَادَ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَ اَحْلٰی وَ اَجْلٰی وَ اَکْرَمُ وَ اَنْعَمُ وَ اَعْظَمُ وَ اَبْشَرُ وَ اَنْذَرُ وَ اَکْبَرُ ط

شجرہ شریف

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ غفاریہ

یا الٰہی رحم کر اپنی رضا کے واسطے
کر مہربانی محمّد مصطفیٰؐ کے واسطے

ابوبکرؓ والا وقر نور القمر نور البصر
صاف دل سلمانؓ صدر الاصفیاء کے واسطے

قاسمؒ و قسّامِ کوثر قاطعِ کفرِ قبیح
جعفرؒ جملہ جمیلِ جاں فزا کے واسطے

بایزیدؒ اختر سعید حمّادِ حق رَبِّ مجید
بوالحسنؒ درِ عدن صدرُ الصفّاَ کے واسطے

ابو القاسمؒ کامل اکمل متقی الاتقیاء
بوعلیؒ علامہ عالم علیٰ کے واسطے

شیخ بو یوسفؒ سراپا سایۂ رب السمّاء
پیر عبدالخالقؒ خاصہ خدا کے واسطے

شہ محمد عارفؒ معروف با عِرفانِ حق
پیر محمودؒ و ملیح و مہ لقا کے واسطے

پیر عزیزانِ علیؒ علوی و عابد عابداں
بابا السماسیؒ سخی الاسخیا کے واسطے

شہ کلالؒ و باکمال و بے مثال و باجمال
شہ بہاو الدّینؒ بخاری بے بہا کے واسطے

پیر علاو الدینؒ اَولی عالِم علمِ لدن
حضرت یعقوبؒ دل مرغوب ماہ لِقا کے وَاسطے

حُجۃُ اللہ صبغۃُ اللہ پیر عبیداللہؒ عزیز
شاہ محمد زاہدؒ ازکی زکا کے واسطے

دارُوئے ہر ریش دل درویش دردوں کی دوا
حضرت امکنگی محمدؒ مقتدا کے واسطے

فانی فی اللہ باقی باللہؒ فی سبیل اللہ سلیم
احمدؒ امجد مُجدّد بادشاہ کے واسطے

محترم پُر عفت مَعصُومؒ قیّومِ زماں

صاف سیف الدین سر سحّب سخا کے واسطے
مُحُسِنؒ و منبع محاسن احسن حسن حسین
انور نورِ محمدؒ منجلا کے واسطے
جان جانانِ جہاں دِل جانِ ما قرُبانِ اُو
شاہ غلام علیؒ غنیُ الاَغنیا کے واسطے
سادۃ السّادات سعید احمدؒ سعادت مند سعید
احمدی احمد سعیدؒ سربراہ کے واسطے
حاجی دوُست محمدؒ دوُست ہے بے پوست مغز
پیر عثمانؒ ثانی عثماں ذو الحیا کے واسطے
لعل شاہؒ لعل و لالہ لُوءلُوَ و مرجان نور
شہ سراج الدینؒ سراج الاولیاء کے واسطے
کر محبت معرفت اپنی رضا یا رب نصیب
حضرتِ فضلِ علیؒ غوث الورَیٰ کے واسطے
عاجز (حضرت) عبدالغفّارؒ کی التجا ہے روز وَ شب
عفو کے رکھ زیرِ سایہ دائما کے واسطے

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ غفاریہ
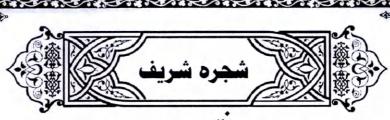
داد گر اے داورا اپنی رضا کے واسطے
والیِ کونین خاتم الانبیاً کے واسطے
ابوبکر صدیق اکبرؓ حضرتِ سلمان پاکؓ
قاسمؒ و جعفرؒ مکرّم مُقتدیٰ کے واسطے
شیخِ اکبر بایزیدؒ و بوالحسنؒ کا واسطہ
ابو القاسمؒ بوعلیؒ کہف الوریٰ کے واسطے
حضرت بو یوسفؒ عالی ماہ تابندہ منیر
پیر عبدالخالقؒ شمس الضحیٰ کے واسطے
شہ محمد عارفؒ و محمودؒ انجیر امیر
پیر عزیزانِ علیؒ قمر اللقا کے واسطے
حضرتِ بابا سماسیؒ شہ کلالِؒ باکمال

شہ بہاوالدینؒ پیرِ پارسا کے واسطے
پیر علاوالدینؒ ہم یعقوب چرخیؒ دستگیر
پیر عبیداللہؒ عابد بے ریا کے واسطے
حضرت خواجہ محمد زاہدؒ واصل بحق
خواجہ درویش محمدؒ اولیاء کے واسطے
خواجہ امکنگیؒ محمد باقی باللہؒ رازداں
شہ مجدّد الف ثانیؒ بادشاہ کے واسطے
خواجہ معصومؒ سیف الدینؒ قیّومِ زماں
شہ محمد محسنؒ مردِ خدا کے واسطے
سیّد نور محمدؒ جانِ جاناںؒ پیرِ حق
حضرتِ شاہ غلام علیؒ ذوالعُلیٰ کے واسطے
بو سعید احمدیؒ احمد سعیدؒ صاف دل
حاجی دوست محمدؒ مرتضیٰ کے واسطے
حضرت عثمانؒ عارف اور محمد لعل شاہؒ
شہ سراج الدینؒ تارک ماسویٰ کے واسطے

غوثِ عالم پیرِ پیراں خواجہ قیومِ زماں
حضرتِ فضل علیؒ شمس الہدیٰ کے واسطے

موت کا دن عید کا ہو بے توسط جاں بحق
قطب الاقطاب مربی باوفا کے واسطے

قطب ارشاد و مجدد ماۃ اربعۃ عشر
حضرت فضل علیؒ غوث الوریٰ کے واسطے

خاص کر بندوں سے اپنے اے پیارا پاک حق
اس سگِ ناچیز کو اپنی رضا کے واسطے

عاجز عبدالغفارؒ کی التماس ہے روز و شب
خاص رحمت کی نظر اس بے نوا کے واسطے

غزل

جڏ منهنجي ڪا خطا لڪجان
اهــا ان جــي عطــا لڪجــان
جي عشــق ڪي عــروج ٿئـي
پــو وصــل منقطــع لڪجــان
جڏهن محبوب مجنون ٿئي
جفــائون ســي وفــا لڪجــان
هو حذر ڪري جي اچڻ ڪان
تـون خدا جـا واسطا لڪجان
نظــر جــڏهن منظــر بڻــي
قضــائون ســي ادا لڪجــان
ۓ جو مدهوش ڪي آيو هوش
پــوءِ حيــاتي لاپتــا لڪجــان

شاعر- ديدهٔ دل

غزل

میں اندر کے عذاب کا کیا کروں
اس درد بے حساب کا کیا کروں

جو اذیت کے بدلے اجر ملے
میں ایسے ثواب کا کیا کروں

میرا اعزاز مجھے ڈستا ہے
میں عزت مآب کا کیا کروں

مجھے شکوہ ہے تو تم سے ہے
پھر تو بتا جناب کا کیا کروں

جو درس بڑھائے وحشتیں
میں ایسے نصاب کا کیا کروں

میری تہذیب مجھے کرتی ہے تنہا
میں یہ اصول و آداب کا کیا کروں

جو دیدۂ دل میں ہی نہیں
اس رخ مہتاب کا کیا کروں

شاعر-دیدۂ دل
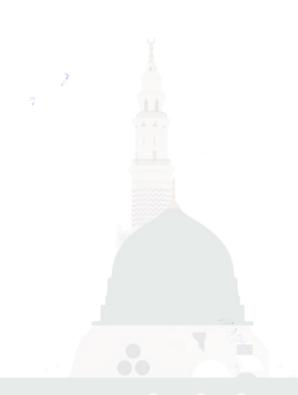
صاحبزادہ سائیں محمد دیدۂ دل مدظلہ العالی
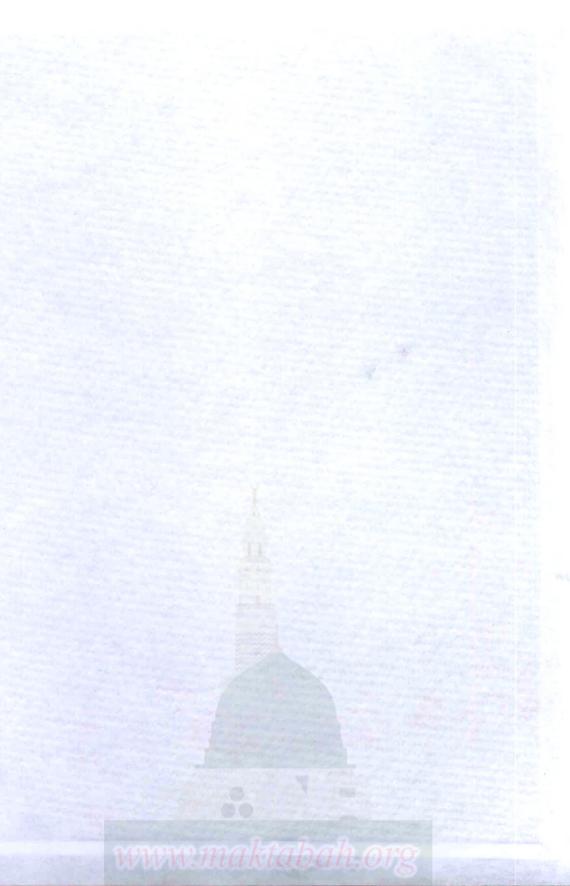
حضرت خواجہ غریب نواز پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کے اس مجموعہ کلام ''دیوان غفاریہ'' کے مرتب جناب صاحبزادہ محمد دیدہ دل دامت برکاتہم ہیں جو حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کی پیاری بیٹی محترمہ (اماں بی بی) کہ لخت جگر نور نظر ہیں۔ آپ کے والد گرامی حضرت قبلہ علامہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ حضور پیر مٹھا کے قریبی رشتہ دار اور مصاحب خاص تھے۔ صاحبزادہ محمد دیدہ دل صاحب کی ولادت درگاہ غریب آباد شریف لاڑکانہ میں ہوئی۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم شیخ زید پرائمری اسکول میں حاصل کی بعد ازاں دینی علوم کے لیے جامعہ عربیہ غفاریہ درگاہ اللہ آباد شریف تشریف لے گئے۔ وہاں انہوں نے دینی تعلیم حاصل کی اور اپنے وقت کے ولی کامل خلیفہ اعظم حضرت خواجہ اللہ بخش المعروف سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ سے بیعت ہوئے اور ان کے زیر سایہ رہتے ہوئے ظاہری و باطنی علوم حاصل کئے۔ اس کے بعد آپ نے لاڑکانہ سے سکھر بورڈ میں میٹرک اور انٹر اور اسی بورڈ سے مولوی، عالم، فاضل عربی کی ڈگری حاصل کی اور گریجوئیشن کے لیے شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیر پور میں زیر تعلیم ہوئے اور اس کے بعد ایم اے اکنامکس میں پوسٹ گریجوئٹ ہوئے۔

صاحبزادہ محمد دیدہ دل کی اوصاف حمیدہ حضرت خواجہ غریب نواز پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کی یاد دلاتی ہیں۔ کشادہ دلی، مہمان نوازی اور عفو درگذر آپ کی شخصیت کا خاصہ ہیں۔ آپ کی شخصیت بھی حضرت خواجہ پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کی طرح پرسحر و پرکیف ہے جو کہ دیکھنے والے کو مسرور و شاداں کر دیتی ہے۔ حضور پیر مٹھا کی زیارت کرنے والے فقیر بتاتے ہیں کہ آپ کی صورت میں حضور پیر مٹھا کی جھلک محسوس ہوتی ہے۔ آپ صاحب ذوق و بلند تخیل شاعر بھی ہیں۔ آپ کی شاعری میں بھی آپ کی شخصیت کی طرح سوز و گداز، نرمی اور فطرت کے رنگ نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ حضرت سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ حضرت محبوب سجن سائیں دامت برکاتہم سے بیعت ہوئے اور آپ نے ان کو سنہ 1989ء میں خرقہ خلافت سے نوازا۔

آپ کی مدبرانہ صلاحیتوں کے پیش نظر حکومت پاکستان کے زیر اہتمام ''قومی امن کمیٹی برائے بین المذاہب ہم آہنگی'' صوبہ سندھ کے چیئرمین مقرر ہوئے۔ بین المذاہب ہم آہنگی کے لیے آپ کی کی گئی کوششوں باعث آپ کو امن ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔

محمد جمیل عباسی طاہری